تاریخ الیزد

میرزا محمد تقی لسان الملک سپهر

مقدمه، تصحیح و تحشیه
ایرج افشار

اداره کل نگارش وزارت فرهنگ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

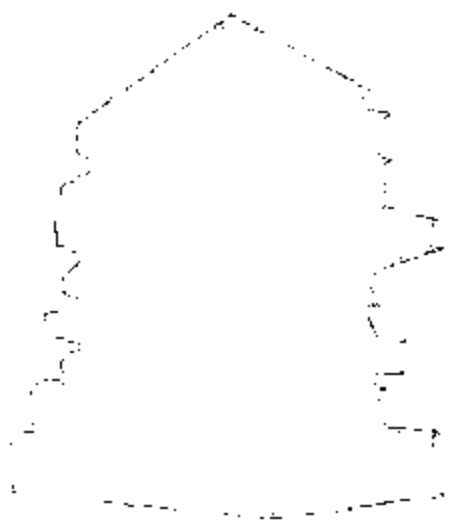

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

شریف التواریخ

سیدی

جلد سوم

المسمّٰی بہ

تذکرۃ النوشاہیّہ

حصہ سوم المنقب بہ

معارف الابرار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ

Marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ سوم ملقب بہ معارف الابرار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سال تصنیف : ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

تعداد : ۵۰۰ بار اول

تقطیع : ۲۲×۱۸/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع ونشر : جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ / مارچ ۱۹۸۴ء

صفحات : ۴۴۸

قیمت : -/۵۰ روپے

130.497

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۲ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک، راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش سابن ایل

Marfat.com
Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

Marfat.com
Marfat.com

زندہ کتاب

اسے شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کی روح پُر فتوح ہی کا تصرف کہیے کہ ان کے متوسلین کے ذکر خیر پر مبنی ضخیم کتاب "شریف التواریخ" کی مسلسل طباعت اور اشاعت کے بہت عمدہ اسباب مہیا ہو رہے ہیں۔ ورنہ اس دور میں اتنی ضخیم کتاب چھاپنا اور وقفہ کے بغیر چھاپنا ایک کڑی آزمائش ہے ——— ادھر کتاب کے مصنف حضرت شرافت نوشاہی مرحوم کی روح بھی روضۂ رضوان میں خوش ہو گی کہ انہوں نے اپنی حیات میں سلسلۂ نوشاہیہ کی علمی اقدار کی تجدید و تبلیغ کا جو کام شروع کیا تھا وہ پسِ حیات بھی تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ ادارۂ معارف نوشاہیہ نے اس اشاعتی کام میں خود کو اور دوسروں کو اس قدر منہمک اور شریک کر رکھا ہے کہ کتاب کے مصنف کی ممات کا احساس ہی نہیں ہوتا اور وہ ہمیں اپنی کتاب کے اوراق میں معنوی طور پر زندہ نظر آتے ہیں۔ آب و دانہ نے انہیں کوئی اٹھتہ سال زندہ رکھا لیکن یہ کتاب انہیں اس وقت تک زندہ رکھے گی جب تک خود کتاب پڑھنے والے موجود ہیں۔

"شریف التواریخ" کوئی معمولی نوعیت کی کتاب نہیں ہے۔ ہمارے علاقے میں، ہماری زبان میں کسی نے ایک خاندان پر اتنی متنوع معلومات یکجا نہیں کی ہوں گی۔ اس کتاب کی تیسری جلد کے پہلے اور دوسرے حصے کے مطالعے کے بعد قارئین نے کتاب کے مزاج میں ایک گونہ تبدیلی محسوس کی ہو گی۔ اب یہ کتاب ایک روحانی تذکرہ کے دائرے سے نکل کر علمی اور ثقافتی تاریخ بنتی جا رہی ہے۔ مشائخ کے ساتھ ساتھ علماء، شعراء اور ادباء کے بھی بھرپور حالات ہیں، اشعار کے نمونے ہیں، نثر کے اقتباسات ہیں، نایاب مخطوطات کا سراغ لگایا گیا ہے۔ کتبات و الواح کی نقل ہے ——— زیادہ وسیع علاقے کے لئے نہیں تو کم از کم پنجاب کے لئے یہ قید ضرور لگائی جا سکتی ہے کہ یہاں کی تاریخ کے استاد اور یہاں کے تاریخ نویس دونوں کو اس کتاب سے مفر نہیں ہو سکتا ہے۔ تاریخ چاہے روحانیت کی ہو یا علم و ادب کی، ثقافت کی ہو یا معاشرے کی، عربی و فارسی زبان و ادب کی ہو یا اردو پنجابی کی، اس کتاب کی طرف رجوع کرنا از بس ضروری ہے۔

سید عارف نوشاہی

ادارۂ معارف نوشاہیہ

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

مادہ ہائے تاریخِ طباعت

شریف التواریخ جلد سوم حصّہ سوم

نتیجۂ فکر محمّد لطیف زآر نوشاہی

چوں کتابِ سوم حصّہ سوم آمد در عمل
بہرِ تاریخِ طباعت فکر کردم بر محل
گفت ہاتف زآریں بابائے بسم اللہ بخواں
یک جہانِ معرفت بیدّ شرافت بے بدل

۱۹۸۲ + ۲ = ۱۹۸۴ ء

نتیجۂ فکر سیّد خضر عبّاسی نوشاہی

خواہرزادۂ مؤلف
معارف الابرار زقلمِ شرافت

۱۹۸۴ ء

معارف الابرار داسالِ طباعت

۱۴۰۴ ھ

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ جلّ مجدہٗ الکریم کا کس قدر فضلِ عظیم اور احسانِ عمیم ہے کہ اس نے اپنے
پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نوازشاتِ عالیہ کے طفیل شریف التواریخ کی طبا
اور اشاعت کو آسان مراحل میں داخل فرما دیا ہے۔ اس عظیم کتاب کی تیسری ضخیم جلد جو بارہ سو صفحات
مشتمل ہے جس سرعت سے طبع ہو کر منظرِ پر آرہی ہے یہ خاص کرمِ کریم کارساز ہے۔ وہ جنابِ
رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتِ بے بہا کے باعث اور
نوشاہیہ پر فرما رہا ہے۔ ہمارے پاس اس مہربانی کے شکریہ کی ادائیگی کے لئے الفاظ کہاں
زینتِ قرطاس بنا سکیں۔ ربِ ذوالمجد والاکرام کا کرنا بڑا انعام ہے کہ خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ کو
سید شرافت مرحوم جیسا صاحبِ دانش و فرہنگ بزرگ رہنما میسر آیا جس نے اپنی رنگا رنگ قلمکاریوں سے
گلزارِ نوبہارِ نوشاہیت میں گل و لالہ کو وہ تازگی بخشی کہ جسم پژمردہ نوشاہیت میں جانِ تازہ اور روح رواں دوڑ

اس کو مرحوم سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تصرف سمجھئے یا ان کی خاموش تلقین
کہ جلد سوم کا حصہ دوم جو ماہ فروری ۱۹۸۴ء کو قارئین کرام تک پہنچا تو یہ حصہ سوم بفضلہ ماہ رواں یعنی مارچ ۱۹۸۶ء
کے دوران ہی پیش نظر مشتاقانِ مقام ہو جانے کا اور فضلِ ایزدِ متعال و کرامِ رسولِ بے مثل و بے مثال
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ رفتار قائم رہی تو سال رواں ۱۹۸۶ء کے اختتام تک شریف التواریخ کی
بھی انشاء اللہ تعالےٰ تکمیل ہو جائے گی۔

جیسا کہ اس جلد کے پہلے حصوں میں ذکر کیا ہوں جناب شرافت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
فرزندان ارجمند کتاب کی طباعت و اشاعت میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کی معاونت
بہت ہی حوصلہ افزا ہے خاص کر صاحبزادہ سعید لطف نوشاہی صاحب [illegible]
شباب میں انہماک رکھتے ہیں اور روزانہ استطاعت کے ساتھ ساتھ [illegible]
لیتے ہیں پہلے دو حصوں کی اشاعت کے [illegible]
[illegible] صاحبزادہ سید عارف نوشاہی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ل گیا ہے اور ان کی موجودگی سے ہم یوں محسوس کرتے ہیں جیسے حضرت شرافت مرحوم اپنی عقل خداداد ذہن رسا اور فقید المثال اہلیت و قابلیت کے ساتھ ہم میں بذاتِ خود موجود ہیں۔ صاحبزادہ موصوف نے کتاب کی تزئین و آرائش اور درست طباعت کے لئے جس قدر گہرا شغف دکھایا ہے وہ ہمیں یہ احساس نہیں ہونے دیتا کہ مؤلف کتاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہم سے جُدا ہو چکے ہیں ہم تو ان کے عالی قدر مشورے اور بلند اقدار آرا سے ہر وقت مستفید ہو رہے ہیں۔ عالی ہمت صاحبزادہ نہ صرف صحت مندانہ طباعت میں ہی عمیق دلچسپی لے رہے ہیں بلکہ مالی معاونت میں بھی پیش پیش ہیں اور ان کی وجہ سے کتابوں کا نکاس بہت حوصلہ افزا ہے اور اس طرح ادارہ کو ہزارہا روپیہ کی امداد مل رہی ہے اور وہ اپنی طرف سے بھی ہر حصہ کتاب کے لئے ایک ہزار یا اس سے بیش عطیہ دے رہے ہیں چنانچہ اس حصۂ کتاب کے لئے بھی آپ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ عطیہ دیا ہے اور حکیم قدرت اللہ نوشاہی فیصل آباد والے تو مبلغ دو ہزار روپے فی حصہ بدستور دے رہے ہیں۔ حاجی قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ دو صد روپے اس حصہ کتاب کے لئے بھی دیئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ صاحبزادہ حکیم مظفر حسین نوشاہی ساہنپال شریف والے بھی مبلغ ایک ہزار روپے عطیہ دینے کا وعدہ فرما چکے ہیں اور صاحبزادہ حافظ صالح محمد سلطان نوشاہی رانجھیا نوالہ بھیرہ نے مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور صاحبزادہ طاہر محمد نوشاہی چاہ میراں نے بھی مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور میرے محترم دوست پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے بھی مبلغ دو صد روپے دئے ہیں نیز حکیم تدبیر حسین صاحب مردانوی نے بھی مبلغ دو صد روپے دیئے۔ ان حضرات کے علاوہ میرے محترم کرم فرما جناب حکیم محمد اعظم صاحب دام لطفہٗ فیصل آباد والے نے مبلغ پانچہزار روپے مرحمت فرمائے۔ آپ نے مبلغ پانچہزار روپے جلد دوم کے لئے بھی عطا فرمائے تھے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ رب کریم ذوالمجد والاکرام نے میرے اس مہربان کو ایسا مخیر دل دیا ہے کہ یہ پانچ دس ہزار کہہ دینے میں اتنا بھی محسوس نہیں کرتے جتنا مثلاً کوئی دوسرا عام آدمی پانچ دس روپے کہنے میں کرتا ہے۔ دُعا ہے کہ رب کریم رؤف و رحیم تمام معطی حضرات کے حسن عقیدت میں برکت اور عطایا کو قبول فرمائے آمین بحرمت جاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد لطیف زار نوشاہی

ادارہ معارف نوشاہیہ نوشاہی منزل
محمدی پارک راجگڑھ لاہور

دوشنبہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ ہجری
۱۹ مارچ ۱۹۸۴ء بروز سوموار

Marfat.com
Marfat.com

ا

فہرستِ مختصر

کتاب معارف الابرار - حصہ سوم از کتاب تذکرۃ النوماھیہ

جلد سوم از کتاب شریف التواریخ - از تصنیف سید ابوالظفر

شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی برخورداری سابنیالوی

اصلح اللہ حالہٗ ومآلہٗ

الف

۱	احمد خاں -	میر احمد خاں فوجدار گجراتی ،	۳
۲	احیا -	شیخ احیا سوہدروی ،	۹
۳	ادریس -	حافظ ادریس مداکنسوئی ،	۱۰
۴	اسلام -	میاں اسلام تارڑ اگروئیہ ،	۱۱
۵	اسمٰعیل -	حافظ اسمٰعیل سیکھمی ،	۱۲
۶	الہ داد -	میاں الہ داد رستاسی ،	۱۳
۷	الہ داد	شیخ الہ داد مخدوم لاہوری ،	۱۴
۸	امام علی	شیخ امام علی شاہ صاحب ،	،

ب

۹	بداغ بیگ	آغا بداغ بیگ ،	،
۱۰	بدوح	میاں بدوح ،	۱۹
۱۱	بولا -	میاں بولا ،	۱۰۱
۱۲	بہلک محمود	شیخ بہلک محمود ،	۱۰۰

Marfat.com

Marfat.com

ج

۱۳ جان - سید مرزا جان علوی دہلوی رح ۲۱

۱۴ جسپت رائے - دیوان جسپت رائے ایمن آبادی ۲۶

۱۵ جعفر خاں - میر جعفر خاں ہمدانی رح ۲۸

۱۶ جوانی - بی بی جوانی چنیاں والی رح ۲۹

۱۷ جیون شاہ - سید جیون شاہ خوارزمی سہروردی رح ۳۰

ح

۱۸ حاجی - میاں حاجی سہیلہ والے رح ۳۳

۱۹ حسن محمد - میاں حسن محمد جھنگی والے رح ۳۴

۲۰ حسین خاں - شیخ حسین خاں لاہوری رح ۳۶

خ

۲۱ خان بہادر - نواب خان بہادر احراری رح ۳۷

۲۲ خدا بخش - میاں خدا بخش مہرانوی رح ۳۸

۲۳ خوشحال - میاں خوشحال رہتاسی رح ۳۹

۲۴ خوشحال - میاں خوشحال شرقپوری رح ۴۰

د

۲۵ دانا - شیخ دانا سیالکوٹی رح ۴۱

۲۶ دتے شاہ - بابا دتے شاہ قصبہ والے رح ۴۲

۲۷ درگاہی - شیخ درگاہی ایمن آبادی رح ۴۳

۲۸ دلاور شاہ - میاں دلاور شاہ ہرل رح ۴۵

۲۹ دولتی - بی بی دولتی گجراتی رح ۴۶

Marfat.com
Marfat.com

۳۰ دولھو - شیخ دولھو لاہوری

س

۳۱ سیاہی شاہ - بابا سیاہی شاہ نادوی

۳۲ سلطان - حلیم سلطان لاہوری

۳۳ سوندھا - شیخ سوندھا لاہوری

۳۴ سیدا - بیان سید آدریز جو بالیانوالہ

۳۵ سیدا - بیان سید جو ترنوی

ش

۳۶ شادمحمد - بیان شاہ محمد لاہوری

۳۷ شاہ نظام - حضرت سید شاہ نظام

۳۸ شکرالله - شیخ شکر تلہاروی

۳۹ شہیرا - شہیرا قوال بوشہروی

۴۰ شیرمحمد - سید شیر محمد

ص

۴۱ صدا شاہ - بیان صدا شاہ

۴۲ صادق - بیان

Marfat.com
Marfat.com

م

۴۶ طالع یار۔ منشی طالع یار داودھے راج) رستم خانی رح ۱۰۸

۴۷ طاہر شاہ۔ میاں طاہر شاہ صاحب رح ۱۱۰

ع

۴۸ عبدالجلیل۔ شیخ عبدالجلیل صاحب رح ۱۱۱

۴۹ عبدالحلیم۔ میاں عبدالحکیم ہرل رح ۱۱۳

۵۰ عبدالرحمٰن۔ حاجی عبدالرحمٰن بنباری رح ۱۱۵

۵۱ عبدالرحیم۔ مولانا عبدالرحیم سداکنبوئی رح ۱۱۷

۵۲ عبدالسلام۔ شیخ عبدالسلام سوہدروی رح ۱۲۰

۵۳ عبدالغفور۔ شاہ عبدالغفور جالندھری رح ۱۲۱

۵۴ عبدالغفور۔ شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح ۱۲۲

۵۵ عبدالکریم۔ میاں عبدالکریم دہلوی رح ۱۲۳

۵۶ عبدالکریم۔ شیخ عبدالکریم سداکنبوئی رح ۱۲۴

۵۷ عبدالکریم۔ شیخ عبدالکریم لاہوری رح ۱۲۵

۵۸ عبداللہ۔ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح ۱۲۶

۵۹ عبداللہ۔ میاں عبداللہ دہلوی رح ۱۲۰

۶۰ عبداللہ۔ حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوری رح ۱۲۱

۶۱ عبدالواحد۔ چوہدری عبدالواحد نارڑ ساہنیالوی رح ۱۲۵

۶۲ عثمان۔ شیخ عثمان قصوری رح ۱۲۷

۶۳ عثمان خاں۔ شیخ عثمان خاں لاہوری رح ۱۵۳

۶۴ علی۔ شیخ علی فقیر پشاوری رح ۱۵۴

۶۵ علیم اللہ۔ مولوی علیم اللہ گیلانی رح ۱۵۵

Marfat.com
Marfat.com

۵

۶۶ عوض - حکیم عوض لاہوری ۱۵۶

غ

۶۷ غلام حسین - میاں غلام حسین لاہوری

۶۸ غلام رسول - میاں غلام رسول قریشی بانگوی

۶۹ غلام محمد - مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والا

۷۰ غلام محمد - میاں غلام محمد لاہوری

۷۱ غلام مرتضیٰ - میاں غلام مرتضیٰ نظامانی

۷۲ غلام مصطفیٰ - میاں غلام مصطفیٰ جھنگی

ف

۷۳ فاضل شاہ - مولانا فاضل شاہ قلندر لاہوری

۷۴ فتح محمد - شیخ فتح محمد چشتی لاہوری

۷۵ فتح محمد - مولانا فتح محمد ساقی

۷۶ فدا - مولانا فدا لاہوری

۷۷ فیض بخش - شیخ فیض بخش فیض آبادی

ق

۷۸ قادر شاہ - میر قادر شاہ لاہوری

۷۹ قائم الخاں - میر قائم الخاں دہلوی

ک

۸۰ کرم قلی - میاں کرم قلی بلخی

ل

۸۱ لعل محمد - حضرت [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۸۲ گنگو لا - دیال گو لا قوال لاہوری ۱۹۹

ل

۸۳ لطف اللہ - مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری ۲۰۰

۸۴ لعل شاہ - شیخ لعل شاہ فقیر ۲۰۲

۸۵ لعل شاہ - میاں لعل شاہ گاجر گولیہ ۲۰۳

۸۶ لعل - شیخ لعل خیاط لاہوری ۲۰۵

م

۸۷ ماہی شاہ - بابا ماہی شاہ ہوشیارپوری ۲۰۷

۸۸ محمد اکرم - میاں محمد اکرم بٹالوی ۲۱۹

۸۹ محمد امین - مرزا محمد امین خاں لاہوری ۲۲۰

۹۰ محمد تقی - میر محمد تقی پشاوری ۲۲۱

۹۱ محمد حیات - حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنیانوی ۲۲۲

۹۲ محمد زمان - میاں محمد زمان دولا بھٹی والا ۲۲۵

۹۳ محمد شریف - حاجی محمد شریف جگدیوی ۲۲۷

۹۴ محمد شہید - بابا محمد شہید نصوری ۲۳۲

۹۵ محمد صدیق - حافظ محمد صدیق رہتاسی ۲۳۳

۹۶ محمد عاقل - خواجہ محمد عاقل کھکڑ مریح والا ۲۳۴

۹۷ محمد عظیم - حضرت سید محمد عظیم نوشاہی برخوردار ۲۳۵

۹۸ محمد غوث - شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری ۲۳۷

۹۹ محمد مخدوم - حافظ محمد مخدوم رہتاسی ۲۵۵

۱۰۰ معروف - بی بی معروف ۲۶۲

Marfat.com
Marfat.com

م

۱۰۱ ممون - شیخ ممون لاہوری ۲۵۷

۱۰۲ منی رام - بھگت منی رام دہتامی ۲۵۸

۱۰۳ میر حلان - سید میر حلان سرگیہ لدنی کھیڑا ہی ۲۵۹

ن

۱۰۴ نانک - میاں نانک گجراتی ۲۶۳

۱۰۵ نکا - میاں نکا دہلوی ۲۶۳

۱۰۶ نونہار شاہ - بابا نونہار شاہ ۲۶۴

۱۰۷ نور اللہ - سید نور اللہ ساہانوی ۲۶۵

۱۰۸ نور محمد - میاں نور محمد لاہوری ۲۶۶

ہ

۱۰۹ ہدایت اللہ - شیخ ہدایت اللہ مفتون ۲۶۷

۱۱۰ ہری شاہ - میاں ہری شاہ ترڈیہوری ۲۷۰

ی

۱۱۱ یار یک - حاجی یار محمد جلال آبادی ۲۷۰

۱۱۲ یار محمد - شیخ یار محمد [illegible] ۲۷۰

۱۱۳ یعقوب - شیخ یعقوب مفتی [illegible] ۲۷۰

تکملۂ عارفان ۲۷۰

الف

۱۱۴ میاں آڈھا ۲۹۴

۱۱۵ میاں آبت ساکن کھیلیانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

۱۱۶	میاں ابراہیم چابلانوالہ رح	۲۸۴
۱۱۷	میاں ابراہیم ہوشیارپوری رح	"
۱۱۸	سید ابو شاہ روہڑا والہ رح	"
۱۱۹	شیخ احمد عیسےٰ رئیس قصوری رح	"
۱۲۰	میاں احمد فقیر رح	"
۱۲۱	سید احمد شاہ رح	۲۸۵
۱۲۳	شیخ اخلاص بھٹی رح	"
۱۲۳	حافظ اکرم رح	"
۱۲۴	میاں امان اللہ رح	"
۱۲۵	شیخ امان اللہ کلال لاہوری رح	"
۱۲۶	شیخ امین رح	"
۱۲۷	سید انور رہتاسی رح	"

ب

۱۲۸	میاں بختاور شاہ ہرل۔ ساکن ہرلانوالی رح	"
۱۲۹	- بخشندہ بیگ خاں فوجدار رح	۲۸۶
۱۳۰	میاں بخشو رح	"
۱۳۱	چوہدری بڈھا نارڑ اگرویہ والہ رح	"
۱۳۲	- بڈھا کھرل روہڑا والہ رح	"
۱۳۳	شیخ براہم رح	"
۱۳۴	شیخ بہادر رح	"
۱۳۵	بی بی بھرائی رح	"

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

ش

۱۵۴	شاہ شریف بدایونی ؒ	۲۸۹
۱۰۰	شیخ محسن ؒ	〃
۱۰۰	سیال شیخ جمال الدین ؒ	〃
۱۰۰	شاہ حسین ؒ	۲۹۰
۱۰۰	شیخ [illegible]	〃
۱۰۰	حافظ ہدایت ؒ	〃
۱۰۰	[illegible]	[illegible]
۱۰۰	[illegible]	[illegible]

ص

۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	[illegible]

ض

۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	〃
۱۰۰	[illegible]	〃

ط

۱۰۰	[illegible]	[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۱۷۲ شیخ درگاہی ح

۱۷۳ شیخ درگاہی ثانی ح

۱۷۴ شیخ [illegible] سوندھی نجار ح

۱۷۵ چوہدری [illegible] تاجر اگرو [illegible]

۱۷۷ [illegible]

۱۷۷ [illegible]

۱۷۸ [illegible]

۱۷۹ [illegible]

۱۸۰ [illegible]

۱۸۲ [illegible]

۱۸۳ [illegible]

۱۸۴ [illegible]

۱۸۵ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

	بابا [illegible] چاہی شاہ نادون والے رح	۲۹۴
	شاہ شمال راجپوت رح	〃
	میاں [illegible] گوندل رح	〃
	[illegible]	۲۹۵
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]

۲۰۹ صدیق محمد رح

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

Marfat.com
Marfat.com

		شیخ علیم اللہ رح	۲۹۹
		میاں غلام دل بیسنڈ ساکن دڈالہ سندھواں	〃

غ

۲۳۰	میاں	غلام حسین مہمول زئی قصوری رح	〃
۲۳۱	-	غلام حسن خان شمس زئی رح	۳۰۰
۲۳۲	-	غلام فرید دلال شتران رح	〃
۲۳۳	میاں	غلام محمد ثانی رح	〃
۲۳۴	میاں	غلام محمد ثالث رح	〃
۲۳۵	میاں	غلام مصطفےٰ خاں رح	〃

ف

۲۳۶	حافظ	فاضل رح	〃
۲۳۷	بابا	فاضل شاہ نادون والہ رح	〃
۲۳۸	بی بی	فاطمہ رح	〃
۲۳۹	حاجن	فاطمہ رح	〃
۲۴۰	شیخ	فتح محمد رح	۳۰۱
۲۴۱	بابا	فقیر اللہ رح	〃
۲۴۲	بی بی	فہیم النساء رح	〃
۲۴۳	شیخ	فیض اللہ دزی رح	〃

ق

۲۴۴	شیخ	قادر بیر سہروردی رح	〃
۲۴۵	شیخ	قائم رح	〃

Marfat.com
Marfat.com

ن

۲۴۶ شیخ قطب الدین

۲۴۷ بی بی [illegible]

ل

۲۴۹ شیخ [illegible]

۲۴۹ - کبیرا قوال نوشہروی

۲۵۰ سید شاہ کلیم اللہ جہانپوری

۲۵۱ سیال کھیون شاہ چاپلانوالہ

ش

۲۵۲ شیخ گل محمد بن شیخ احمد

۲۵۳ چوہدری گل محمد بن ابوالخیر تارڑ گلویہ والا

۲۵۴ چوہدری گل محمد بن سلیم تارڑ گلویہ والا ۳۰۳

ل

۲۵۵ شیخ لعل ثانی

ہ

۲۵۶ چوہدری نانک تارڑ گلویہ والا

۲۵۷ سید شاہ

۲۵۸ میاں محمد بخش شاہ جہانیاں والا

۲۵۹ حکیم حسن دین خان الہ دین

۲۶۰ میاں نور الدین ۳۰۰

۲۶۱ شیخ [illegible]

۲۶۲ میاں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۲۰۰	میاں	محمد اعظم ولد شیخ ؒ	۳۰۷
۱۳۴		جوہر ان مسماۃ ان تارڑ گردیزوالہ	۰
۲۶۵		حاجی ولد امین ؒ	۰
۲۶۶		محمد حاجی گلیوٹیاں ؒ	۰
۲۷۷		محمد سلیم چک گلاں والہ	۳۰۵
۲۰۸	شیخ	محمد حیات انصاری جالندھری ؒ	۰
۲۰۹	میاں	محمد خان ضلعدار ؒ	۰
۲۷۰	میاں	محمد درستی ؒ	۰
۲۷۱	میاں	محمد زمان حیاتیاں والہ ؒ	۰
۲۷۲	سلطان	محمد زمان خان کھکھڑ میرپوری ؒ	۰
۲۷۳	میاں	محمد عظیم شیدی ؒ	۰
۲۷۴	شیخ	محمد عظیم ؒ ساکن جھانیاں جھوں	۳۰۶
۲۷۵	شیخ	محمد عظیم ککے زئی نائب فوجدار پسرور ۔	۰
۲۷۶	میاں	محمد فاضل جوئل ؒ ساکن ھرلاںوالی ۔	۰
۰۰	میاں	محمد فاضل حیاتیاں ؒ	۰
۲۷۸	شیخ	محمد کالے ؒ	۰
۲۷۹	حکیم	محمد مراد لاہوری ؒ	۰
۲۸۰	میاں	محمد مصباح [illegible]	۰
۲۸۱	شیخ	محمد مہدی	۳۰۸
۲۸۲	میاں	مدثر سیالکوٹی ؒ	۰
۱۰۲	شیخ	مراد علی ؒ	۰

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

۳۰۴	شیخ	نتھورہ	۳۰۹
۳۰۵		نصراللہ خاں گکھڑ (پیر پوری) ج	〃
۳۰۶	سید	نصراللہ شاہ خوارزمی سوہدروی ۷	۳۱۰
۳۰۷	شیخ	نظر ہ	〃
۳۰۸	شیخ	نگاہ ہ	〃
۳۰۹	میاں	نور ہ	〃
۳۱۰	سید	نور شاہ خوارزمی سوہدروی ج	〃
۳۱۱	میاں	نور محمد چونریاں والا ہ	〃
۳۱۲	میاں	نور محمد بن شیخ احمد ج	〃
۳۱۳	شیخ	نور محمد ثانی ہ	〃
		کتابیات	۳۱۱
		فہرست رسائل و جرائد	۳۲۱
		دستخط مولف و کاتب	〃
		تکملہ در حالات شاہ عبدالغفور	۳۲۳

Marfat.com
Marfat.com

فہرستِ مفصل

مضامین کتاب معارف الابرار حصہ سوم از تذکرۃ النوشاہیہ
جلد سوم رکن کتاب شریف التواریخ ۔ از تصنیف خادم اہل اللہ
فقیر سید ابو الظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی
برخورداری صاحبزادہ عافاہ اللہ تعالےٰ

مقدمہ کتاب ۲

۱ - میر احمد خاں فوجدار گجراتی رح ۳

حکومتِ گجرات ″

بندہ بہادر سے جنگ کرنا ″

گجرات کی آبادی کا ذکر ۴

۲ شیخ احیا سہروردی رح ۹

۳ حافظ ادریس سندھی رح ۱۰

اعتقاد و ادب ″

واقعۂ وفات ″

تاریخ وفات ″

مادۂ تاریخ ″

۴ - میاں اسلام تاریخ الرویہ ۱۱

واقعہ بیعت ″

اولاد ″

Marfat.com
Marfat.com

۵ -	حافظ اسمٰعیل سیکھمی رح	۱۲
	وفات ومدفن	〃
۶ -	میاں الہ داد رہنمائی رح	۱۳
۷ -	شیخ الہ داد مجذوب لاہوری رح	۱۴
	مجذوبانہ حالات	〃
	مرتبہ خواص	〃
۸ -	شیخ امام علی شاہ رح	۱۶
۹ -	آغا بداغ بیگ رہنمائی رح	۱۷
۱۰ -	میاں بدرج رہنمائی رح	۱۸
۱۱ -	میاں بولا رہنمائی رح	۱۹
	اولاد	〃
۱۲ -	شیخ بیگ مجنوں آبادہ والا رح	۲۰
۱۳ -	سید مرزا جان علوی دہلوی رح	۲۱
	نام ولقب	〃
	نسب نامہ	〃
	خاندانی حالات	〃
	بیعت وخلافت	〃
	ترک منصب وجاہ	〃
	آوارگی وشناسی	〃
	کمالات علمیہ	〃
	لطیفہ ۱	۲۳

Marfat.com
Marfat.com

		۲۳
		۲۴
		〃
		〃
		۲۵
		〃
		۲۶
		۲۷
۱۵		۲۸
۶		۲۹
۷		۱۰
		۰
		〃
		〃
		۳۰
		〃
		〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۸	میاں حاجی سہیلہ والے رح	۳۳
۱۹	میاں حسن محمد جھنگی والے رح	۳۴
	شجرہ فقرائے میاں حسن محمد صاحب	〃
۲۰	شیخ حسین خاں لاہوری رح	۳۶
	شیخ کا فراق	〃
	زمانہ حیات	〃
۲۱	نواب خان بہادر اجودھی رح	۳۷
۲۱	میاں خدا بخش بھرانہ رح	۳۸
۲۳	میاں خوشحال بھرانہ رح	۳۹
	زمانہ وفات	〃
۲۴	میاں خوشحال ترقیوی رح	۴۰
	واقعہ بیعت	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
۲۵	شیخ دانا سیالکوٹی رح	۴۱
۲۶	بابا دتے شاہ سہیلہ والے رح	۴۲
	شجرہ فقرائے بابا دتے شاہ سہیلہ والے	〃
۲۷	شیخ درگاہی ایمن آبادی رح	۴۳
	ترکِ ملازمت	〃
	زمانہ حیات	〃
	ایمن آباد کی آبادی کا ذکر	〃

130497

Marfat.com
Marfat.com

۲۸ میاں دلاور شاہ ہرل رح

اولادِ نوشاہِ عالیجاہ رح نے آپ کی حمایت کی۔

اپنے جدِ امجد کے روضہ کی تعمیر

شجرہ شریف

اولاد

یارانِ طریقت

زمانہ وفات

شجرہ فقرائے [illegible]

۲۹ بی بی دو [illegible]

زمانہ وفات

شیخ [illegible]

واقعہ

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۳۶	چوہدری شادمان اگروپیہ	۵۷
	زمانہ حیات	〃
۳۷	میاں شاہ محمد لاہوری رح	۵۸
	اخلاق	〃
	غیبی امداد پانا	〃
۳۸	حضرت سید شاہ نظام برخورداری سابرمیالوی رح	۵۸
	اولاد	〃
۳۹	شیخ شکراللہ مارہروی رح	۵۹
	خدمات مرتبہ	〃
۴۰	شہمیر اقوال نوشہروی رح	۶۰
	اولاد	〃
	زمانہ حیات	〃
۴۱	سید شیر محمد برخورداری سابرمیالوی رح	۶۱
	مطالعہ کتب کا شوق	〃
	اولاد	۶۲
	تاریخ وفات	〃
	مادہ تاریخ	〃
۴۲	میاں شیر محمد گورھایہ والا رح	۶۳
	مزار کا منتقل ہونا	〃
	اولاد	〃
	شجرہ اولاد میاں شیر محمد تارڑ گورھایہ والا رح	〃

Marfat.com
Marfat.com

مسیان صابر شاہ سوہدروی رح	۶۵
ذکر حسنین	〃
گنج رسول	〃
وفات کے بعد کرامت	۶۶
اولاد	〃
یادگار طریقت	〃
مدح شریعت	〃
زیارت	۶۷
علامہ شیخ محمد زمان صدیقی کنجاہی رح	۶۸
نام و نسب اور وطن	〃
ولادت و تربیت	۶۹
تحصیل علوم	〃
عہدہ و تحویل خزانہ	〃
بیعت طریقت	〃
تجلیات کا شہود	〃
شرک ماسوی اللہ	〃
مصفائے قلب کا حصول	〃
آداب شناسی رسالت	〃
یک نظری و ایثار	〃
زیارت	〃

Marfat.com
Marfat.com

خان آرزو سے دوستی	۷۰
علامہ صداقت کنجاہی رح معرضوں ۔ ادیبوں اور شاعروں کی نظر میں	۷۱
تصنیفات	۸۳
تذکرہ نگاروں کی بعض غلطیاں	۸۷
صنعتوں میں بلند اختیار کرنے کی وجہ	۸۸
کتاب کے متعلق صداقت کی اپنی رائے	۸۹
تراجم المناقب کی صنائع و بدائع	۹۰
صنعت براعت الاستہلال	۹۱
صنعت غیر منقوط	۹۱
صنعت منقوط	۹۲
صنعت خیفا	۹۳
صنعت حقلاء یا مستوی	۹۴
صنعت منفصل	۹۵
صنائع خمسہ	۹۶
صنعت گل شہ برگ	۹۶
نمونہ اشعار	۹۹
رقعات	۱۰۰
رقعہ اول	۱۰۰
رقعہ دوم	۱۰۱
تراجم المناقب کے چند قلمی نادر نسخے	۱۰۲
یاران طریقت	۱۰۳

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات ۱۰۳

مادہ ہائے تاریخ

۴۶ میاں ضیاء اللہ جامکی والد ۱۰۴

بیعت طریقت

وطن

جامکے چیمہ کی آباد کاری

تاریخ وفات

مادہ تاریخ

۴۷ منشی صاحب

اولاد امجاد

Marfat.com
Marfat.com

دستخط	۱۱۲
زمانہ وفات	″
میاں عبدالحکیم ہرل رح	۱۱۳
تملک نامہ	″
اولاد	۱۱۴
حاجی عبدالرحمٰن بہتاری رح	۱۱۵
ریاست جموں میں سکونت	″
علاقہ پشاور کا سفر کرنا	″
کرامات	″
تیز تاثیر ہونا	″
زین کاٹے کرنا	۱۱۶
سیف زبان ہونا	″
اولاد	″
یاران طریقت	″
زمانہ وفات	″
مولانا عبدالرحیم سدا کنبووالہ رح	۱۱۷
مدح نوشاہ عالیجاہ رح	″
تاریخ گوئی	۱۱۸
زمانہ حیات	۱۱۹
شیخ عبدالسلام سوہدروی رح	۱۲۰
اولاد	″

Marfat.com
Marfat.com

	تاریخ وفات	۱۲۰
	قطعہ تاریخ	"
	مادہ تاریخ	"
۵۴	شاہ عبدالغفور حالندھری ؒ	۱۲۱
	واقعہ بیعت	"
	فتوحات	
	تعمیر روضہ حضرت نوشہ وسیچیار صاحب ؒ	۱۲۲
	"	
	دارالارشاد	۱۲۳
	حالندھر کی آبادی کی تاریخ	
	کرامات	۱۲۶
	خزینہ غیب ندا	
	دولت تعلیم کی	
	ایک زنانہ کرامت یا	
	صدی کی تاثیر	
	دولا	
	یا	
	طوائف	

Marfat.com
Marfat.com

	مادہ ہائے تاریخ	۱۳۰
	سجادہ نشینانِ درگاہِ غفوریہ	〃
	مدفن	〃
	شجرہ فقرائے شاہ عبدالغفور جالندھری رح	۱۳۱
۵۴	شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح	۱۳۲
۵۵	میاں عبدالکریم دہلوی رح	۱۳۳
	زمانہ حیات	〃
۵۶	شیخ عبدالکریم سدوکنبوہی رح	۱۳۴
۵۷	شیخ عبدالکریم لاہوری رح	۱۳۵
	گوشہ نشینی	〃
۵۸	شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح	۱۳۶
	علاقہ راولپنڈی میں رونق افروز ہونا	〃
	یارِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	۱۳۷
	نقشہ مزارات احاطہ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح	〃
۵۹	میاں عبداللہ دہلوی رح	۱۴۰
۶۰	حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوری رح	۱۴۱
	شجرہ نسب	〃
	خاندانی حالات	۱۴۲

Marfat.com
Marfat.com

ذاتی حالات	۱۴۳
بتسیم پروری	〃
حکیم شیخ عبداللہ طبابت کی نظر میں	۱۴۳
زمانہ حیات	۱۴۴
چوہدری عبدالواحد تارڑ صاحب پنڈالوی رح	۱۴۵
حضرت نوشہ صاحب کی زیارت	〃
دیوان مقرر ہونا	〃
اذکار و افکار اور اخلاق	۱۴۶
کرامت	〃
بارش میں خشک رہنا	〃
اولاد	〃
زمانہ وفات	〃
شیخ عثمان قصوری رح	۱۴۷
کرامات	〃
ایک مخالفت کرنے والا قتل ہو گیا،	〃
کشف قلوب	〃
تصرف	۱۴۸
وحدت و حالت	〃
اولاد	〃
یاران طریقت	۱۴۹
مع شریف	۱۵۰

Marfat.com
Marfat.com

	زمانہ حیات	۱۵۱
	تاریخ وفات	〃
	مادہ تاریخ	۱۵۲
	شیخ عثمان قصوری رح کی اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
۶۴	شیخ عثمان حمال لاہوری رح	۱۵۳
۶۵	شیخ علی فقیر پشاوری رح	۱۵۴
	پابندی شریعت	〃
	زمانہ وفات	〃
۶۵	شیخ سلیم اللہ کشمیری رح	۱۵۵
۶۶	شیخ عوض لاہوری رح	۱۵۶
	زمانہ وفات	〃
۶۷	میاں غلام حسین لاہوری رح	۱۵۷
	واقعہ بیعت	〃
	کرامت	۱۵۸
	شاہ کی تاثیر	〃
	زمانہ وفات	〃
۶۸	میاں غلام رسول قریشی بانگوی رح	۱۵۹
	شجرہ فقرائے میاں غلام رسول	〃
۶۹	مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والے	۱۶۰
	قصیدہ غوثیہ کا درد	〃
	شغل سلطان النصیر	〃

Marfat.com
Marfat.com

تصنیف ۱۶۰

شجرہ نسب خواجہ غلام محمدؒ ″

۷۰ میاں غلام محمد لاہوریؒ ۱۶۱

رقت قلب ″

۷۱ میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادیؒ ۱۶۲

نام ولقب ″

اوصاف واخلاق ″

نظام آباد کی آبادی کا ذکر ″

کرامت ۱۶۳

بازگاہ واپس لانا ″

تصنیفات ۱۶۴

رسالہ تصوف ″

تقدیر وانجھا ″

قصہ مرزا وصاحباں ″

شجرہ شریف خاندان قادری بشاہی ″

سیحرفی کے اشعار ″

باراں ماہ ″

یاراں طریقت ″

محمدیات ″

تاریخ وفات ″

ختم ″

Marfat.com
Marfat.com

	مادہ ہائے تاریخ	۱۷۴
	نقشہ خانقاہ میاں صاحب	۱۷۵
	اسمائے اہل مزار	〃
۷۲	میاں غلام مصطفےٰ جھنگی والے ؒ	۱۷۶
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	زمانہ وفات	〃
	شجرۂ فقرائے میاں غلام مصطفےٰ جھنگی والے ؒ	۱۷۷
۷۳	دارا فاضل شاہ قلندر لاہوری ؒ	۱۷۸
	ولادت و تربیت	〃
	بیعت طریقت	〃
	ریاضت و مجاہدہ	〃
	حصولِ کمالات	۱۷۹
	مطالعہ کتب	〃
	یارانِ طریقت	۱۸۰
	تاریخ وفات	〃
	عمارتِ مزار	۱۸۱
	سلسلہ سجادگی	〃
	شجرہ فقرائے دارا فاضل شاہ قلندر لاہوری ؒ	۱۸۳
۷۴	شیخ فتح محمد چشتی لاہوری ؒ	۱۸۴
	زمانہ وفات	〃

Marfat.com
Marfat.com

۷۵	مولانا فتح محمد کاتب رح	۱۸۵
	دستخط پندنامہ سعدی رح	″
	دستخط زرّادی	″
	دستخط شرح عقایہ	″
	دستخط حاشیہ خیالی	۱۸۶
	دستخط گلستانِ سعدی رح	۱۸۷
۷۶	مولانا فدا لاہوری رح	۱۸۹
	تصنیف	″
۷۷	شیخ فیض بخش امین آبادی رح	۱۹۱
	دریائے ستلج پر جانا	″
	اولاد	″
۷۸	مرزا قادر شاہ لاہوری رح	۱۹۲
	کرامت	″
۷۹	مرزا قاسم علی خاں دہلوی رح	۱۹۳
	زمانہ حیات	″
۸۰	میاں کرم قلی لکھنوالی رح	۱۹۴
	مدح و توصیف	″
	اولاد	۱۹۵
	یارانِ طریقت	″
	زمانہ وفات	″
	شجرہ نسب میاں کرم قلی رح	″

Marfat.com
Marfat.com

۸۱	حضرت سید گل محمد نوشاہی سرخوردار ی ساہنپالوی رح	۱۹۶
	دستخط نام حق	"
	دستخط محمود نامہ	"
	دستخط دم حق	۱۹۷
	دستخط پیند نامہ عطار	"
	دستخط عزیز نامہ	۱۹۸
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادہ تاریخ	"
۸۲	میاں گولا قوال لاہوری رح	۱۹۹
	زمانہ حیات	"
۸۳	مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری رح	۲۰۰
	شجرہ طریقت کی تحقیق	"
	مندرجہ ذیل اختلافات کی تحقیق ہوئی	۲۰۱
	پہلا شجرہ	
	مصدقہ شجرہ	
	زمانہ حیات	"
۸۴	شیخ لعل شاہ فقیر رح	۲۰۲
	شجرہ فقرائے شیخ لعل شاہ فقیر رح	"
۸۵	میاں لعل شاہ گاجر گولیہ رح	۲۰۳
	مطالعہ کا شوق	"

Marfat.com
Marfat.com

تحریر تالیف		۲۰۳
ولادت		〃
والد بزرگوار		۲۰۴
تعلیم و تربیت		〃
بیعت و خلافت		〃
سلسلہ نقشبندیہ		〃
سلسلہ قادریہ		〃
سلسلہ چشتیہ		〃
ولایت مادرزاد		〃
سیوہت طریقت		۲۰۷
جھنگی شریف کی سکونت		〃
زہد و ریاضت		۲۰۹
وجد و حالت		〃
مقام قطبیت		〃
کرامات		〃
تصرف		〃
روزینہ غیب سے		〃
ایک ہندو ساحر سے مناظرہ		۲۱۰
ایک شخص کو غرق ہونے سے بچایا		〃
کشف القلوب		〃
[illegible]	۱۶	۲۰۵
[illegible]	[illegible]	۲۰۶

Marfat.com
Marfat.com

	چور کا اندھا ہو جانا	۲۱۱
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدحیات	۲۱۲
	تاریخِ وفات	۲۱۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	عرس شریف	〃
	معافیٔ زمین	۲۱۵
	شجرہ فقرائے بابا ماہی شاہ جھنگی والے رح	۲۱۷
۸۸	میاں محمد اکرم سیالوی رح	۲۱۹
	شجرہ فقرائے میاں محمد اکرم سیالوی رح	〃
۸۹	مرزا محمد امین خاں لاہوری رح	۲۲۰
	یارِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۹۰	میر محمد تقی پشاوری رح	۲۲۱
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۹۱	حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات، بانی نوشاہی سرخورداری سانگیالوی	۲۲۲
	حافظ ربانی صاحب مورخین کی نظر میں	〃

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات		۲۲۳
اولاد		۲۲۴
تاریخ وفات		〃
مادۂ تاریخ		〃
۹۱ میاں محمد رمضان دولا بھٹی نوالہ رح		۲۲۵
ولادت		〃
وفات		۲۲۶
۹۲ حاجی محمد شریف جہلمی		۲۲۷
تصنیف نامہ		
تاریخ ولادت		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]

	واقعہ شہادت	۲۳۲
	اولاد	〃
۹۰	حافظ محمد صدیق رشتہاسی رح	۲۳۳
	زمانہ حیات	〃
۹۱	خواجہ محمد عاقل کلکڑ منج دالر رح	۲۳۴
	شجرہ نسب خواجہ محمد عاقل رح	〃
۹۲	حضرت سید محمد عظیم نوشاہی برخوردری رح	۲۳۵
	سفر شاہجہان آباد	〃
	مطالعہ کتب	〃
	دستخط جنت الفردوس	۲۳۶
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
۹۸	شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری رح	۲۳۷
	نسب نامہ	〃
	ہندوستان میں ورود	〃
	افادات سلوک و تصوف	〃
	مشائخ کرام کی زیارتیں اور استفادہ	۲۳۸
	نوشاہی سلسلہ میں مرید ہونا	۲۳۹
	تفصیلی حالات	۲۴۱
۴۲	تحصیل علوم	
	طریق سلوک	

Marfat.com
Marfat.com

سیر اور زیارات مشائخ	۲۴۳
اخلاق و کمالات	۲۴۵
عطیات شاہی سے پرہیز	۲۴۷
سلسلہ درس و تدریس	〃
لاہور میں تشریف فرما ہونا	۲۴۸
کرامات	〃
ایک نابینا کا بینا ہونا	۲۴۹
ایک عیسائی کا مسلمان ہونا	〃
وفات کے بعد کرامت	۲۵۰
تصنیفات	〃
شرح غنیہ بخاری	۲۵۱
رسالہ اصول حدیث	〃
رسالہ در بیان کیفیت سلوک و بیان طریقت و حقیقت	〃
رسالہ ذکر حبہ	〃
ترجمہ قصیدہ غوثیہ شریف فارسی	〃
اسرار التوحید عربی	〃
حاشیہ قرآن مجید	〃
〃 〃	〃
یاران طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۹۹	حافظ محمد مخدوم رہتاسی رح	۲۵۵
	زمانہ وفات	"
۱۰۰	بی بی معروفہ رح	۲۵۶
	تقوٰے	"
	عشقِ حقیقی	"
	کشف وکرامت	"
	زمانہ وفات	"
۱۰۱	شیخ محمود لاہوری رح	۲۵۷
	خدمات مرشد	"
	واقعہ وفات	"
	تاریخ وفات	"
۱۰۲	ہبتہ منی رام رہتاسی رح	۲۵۸
	زمانہ وفات	"
۱۰۳	سید میر کلاں پیر گیلانی رکھیا ہی رح	۲۵۹
	واقعہ بیعت	"
	علاقہ پوٹھوہار میں ورود	۲۶۰
	رکھیاہ میں سکونت	"
	کرامات	"
	فتوح غیبی	"
	مردہ کا زندہ ہونا	"
	یارانِ طریقت	۲۶۱

Marfat.com
Marfat.com

	زمانہ وفات	۲۶۱
	شجرہ فقرائے سید میر کلاں بیرہ	″
۱۰۴	میاں نانک گجراتی رح	۲۶۲
	زمانہ حیات	″
۱۰۵	میاں نگا دہلوی رح	۲۶۳
۱۰۶	بابا نوبہار شاہ رح	۲۶۴
	شجرۂ فقرائے بابا نوبہار شاہ رح	″
۱۰۷	سید نور الدین سامانوی رح	۲۶۵
	زمانہ وفات	″
۱۰۸	میاں نور محمد لاہوری رح	۲۶۶
	کاشتکاری	″
۱۰۹	شیخ ہدایت اللہ مفتون رح	۲۶۸
	غزلیں اور رنجتے	″
۱۱۰	میاں ہرنی شاہ ترقیوری رح	۲۷۲
	تاریخ ولادت	۲۷۳
	وجہ تسمیہ	
	علم وفضل	
	کرامت	
	ایک مخلص رغبت	
	کتابی شوق	۲۷۴
	استخارہ رشاد الطالبین	
	استخارہ تیسیر الاحکام	۲۸۵

Marfat.com
Marfat.com

	دستخط شرح قصیدہ امالی	۲۷۵
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تبرکات	۲۷۶
	تاریخِ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
	برکاتِ مزار شریف	"
	سلسلہ شریف	"
۱۱۱	حاجی یار بیگ جبل آبادی رح	۲۷۸
	بلندی استعداد	"
	خدماتِ مرشد	"
	تاریخ وفات	۲۷۹
	مادۂ تاریخ	"
۱۱۲	شیخ یار محمد لاہوری رح	۲۸۰
	زمانہ وفات	"
۱۱۳	شیخ یعقوب منصب دار لاہوری رح	"
	زمانہ وفات	۲۸۱
	تکملہ	۲۸۳
	کتابیات	۳۱۱
	دستخط مصنف و کاتب	۳۲۱
	تکملہ در حالات شاہ عبدالغفور	۳۲۳
	تعلیقات	۳۸۱

Marfat.com
Marfat.com

شَرِیفُ التَّوَارِیخ

جلد سوم الموسوم بہ

تذکرۂ النوشاہیہ

حصہ سوم

الملقب بہ

معارف الابرار

اس میں

اُن بزرگوں کے حالات لکھے گئے ہیں جو حضرت نوشۂ گنج بخشؒ
کے سلسلہ فقر میں نصیری پشت گذرے ہیں۔ یعنی حضور
کے مریدوں کے مرید تھے۔ ترتیب حروف تہجی
تذکرہ کیا گیا ہے۔

از تصنیف

خادم آل محمد فقیر ابوالظفر [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کا یہ تیسرا حصہ ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات و مقامات وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ جو شیخ الاسلام حضرت حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قادری قدس سرہ العزیز کے سلسلہ فقر میں تیسری پشت میں۔ یعنی مریدوں کے مریدوں کے مرید ہیں۔ اس حصہ کا نام "معارف الابرار" رکھا گیا ہے۔ اور ناظرین کی سہولت کے واسطے بترتیب حروف تہجی ان کے احوال لکھے گئے ہیں۔ تاکہ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔ اللہ کریم عز اسمہٗ اس کتاب کو بخیر و خوبی زیور تکمیل سے آراستہ فرماوے اور بزرگان دین کی طفیل مجھ کو سعادت دارین سے مفتخر و مشرف فرماوے۔ آمین

آستانہ عالیہ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف
تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ پنجاب۔
جمعہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ
۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء
۲ ماہ بنگ ۲۰۲۷ء

سید شرافت نوشاہی اصلح اللہ حالہٗ و مآلہٗ

Marfat.com
Marfat.com

الف

(۱)

احمد خاں

میر احمد خاں فوجدار گجراتی ؒ

آپ عہد حکومت مغلیہ بندہ فوجداری پر فائز تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم و شاہی برخورداری سا ہنسپانوی ؒ کے مرید ہو کر کمالات ولایت سے بہرہ ور ہونے شہر گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

آپ ہمیشہ چاہتے تھے۔ کہ مرشد صاحب ؒ کو اپنے پاس رکھ کر ان کی خدمات انجام دیں۔ حکومت گجرات اکناف چہار باغ پنجاب سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ میر احمد خاں سلطان محمد سیر بادشاہ کے زمانہ سلطنت میں رجب ۱۱۲۷ھ (جولائی ۱۷۱۵ء) سے لے کر ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ (فروری ۱۷۱۹ء) تک گجرات کے حاکم رہے۔

بندہ بہادر سے جنگ کرنا ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء میں فرخ سیر بادشاہ جب حیاندار شاہ کو شکست دے کر تخت دہلی پر متمکن ہوا۔ تو بندہ بہادر سکھ نے گورداسپور سے نکل کر بعد اپنے ساتھیوں کے [illegible] تاخت تاراج شروع کر دی جس [illegible] فرخ سیر بادشاہ نے [illegible]

[illegible] خاں دلیر جنگ کو لاہور [illegible] مقرر کیا۔ [illegible]

[illegible] کے [illegible]

---

۵ ۔ محمد دوستانی ۔ تاریخ صفحہ ۱۲۵ ۔ تحریف

Marfat.com
Marfat.com

قانونگوئے گجرات نے ان کاردارروں کے نام لکھے ہیں جن میں سب سے سرفہرست میر احمد خاں فوجدار کا نام نامی ہے۔

"چنانچہ تمامی کاردارران پرگنات خصوص میر احمد خاں فوجدار حبکلہ گجرات۔ و ارادت مند خاں حاکم ایمن آباد۔ و نور محمد خاں از اورنگ آباد و پرسرور۔ و سہراب خاں فوجدار و ستوکھ رائے قانونگوے پرگنہ کلانور الخ" [۲]

سنہ ۱۱۳۰ھ میں یہ صوبہ سیر ہی تشکیل ہو گیا۔

گجرات کی آبادی کا ذکر | چند مورخین کے قول گجرات کی آبادی کے متعلق یہاں لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی سجان رائے بٹالوی خلاصۃ التواریخ فارسی میں لکھتا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ دوابہ جو نسبت میں گجرات ایک قصبہ ہے جو محمد اکبر بادشاہ کے عہد حکومت میں آباد ہوا۔ سیالکوٹ کے پرگنہ سے کچھ دیہات جدا کر کے علیحدہ پرگنہ مقرر کیا گیا۔ تاریخ میں اس قصبہ میں چنداں رونق نہ تھی۔ جب حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ اس قصبہ میں سکونت اختیار کی۔ تالاب۔ کنوئیں اور مسجدیں ہوائے۔ اور بندی چناب جو کوہ ہمالہ کی طرف سے آکر شہر کو نقصان پہنچاتی تھی۔ اس پر پل باندھا۔ تو اس شہر کی رونق اور آبادی بڑھ گئی [۳]

۲۔ یہ تمام علاقہ سیالکوٹ میں داخل تھا اور قوم جٹ وڑائچ اس پر قابض تھے۔ سنہ ۳۷ اور بقولے سنہ ۴۲ جلوس والا میں جب کہ بادشاہ وقت لاہور سے شمیر کی سیر کو جا رہے تھے۔ جب دریائے چناب سے گذرے تو گوجروں نے قوم جٹ وڑائچ کے ظلم کی شکایت کی۔ ان کے حصے آئے۔ وہ مواضعات جو گوجروں کی زمینداری سے خلق رکھتے تھے جدا کر کے ایک پرگنہ علیحدہ نام گجرات

---

[۲] چار باغ بنات عمل ورق ۵۰ [۳] خلاصۃ التواریخ صفحہ ۔ شریف۔

Marfat.com
Marfat.com

موسوم کیا۔ چھوٹا سا قلعہ اور قصبہ آباد کیا۔ اور اتو وڑائچ سے جو کنجاہ میں مشہور ہے برگنہ ہرور مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ کنجاہ کے پاس ایک بڑا ہرن شکار کیا تھا۔ بادشاہ کی زبان پر گذرا کہ ایران کے ہرات میں گھوڑا بے نظیر پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اس علاقہ میں ہرن بے مثل پیدا ہوتا ہے اس تقریب سے اس پرگنہ کا نام ہرات مشہور ہو گیا۔ ۵۴

(۲)

منشی گنگا رام مدیر روزنامچہ وانگو سے کمرتی کا کتاب چار باغ بھات فارسی میں لکھا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ ۳۴ سنہ جلوس عالی (اکبر بادشاہ) ۹۹۶ ہجری میں رئیس مسلاں سندھ میں صفحہ گجرات آباد ہوا۔ چنانچہ یہ مضمون اس ملک فتح کرنے کے متعلق ہے۔

(گجرات سعی سر آباد)

گجرات کے دیہات پرگنہ سیالوٹ سے ہیں کہ کنکے [illegible]

[illegible]

ملک جیتنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

خاصہ ۔ پرگنہ ہیرات ۲ پرگنہ شاہجہان پور ۳ ۔ پرگنہ گجرات ۱ گوجروں کی طرف کو کہتے ہیں ۔ پرگنہ ہیرات ۲ قوم ڈراچ جاٹوں کی طرف کو کہتے ہیں ۔ وجہ تسمیہ ہیرات یہ ہے کہ جب حضرت محمد اکبر بادشاہ نے قصبہ کنجاہ کے پاس آہوئے مشکیں شکار کیا جس کو ہندی میں ہیراھن کہتے ہیں ۔ ان کی زبان پر گذرا جیساکہ ایران کے ہیرات میں گھوڑا بے نظیر پیدا ہوتا ہے ۔ ایسا ہی اس علاقہ میں ہیراھن بے مثل پیدا ہوتا ہے اس تقریب سے اس کا نام ضلع ہیرات مقرر کرکے علیحدہ پرگنہ قرار دیا ۔ پرگنہ شاہجہانپور چند دیہات ہیں جو کہ شاہجہاں بادشاہ کے عہد میں پرگنہ گجرات و ہیرات سے جدا کرکے علیحدہ پرگنہ مقرر ہوا ۔ ۵ھ

(۳)

مفتی غلام سرور لاہوری نے مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں ۔

"گجرات ۔ پنجاب کے بیچ دواب میں یہ ایک مشہور شہر دریائے چناب کے داہنے کنارے سے آٹھ میل کے فاصلے پر اس سڑک کے قریب جو لاہور سے اٹک کو جاتی ہے آباد ہے ۔ پہلے پہل آبادی اس شہر کی اکبر بادشاہ نے کی شہر بناہ پختہ بنوایا ۔ اور گوجر لوگوں کو جو اس نواح میں غارتگری کیا کرتے ۔ اور خانہ بدوش پھرا کرتے تھے ۔ یہاں آباد کیا ۔ اور لاکھوں روپیہ کا اس کے شامل کرکے پرگنہ اس کا علیحدہ تجویز فرمایا ۔ اور فوجدار بادشاہی یہاں قائم کرکے اس کو کل علاقہ کا حاکم بنایا ۔ محمد شاہی عہد تک آبادی اس کی بڑی اوج پر تھی جب سکھوں نے غارتگری شروع کی تو اس کو بھی انہوں نے خوب لوٹا ۔ مکانات جلا دئے ۔ حویلیاں گرا دیں ۔ شہر والوں کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا ۔ تمام لوگ سکھوں کے خوف سے بھاگ گئے ۔ آخر جب صاحب سنگھ نے اس پر قبضہ کر لیا تو وہ اس کی آبادی کی طرف متوجہ ہوا ۔ اور چند سال میں کچھ صورت آبادی کی ظہور میں آئی ۔ رنجیت سنگھ نے دو مرتبہ اس شہر پر یورش کی ۔ پہلی مرتبہ جب یہاں آیا تو بہت سا مردانہ اور بڑی توپ احمد شاہی

۵ھ چار باغ پنجاب قلمی ورق ۹، شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

جس کو اب لوگ بھنگیانوالی توپ کہتے ہیں لے کر واپس لاہور چلا گیا، دوسرے حملے میں بالکل قابض ہو کر صاحب سنگھ کو محض بے دخل کر دیا۔ رنجیت سنگھ سے پہلے اُس کے باپ مہان سنگھ نے بھی اس شہر کا محاصرہ کیا تھا۔ بلکہ اسی محاصرہ کے وقت موت اس کی بھی اسی مقام پر وقوع میں آئی۔ رنجیت سنگھ کی عملداری میں اس شہر کی آبادی ترقی پر تھی۔ اور چونکہ یہاں کے لوگ اکثر لاہور کے دربار میں معزز عہدوں پر نوکر تھے۔ اس لئے حویلیاں بھی یہاں عالیشان بن گئیں۔ دلیپ سنگھ کے اخیر سلطنت کے وقت شیر سنگھ و چتر سنگھ اٹاری والوں نے انگریزوں کے ساتھ یہاں معرکہ آرائی کی۔ اور شکست کھائی۔ ترپین ضرب توپ سکھوں کی انگریزوں کے قبضہ میں آئی۔ اب اس شہر میں ضلع مقرر ہے۔ جو قسمت جنوب سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور صاحب ضلع کے متعلق تین تحصیلیں خاص گجرات اور کھاریاں و چھالیہ ہیں۔ ضلع کے مقرر ہونے کے بعد آبادی اس شہر کی بڑھ گئی۔ نیا بازار تعمیر ہوا۔ سرکاری مکانات اور کوٹھیاں تیار ہوئیں۔ خاص شہر کی آبادی ایسی بارونق ہے کہ اس علاقہ میں اور کوئی ایسا آباد شہر نہیں ہے۔ چھ سو چالیس ۶۴۰ دکانیں۔ پانچ ہزار آٹھ سو چھیاسی ۵۸۸۶ گھر۔ عمارت شہر کی پختہ۔ بارہ ہزار ایک سو اکیانوے ۱۲۱۹۲ کی مردم شماری۔ احاطہ آبادی کا چار میل مربع۔ دو لاکھ چالیس ہزار ایک سو بیس ۲۴۰۱۲۰ سالانہ میونسپل آمدنی ہے۔ پرانی عمارت میں سے قلعہ دہلی و حمام وغیرہ تعمیر اکبری ہی سے موجود ہے۔ ہر مذہب و ملت کے معزز اہل حرفہ ساہوکار میونسپلی کمشنر یہاں بسلانی کا کام یہاں بہت اچھا ہوتا ہے۔ تلوار کا وغیرہ اپنی قسم میں کارخانہ مشہور ہے۔ شہر کے شرق کی طرف مقبرہ متبرکہ حضرت شاہ دولہ کا مقبرہ ہے۔ شاہجہاں بادشاہ وقت پر حضرت زندہ ہونے [illegible] میں وفات پائی۔ "شاہ دولہ بجنت رسید" [illegible] ضلع کی آبادی ۵۵۱۶۶۹ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

طول تمام علاقہ ضلع کا ۳۶ شتر میل۔ اور عرض چھتیس میل ہے۔ حد مشرقی کا گوشہ شمالی سرحد ملک مہاراجہ جموں کے ساتھ ملحق ہے۔ اور گوشہ جنوبی ضلع سیالکوٹ سے۔ حد غربی ضلع شاہ پور سے حد شمالی ضلع جہلم سے۔ اور حد جنوبی کا گوشہ شرقی ضلع سیالکوٹ سے۔ اور گوشہ غربی ضلع گوجرانوالہ سے شامل ہے ہیئت اس کی مستطیل۔ تحصیل گجرات اس کے متعلق ہے۔ پانسو ترپن ۵۵۳ گاؤں۔ اور دو لاکھ بہتر ہزار دو سو چھ ۲۷۲۲۰۶ روپیہ جمع مجوزہ۔ اور پانسو ستاون ۵۵۷ میل مکسر رقبہ۔ دو لاکھ چوالیس ہزار سات سو اکیاون ۲۴۴۷۵۱ مرد م شماری ہے۔ اور تحصیل کھاریاں میں پانسو پینتالیس ۵۴۵ گاؤں۔ پانسو اٹھانوے ۵۹۸ میل مکسر۔ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار آٹھ سو چھہتر ۱۶۸۸۷۶ مردم شماری ہے۔ اور تحصیل بھالیہ کے متعلق تین سو چوبیس ۳۲۴ گاؤں۔ سات سو تینتیس ۷۳۳ میل مکسر۔ ایک لاکھ انسٹھ ہزار پانسو پچپن ۱۵۹۵۵۵ روپیہ جمع۔ اور ایک لاکھ انتالیس ہزار دو سو چالیس ۱۳۹۲۴۰ مردم شماری ہے۔"

۹

شہ مخرن پنجاب ۳۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

احیا

شیخ احیا سوہدروی رح

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ کے عزیز خلیفوں سے تھے۔ ایک روز اپنے شیخ کے سامنے عرض کیا کہ حضرت شیخ محمد سوہدروی رحمت دریائے چناب سے پار نوشہرہ شریف کی زمین میں جاتے تو ٹول وہراز نہیں کرتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے انہوں نے فرمایا تم دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ انہوں نے نگاہ کی تو آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ پانچ چھ روز تک ہرگز آپ کو رفع حاجت کی ضرورت ہی نہ ہوئی

کنز الرحمت میں ہے ؎

بفرمود حضرت کہ گردد چساں — نشد حاجت غائط و بول ہیچ

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

ادریس

حافظ ادریس سدا کنبوی رح

آپ مقبول درگاہ رحمانی۔ حافظ کلام قرآنی تھے۔ آپ کا وطن موضع سدا کنبو ضلع سرگودھا تھا۔ حضرت دیوان ابو الفتح قادری[۱] رح کے پوتے تھے۔ آپ قوم ارائیں زمیندار سے تھے۔ بیعت طریقت حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخوردار صاحبنیالوی رح سے تھی۔

اعتقاد و ادب | آپ اعتقاد اور ادب میں کامل تھے۔ پیر روشن ضمیر کی طرف بوجہ ادب کے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور اُن کے حضور میں کلام بھی نہ کرتے تھے۔ محمد ذب الاحوال تھے۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"اعتقادے داشت کہ بجانب روئے حضرت صاحب دیدن ملیتوانست۔ و روبروئے حضرت نشستن و سخن کردن قدرت نداشت"[۲]

واقعہ وفات | جسوقت آپ کے مرشد صاحب کا دنیا سے انتقال ہوا آپ اُن کے پاس موجود تھے۔ آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور فرمایا اب حضرت صاحب کے بعد ہمارا جینا بیفائدہ ہے چنانچہ واپس سدا کنبو پہنچ کر آٹھویں روز وفات پا گئے۔[۳]

تاریخ وفات | آپ کی وفات بدھوار کی رات بیسویں رجب ۱۱۳۷ھ ایکہزار ایک سو سینتیس ہجری مطابق چوتھی اپریل ۱۷۲۵ء ایکہزار سات سو پچیس عیسوی کو ہوئی۔ سنہ ساتواں جلوس محمد شاہی تھا۔

ماده تاریخ "تسبیح حوران" ۱۱۳۷ھ

---

[۱] یہ حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی رح کے بڑے خلیفوں سے تھے۔ ۱۲۰۵ھ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص۳۸۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۴)

اسلام

میاں اسلام تارڑ اگرویہ

والد کا نام تاحا دلد اتو بن محب علی بن زرکش قوم تارڑ تھا۔ اس کا پردادا چوہدری محب علی حضرت نوشہ صاحب رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ اور اس کا دادا چوہدری اتو تارڑ حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کا مرید تھا۔ آبا و اجداد سے موضع اگرویہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت یہ پہلے کسی اور شخص کا مرید تھا۔ ایک دن اُس کے واسطے مکھن لے کر لانے جا رہا تھا راستہ میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری رح کی ملاقات ہوئی انہوں نے کہا اپنے پیر کی باطنی حالت دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ جب دیکھا تو انکشاف ہوا کہ دو زنانے اور دانتوں سے بڈیاں توڑ رہے ہے چنانچہ یہ اُن کی بیعت سے منحرف ہوا اور [illegible] مقبولان درگاہ سے ہو گیا۔ بیعت لوگ اس کے حلقہ [illegible] جو کچھ [illegible] کی خدمت میں نذر دیتا۔ کتاب مذکورہ نوشاہیوں سے۔

"ہمیشہ ہر چیز مسعود ناچیز [illegible] کہ [illegible] حضرت [illegible]

خود مے خورد۔" [1]

[illegible]

اولاد [illegible]

[illegible]

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۵)

اسمٰعیل

حافظ اسمٰعیل سیکھمی

آپ حافظ قرآن مجید اور جید عالم تھے یہ سیکھم ضلع سیالکوٹ میں رہتے آپ نے شاگرد شیخ محمد پناہ نوشاہی گھسوٹی والے سے سماع سنتے ہیں۔ آپ اُن کے ساتھ مناظرہ کرنے آئے۔ اُنہوں نے نگاہِ شفقت سے دیکھا۔ تو آپ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ اور آپ اُن کے مرید ہوگئے۔ اسقدر عقیدت رکھتے تھے کہ کمالاں دقت سے ہوگئے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ جس کو میں کہاں کہاں میں تلاش کرتا تھا وہ سرورِ مخدوم کی درگاہ سے ملا [۱]

ایکدار رات کو آپ کھیر کا برتن سر پر اُٹھا کر اپنے پیر کی خدمت میں جا رہے تھے۔ راستہ میں شیر رہتا تھا۔ آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ راستہ صاف ہوگیا [۲]

وفات و دفن | آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخری ربع میں ہوئی۔ حکومت ابوالمعظم مرزا محی الدین محمد عالمگیر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان پر وارن ہیسٹنگز۔ اور لارڈ مینکفرسن یکے بعد دیگرے گورنر جنرل تھے۔

آپ کا مزار موضع سیکھم ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ہر سال ماہ جیٹھ کی چھٹی تاریخ کو عرس ہوتا ہے۔

اسوقت ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں آپ کی اولاد میں سے میاں فیروز دین سجادہ نشین ہے۔

---

[۱] [۲] فیض محمد شاہی قلمی (بیاض) جلد دوم ص ۸۷۵ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

آلہ داد

میاں آلہ داد رحمتاللہ علیہ

میاں بولا درزی رحمتاللہ علیہ کے خویش و اقارب سے تھے۔ حضرت بدشاہ رحمتاللہ علیہ حسن پہلوان، بوشاہی ہرخورد، بی سابنبابوی رح کے راسخ الاعتقاد مریدوں سے تھے۔ آپ کی صبر و حلم میں سکونت رکھتے تھے۔ [1]

---

[1] ذکرہ بوشاہی قلمی نسخہ ص ۲۰۲ شرادت

Marfat.com
Marfat.com

(۷)

الرداد

شیخ الرداد محبوب لاہوری ؒ

آپ کو ٹلہ شاہ فرید متصل لاہور کے رہنے والے تھے قوم لوہار سے تھے حضرت شہر قلندر لاہوری ؒ کے خواص مریدوں سے تھے۔ اُن کی توجہ سے محبوب ہو گئے۔ مخالف قدسیہ میں ہے۔

"تو جہ قلندر چناں آں سمندر سوختہ گردید کہ محبوب دیوانہ گشت"

مجذوبانہ حالات عشق و وجد میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ کبھی صحو کبھی سکر میں ہوتے۔ کبھی روتے کبھی ہنستے۔ کبھی برہنہ رہتے۔ کبھی کپڑے پہن لیتے۔ کتاب مخالف قدسیہ میں ہے۔

؎ گہے ناخود گہے بے خبر بے ہوش — گہے نالاں گہے خنداں گہے خوش

شدہ پس دانہ دیوانہ بسیار — گہے ہشیار گہے مستر حوں زار

آپ اپنے پاس کسی کو آنے نہ دیتے۔ کوئی سامنے آتا تو اُس کو پتھر مارتے۔ لوگ آپ سے بھاگتے تھے۔

؎

زدے مر خلق را دے سنگ ہر دم — گریزندے از دا بنائے آدم [1]

مرتبہ خوص ایکمرتبہ آپ اپنے پیر صاحب کے ساتھ نوشہرہ شریف کے عرس پر گئے۔ وہاں میاں عبدالحمید اپنے والد ماجد کے مزار کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگ ان کو نذرانے دے رہے تھے۔ آپ نے غلبہ جوش میں کہا کہ بیچارو میں ہوں تم نذرانے کیوں لیتے ہو۔ لوگوں نے اس گستاخی کی آپ کو سزا دینی چاہی لیکن میاں صاحب نے منع کیا کہ یہ شہر قلندر کا درویش ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے ہے۔ کاش کہ ایسا کوئی ایک اور بھی ہوتا تو یہاں

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۳۹ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

گلزار ہو جاتا ۔ مخالف قدسیہ میں ہے۔ ؎

اگر دیگر یکے پیدا نمائند — مثل او ہمہ خاصان خدائند

جہاں جملہ شود سر کرم گلزار — ز ماندھائی از دنیا صد بار

در و دیوار جملہ سبز گردند — بعشق حق آنہ دست گردند ؎

Marfat.com
Marfat.com

(۸)

امام علی

شیخ امام علی شاہ صاحبؒ

آنحضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کے منظور نظر اور نیک نہاد خلیفہ تھے۔ سلسلہ ارشاد کا فی تھا۔ یہ آپ کے فقرا کا شجرہ ہے۔

شیخ امام علی شاہ صاحبؒ

|

شیخ اعتقاد علی شاہ

|

شیخ نور شاہ

|

شیخ انصار علی شاہ

|

بابا خدمت شاہ

|

سائیں مسکین شاہ

Marfat.com
Marfat.com

ب

(۹)

بداغ بیگ

آغا بداغ بیگ رہتاسی

قلعہ رہتاس ضلع جہلم میں توجدار۔ اور صاحب مال و جاہ و ریاست تھے۔ اللہ [illegible] میں شراب نوشی اور محبوب بازی میں مشغول رہتے تھے۔ آخر حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ [illegible] نوشاہی برخورداری صاحبنیاوی رح کی نظر سے آپ کو ایسی تاثیر ہوئی کہ یکبارگی تمام منہیات ترک کر دیا۔ اور ان کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ سچی توبہ کی توفیق پائی۔ شریعت اور طریقت کے پابند ہو گئے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"یک نظر تی از جملہ منہیات توبہ کنانید [illegible] راہ شریعت غرا مشغول شد [illegible]

یعنی بودھ راج صدر قانونگوئے ضلع [illegible] کی تاریخ اقدامس ہوئی

کی تاریخ لکھی ہے۔ جو طوالت کے خوف سے بیان درج نہیں کی۔

لہ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۵۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بدوح

میاں بدوح رتنامی

قلعہ رتنامن ضلع جہلم میں رہتے۔ درزی کا پیشہ کرتے۔ حضرت سید تاج عصمت اللہ حمزہ پیلوانی نوشاہی برخورداری ساہنیانوی رکے جلیل القدر یاروں سے تھے۔ خوش آوازی میں مشہور زمانہ تھے۔ آپ کو پیر رد شبضمیر کی دعا تھی جسوقت سرد کرتے پرندے مست ہو کر آپ کے قدموں پر گرتے تھے۔ آپ کی آواز جس کے کان میں پڑجاتی وہ تاثیر سے بیہوش ہو جاتا تھا۔

آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی $\frac{۱۱۴۶}{۱۷۳۳ء}$ سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

حاشیہ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۴۶ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۱)

بولا

میاں بولا شاہی

[illegible] قلمی رسالہ [illegible] حضرت [illegible]

حمزہ پیلوار و ماتھی تروراری ما سیالوی [illegible] دراز [illegible]

شخص آپ کی خوبی میں داخل ہوتا وہ مست و مجذوب ہو جاتا آپ کی شہرت [illegible]

آگرچہ مخلوق بیعت پر داخل ہوتے۔ آپ کی توجہ سے مریدوں کو وجد و حال ہو جاتا تھا [illegible]

حافظ محمد حیات رسالی و شاہی، لکھتے ہیں:

"ماہر قرار پیلوار طلبوآنہ کہ از اطراف و اکناف [illegible]

ی [illegible] ہر دو لاہوری [illegible] آں کو عزیز [illegible]

[illegible] وغیرہ دینے میں غلطی لگ گئی [illegible]

رسالہ کو غلطی سے [illegible]

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں محکم الدین [illegible]

تھا۔ اس کے ایک نکتہ میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب [illegible]

میاں بولا سال بیعت تذکرہ شاہی [illegible]

[illegible] تذکرہ شاہی میں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۱۲)

بیک مجنوں

شیخ بیک مجنوں اٹاوہ والے

آپ کا وطن شہر اٹاوہ تھا۔ جو ملک ہندوستان میں ضلع ایٹاوہ سے شمال کی طرف واقع ہے۔ آپ وہاں سے چل کر حضرت سید شاہ عصمت اللہ عمرہ پہلوان نوشاہی برخورداری سابنیالوی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے دور سے ہی دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص طالب حق ہے۔ زید و ریاضت سے اپنے جسم کو دُبلا کر کے آیا ہے چنانچہ آپ آنجناب رح کی بیعت ہو گئے۔ اور اُن کی ایک ہی نگاہ سے آپ کا کام ٹھیک ہو گیا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

" ایں شخص کہ مے آید طالب حق ست و بزہد و ریاضت جوئیائے کانون کالبد خود را خشک ساختہ آمدہ " [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۷۳ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ج

(۱۳)

جان

سید مرزا جان علوی دہلویؒ

آپ سالک مسالک شریعت۔ ناہج مناہج طریقت۔ کاشف مکاشف حقیقت عالم معانی معرفت صاحب زہد و تقوٰے و وجد و سماع تھے۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن نوشاہی دہلوی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے

نام و لقب | آپ کا نام جان المعروف مرزا جان تخلص جانی تھا۔

نسب نامہ | آپ کے والد بزرگوار کا نام میرزا عبدالسبحان تھا ابن میرزا محمد امان بن شاہ بابا سلطان بن بابا خان بن امیر غلام محمد بن امیر محمد بن خواجہ رستم شاہ بن امیر کمال الدین جو امیر تیمور سے آگے سحرہ تک واسطوں سے حضرت سید محمد اکبر المعروف محمد حنیف علی المرتضٰے رض کو جا کر ملتا ہے۔ [1]

خاندانی حالات | آپ کے آباؤ اجداد [illegible] میرزا عبدالسبحان، سلطان جلال الدین شاہ کے حقیقی نواسے تھے اور اوائل [illegible] بادشاہ کے طریقہ چشتیہ میں [illegible] عالی رکھتے تھے۔ تمام خدمت گار اور [illegible] ان کی دادی صاحبہ سے [illegible]

---

[1] معدلات [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

حاصل ہوا کہ حسادات کی تسریح سنتی تھیں۔ اور مسطورات کو مثنوی مولانا روم کا درس دیا

کرتے تھے۔[۲]

بیعت و خلافت | آپ نے پہلے علوم دینیہ کی پوری تحصیل کی۔ اکثر علوم میں ماہر ہوئے۔ اور شیخ حاجی عبدالرحمن قادری نوشاہی دہلوی رح کی بیعت ہوئے۔[۳] اور اُن کی خدمت میں رہ کر سلوک قادریہ طے کیا۔ اور خلافت حاصل کی۔ بے شمار لوگ آپ سے مستفید ہوتے۔ آپ اکثر اپنے پیر و مخدوم کی خدمت میں حاضری دیا کرتے۔[۴] اور اپنی اولاد کو بھی اُن کی مجلس میں لے جا جا کر

ترک منصب و جاہ | آپ اوائل میں سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے منصب دار تھے۔ جس زمانہ میں عالمگیر دکن کے انتظام میں مصروف تھا آپ منصب اور روزگار کو ترک کر کے دہلی

وغیرہ شہروں میں ہوتے ہوئے اکبرآباد کی طرف روانہ ہوئے۔ اتنا سفر راہ میں جب کہ آپ کا دماغ (صدد ۱۰۰۰

پر پہنچا تو آپ کے ہاں مرزا مظہر جانجاناں پیدا ہوئے۔[۵]

ادب شناسی | آپ ادب میں اس حد تک تھے کہ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے جانجاناں کو بعمر نو سال حضرت پیغمبر علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اُنہوں نے خواب کا حال آپ سے کہا۔ آپ اُس دن سے اُن کا کمال ادب کرتے۔ کبھی نام نہ بلاتے۔ بلکہ مرزا صاحب کہہ کر بلایا کرتے۔[۶]

کلماتِ طیبات

آپ کا کلام حقائق و معارف میں بہت بلند ہے۔ سخنان عجیب اور لطائف غریب آپ کی زبان سے سرزد ہوئے۔ مولوی محمد نعیم اللہ بہرانچی نے معمولات مظہریہ میں آپ کے چند لطائف لکھے ہیں۔

---

[۲] معمولاتِ مظہریہ ۱۲ [۳] ماہنامہ معارف اعظم گڑھ بابت ستمبر ۱۹۵۱ء ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ۔

[۴] معمولاتِ مظہریہ ۱۲ [۵] تذکرہ علمائے ہند ص ۲۲۷ [۶] معمولاتِ مظہریہ ۱۲ شرف۔

Marfat.com
Marfat.com

لطیفہ ۱ | اے فرزند! جب تک کسی کا دل عشق کے داغ سے آراستہ نہ ہو۔ اس کی طبیعت کا خس و خاشاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی طینت کی زمین محبت آلہی کا بیج بونے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ اے فرزند جب تک تم عشق مجازی کا قلادہ گلے میں ڈال کر اپنے آپ کو کوچہ و بازار میں رسوا نہ کرو گے۔ اس فقیر کی رُوح تم پر راضی نہ ہو گی۔ مگر اس راستہ میں سوائے وسیلہ بنانے کے کوئی دوسرا مرطلوب نہ ہونا چاہیئے۔ جب اس وسیلہ کی دولت سے مطلب کی طرف راستہ کھل جاوے۔ تو اُس شاہنشاہِ معشوقان اعلیٰ و ادنیٰ کے رستہ میں جانثاری اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ تمہاری سعادت اسی سے متعلق ہے

لطیفہ ۲ | آشنائی۔ اصل میں مردوں کا طریقہ و مسلک ہے۔ جیسا کہ اس فن والے اس باب میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ لیکن اس بات میں سوائے جوش پیدا کرنے کے اور کچھ غرض نہیں۔ جس شخص میں عشق کی حرارت نہ پائی جاوے۔ اس سے میل ملاپ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں خشکی ناپسند ہے۔ میدان خاک و خون کا علاقہ و میدان ہے کہ جوش بارے جیسا کہ قرائن کی میں ہوتا ہے۔ اور جو چیز دوست کو پسند آوے وہ اس کے لئے نہ چاہیئے۔ خواہ وہ ناخوشی سے ہی کیوں نہ اجازت دے دیوے۔ اور دوستی میں کسی لغزش اور قصور سے ناراض اور دل شکستہ نہ ہو۔ کیونکہ دوستی کا حقیقت [illegible] پانے کے بعد اور دوست کے ستم کے قائل ہوتا ہے۔ یکتائی کی ذلیل تعلق کرنا دوستی سے دور ہے دوستوں سے جدائی کرنا ظلم ہے۔ اور ناخوشی سے قطع کرنا وفا کے خلاف ہے۔ [illegible] صفت دوست میں نہ پائی جاتی ہو۔ اس سے اس کا [illegible] کو اچھا نہیں [illegible] مال جمع کرنے سے آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ [illegible] نہیں ہو سکتا۔ کم و بیش کو محبت سے نہیں آنا چاہیئے [illegible] نہیں ہو سکتا۔ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

رکھے۔ تاکہ وہ آزردہ خاطر انکار نہ ہو جائے۔

لطیفہ ۴ | جیسا کہ قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے کے لئے اور احادیث نبوی میں غور کرنے کے لئے محاورات عرب کی واقفیت ضروری ہے۔ اسی طرح معانی کے مطالب سمجھنے کے لئے اس ملک کے لوگوں کے محاورات جو گفتگو میں استعمال ہوتے ہیں۔ یاد رکھنے لازمی ہیں۔ تاکہ دانا وں کے سامنے مطلب نہ سمجھنے کے باعث شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

ان لطیفوں کے تحریر کرنے کے بعد مولوی محمد نعیم اللہ رح لکھتے ہیں

"احوال ایشاں ازیں بلند تر ست — آپ کے احوال اس سے زیادہ بلند ہیں کہ ان
کہ شرح آں دریں مختصر بگنجد لہذا بریں قدر — کی تفصیل اس مختصر رسالہ میں سما سکے لہذا
اقتصار رفت" — اسی پر اکتفا کیا گیا۔

شعر گوئی | آپ نہایت خوبصورت اور عاشق مزاج تھے۔ عاشقانہ شعر کہا کرتے۔ یہ شعر آپ کا ہے۔

تن زار و مرا الفت زلفت بستہ میدارد — کہ آتش مستفاز خشک و گلدستہ میدارد

اولاد | آپ کی اہلیہ محترمہ شہزادگان بیجاپور سے تھیں۔ نہایت عفیفہ و پارسا نیک سیرت خدا ترس و خدا پرست تھیں۔ جود و سخاوت میں بے نظیر تھیں۔ اُن کے بطن سے آپ کے فرزند مرزا شمس الدین حبیب اللہ مظہر جانجاناں شہید شب جمعہ گیارہویں رمضان ۱۱۱۱ھ ایکہزار ایکسو گیارہ ہجری مطابق پانچ ۱۷۰۰ء ایکہزار سات سو عیسوی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے فیوض خاندان قادری نوشاہی اپنے والد بزرگوار کی صحبت سے پائے۔ اس کے بعد نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں سید نور محمد بدایونی رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ مولف کتاب معمولات مظہریہ مولوی محمد نعیم اللہ بہرائچی رح مرزا مظہر صاحب کے خلیفوں سے تھے۔ مرزا صاحب کی وفات ہفتہ کی

---

۱۲ معمولات مظہریہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(سورۃ ...) ۱۱۹۵ھ ایکزار ایک سو پچانوے ہجری مطابق چھٹی جنوری ۱۷۸۱ء ایکزار ... سو اکاسی عیسوی
... شیعوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

تاریخ وفات | مرزا جان علوی ... کی وفات ۱۱۲۷ھ ایکزار ایک سو ستائیس ہجری مطابق ۱۷۱۵ء ایکزار سات سو پندرہ عیسوی میں ہوئی۔

شاہ غلام علی دہلوی ... نے حقاقِ مظہری صـ ۱۲۷ میں آپ کی وفات ۱۱۳۰ھ ایکزار تیس ہجری لکھی ہے۔ اسوقت سلطان فرخ سیر بادشاہ کا ساتواں چھٹا جلوسی تھا

مادہ ہائے تاریخ

۱ "شوکت نشان" ۱۱۲۷ھ

۲ "شمس خلق" ۱۱۳۰ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۱۴)

جسپت رائے

دیوان جسپت رائے ایمن آبادیؒ

یہ دیوان لکھپت رائے کا بھائی تھا۔ اور ایمن آباد میں منصب فوجداری پر سرفراز تھا۔ حضرت میاں عابد سنگھروی رح کا مرید تھا۔ جو حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ [۱]

سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح اور شیخ برخوردار ہرل نوشاہی رح ساکن ہرلانوالی کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ [۲]

ہندو عورتوں کو رہا کرانا کنہیگو ہرنامہ میں ہے۔ کہ چند مرتبہ احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور میاں کے رہنے والوں کی بہت خستہ حالی کی۔ چنانچہ ۱۱۷۰ھ ایکہزار ایک سو ستر ہجری مطابق ۱۷۵۷ء ایکہزار سات سو ستاون عیسوی میں شہر متھرا کو لوٹا۔ جو ہندوؤں کا قدیم پرستشگاہ ہے۔ وہاں کے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو قید کرکے پٹھان ساتھ لے آئے۔ اگرچہ دیوان لکھپت رائے اور جسپت رائے سکنائے لاہور نے زر کثیر دے کر بیشمار متھرا باشیوں کو پٹھانوں کے قبضہ سے رہا کرا لیا۔ مگر پھر بھی درانی لوگ بہت سی عورتوں کو قید کرکے کابل لے گئے [۳]

سکھوں کو گرفتار کرنا منشی گنیش داس بدہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"دیوان جسپت رائے برادر دیوان لکھپت رائے پیشکار نواب زکریا خاں	دیوان جسپت رائے۔ دیوان لکھپت رائے کا بھائی تھا۔ نواب زکریا خاں کا پیشکار تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

(۱۵)

جعفر خاں

میر جعفر خاں ھیلانی رح

آپ قصبہ ھیلاں ضلع گجرات میں بعہدہ تھانیداری مامور تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاھی برخورداری ساہنپالوی رح کی نظر لطف آپ پر پڑ گئی۔ تو آپ نے سب مالی و اسباب کو خیرباد کہدیا۔ اور اُن کی بیعت سے مشرف ہو کر درگاہِ حق میں قبولیت پائی۔ آپ اپنے پیر صاحب کی خدمت کو سرمایہ سعادت سمجھتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ حضرت صاحب آپ کے پاس رہیں۔

مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاھی رح لکھتے ہیں۔

"میر جعفر تھانہ دار ھیلاں بجان کوشیدے کہ نزد شاں ماند" [۱]

---

[۱] تذکرہ نوشاھی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۶)

جوائی

بی بی جوائی چنڈیاں والیؒ

اصلی نام اللہ جوائی مشہور نام جوائی۔ یہ شیخ صالح محمد لوشاہی رح۔ ساکن چنڈیاں متصل ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھیں۔ جو کہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن یا کھاصاحب بھڑی والہ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

اپنے والد صاحب کی مریدہ تھیں۔ اُن کے حکم سے آئندہ روندہ کے واسطے لنگر تقسیم کیا کرتیں۔ ان کی سخاوت اور تقسیم لنگر اپنے وقتوں ضرب المثل تھی۔ لوگوں کی زبان پر یہ مقولہ مشہور ہو گیا تھا۔

"جائی جوائی لنگر روندے۔ دیدن دعائیں ٹھکے ٹینگے"

Marfat.com
Marfat.com

جیون شاہ

سید جیون شاہ خوارزمی سوہدروی رح

آپ حضرت سید عبدالرحمٰن المعروف شاہ نتھا سلطان خوارزمی نوشاہی رح کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے قصبہ سوہدرہ میں سکونت رکھتے۔

علم و فضل آپ صاحب علم و فضل تھے۔ علاقہ میرپور۔ ریاست جموں میں آپ کا فیض عام تھا۔ غیر شرع لوگوں پر عتاب فرماتے۔

درویشوں کی دعوت کرنا ایک مرتبہ خلفائے پنجپیریہ میں سے شہمیر قلندر لاہوری رح۔ اور حافظ اسمٰعیل قصوری وغیرہ۔ نوشہرہ شریف جا رہے تھے۔ اثنائے راہ میں قصبہ سوہدرہ میں شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں رح کے ہاں ڈیرہ کیا۔ سید جیون شاہ رح کو پتہ چلا۔ تو ان سب درویشوں کی دعوت کی۔ اور کھانا کھلایا۔ شیخ پیر کمال رح لکھتے ہیں۔

چو وقت شب شد آمد سید پاک — کہ نامش شاہ جیون پر درد ناک
بفقرا گفت پختہ شد طعامے — بیائید خورد و پس بائید کلامے [1]

کرامات

تورے خاں کا مسخر ہونا منقول ہے کہ حاکم علاقہ مسمی تورے خاں بجوعہ خیل وشم سوہدرہ میں آیا۔ اپنے گھوڑے شاہ نتھا سلطان رح کے احاطہ درگاہ میں باندھے۔ آپ نے منع کیا۔ مگر

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۱۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

وہ باز نہ آیا۔ آپ نے سر سے ٹوپی اتار کر پھرائی۔ اور فرمایا "جڑ یو پھر جاؤ" اُسی وقت سب گھوڑے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ وہ حاکم آپ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور مرید ہو کر تمام عمر خدمت میں رہا۔ آپ کو وضو اپنے ہاتھ سے کراتا۔ اس کی اہلیہ مستورات اہل بیت کی خدمت میں رہتی۔ تورے خاں وہیں فوت ہوا۔

تورے خاں کی اہلیہ کا غائب ہو جانا | منقول ہے کہ ایک سکھ حاکم نے کسی فاحشہ عورت کو کہا کہ مجھے کوئی حسین و جمیل عورت لا دو۔ اُس نے کہا کہ اس وقت تورے خاں کی اہلیہ جتنی کوئی عورت حسین نہیں۔ مگر وہ سید جیون شاہ کے گھر کی خادمہ ہے۔ ابھی اس کے متعلق کوئی حکمت عملی سوچ رہی تھی کہ اُس کو پتہ چل گیا۔ وہ تورے خاں کے مزار پر پہنچی۔ اور رونا شروع کیا۔ امرا لہی سے وہ قبر پھٹ گئی اور وہ اندر داخل ہو گئی۔ اور قبر مل گئی۔ سر کی چادر دامن باہر رہ گیا۔ آپ کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے دعا مانگی۔ وہ دامن بھی غائب ہو گیا۔

مطالعہ کتب | آپ کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ کتابت بھی کرتے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب نفحات الانس مصنفہ مولانا جامی علیہ رحمۃ خوشخط و صحیح میرے (مرافق کے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ آپ کا دستخط اس طرح ہے۔

"مالکہ بحکم الکتابت فقیر سید جیون شاہ ولد حقانی و معارف آگاہ حضرت شاہ صاحب شاہ نتھا مرحوم سودھری ۔"

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند سید رفیع الدین نام تھا جس کی اولاد سے سید [illegible]

یاران طریقت | آپ کے خود ہی دو اور خلیفے یہ تھے۔

۱۔ سید رفیع الدین فرزند ہو۔

۲۔ سید سلیم شاہ بن سید [illegible]

۳۔ سید غلام علی شاہ :

موجودہ [illegible] سلسلہ موجود ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ فقرائے سید جیون شاہ خوارزمی سوہدروی

سید غلام علی شاہ رح

سید حسین شاہ ۔ سوہدروی رح

بابا چوہڑ شاہ رح

بابا گلاب شاہ رح

بابا عظیم شاہ رح ساکن محل شریف کلاں ضلع پٹیالہ ۔ ریاست پٹیالہ۔

ان کا ذکر اس کتاب کے آٹھویں حصہ موسوم بہ شواہد الافکار میں آئے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

سید سلیم شاہ بن سید بڈھے شاہ رح

سید شرف شاہ بن سید سلیم شاہ رح

سید چین شاہ بن محمد شاہ بن شرف شاہ رح ساکن میز انوالی ضلع سیالکوٹ۔

ان کا ذکر اس کتاب کے چھٹے حصہ موسوم بہ صحائف الاسرار میں آئے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com
Marfat.com

ح

(۱۸)

حاجی

میاں حاجی سہیلہ والہ رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برجوردری ساکن [illegible] کے عزیز الوجود یاروں سے تھے۔ سیف اللسان تھے۔ جو کچھ منہ سے فرمائے وہی ہو۔

کتاب تذکرہ نوشاہی کے ایک نسخہ میں آپ کا نام "حاجی سہیلہ والہ [illegible]" دوسرے نسخہ میں "حاجی سہیدہ والہ" تحریر ہے۔

مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"میاں حاجی نامی ساکن موضع سہیدہ سیف زبان بود۔ ہرچہ از زبان [illegible] قبول میشد" [1]

آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ [illegible] ایکڑ از ایک سو چھ [illegible]

۱۹۳۳ء ایکڑ سات سو تینتیس مربعی [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ۳۰۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۹)

حسن محمد

میاں حسن محمد جھنگی والہؒ

آپ خواجہ نجت جمال قوم وڑائچ ساکن جھنگی نجت جمال ضلع گورداسپور کے فرزند اکبر تھے بعض شجروں میں آپ کو اپنے والد کا مرید لکھا ہے۔ اور بعض شجروں میں آپ کو میاں غلام مصطفےٰ کا مرید لکھا ہے۔ وہ مرید خواجہ نجت جمال کے۔ مگر کتاب اسرار واردتی کے مصنف نے آپ کو میاں محمد اکرم بن میاں عبدالجلیل بن حضرت میچیار صاحب نوشہروی کا مرید لکھا ہے۔ آپ کی قبر ٹانڈہ میں بنائی جاتی ہے۔

شجرہ نقرائے میاں حسن محمد صاحبؒ

- میاں عبدالغفور جھنگی والہؒ
  - بابا سلطان پیر
    - بابا نواب علی شاہ
      - میاں فضل احمدؒ
        - میاں اللہ بخش
          - میاں پیر حسین
            - حاجی فقیر محمد پنڈی شیخوپورہ ۱۰ محرم ۱۳۸۲ھ میں موجود ہے۔
            - محمد عثمان۔ چک ۳۲۸ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
        - میاں نام الدین جھنگی والہؒ
          - میاں وارث علی شاہ
            - محمد ولی محمد الہ ڈنڈی مصنف گلزار وارث
              - میاں اللہ دتہ کیکے زئی۔ آبائی وطن پنڈوری علی شیر تحصیل پھگوارہ۔ ریاست کپورتھلہ مدفون ڈیرہ مائی حاکاں متصل شیخوپورہ
                - مولوی محمد خلیل صاحب جگیور حد حال خطیب جامع مسجد گھنگ متصل شیخوپورہ۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں موجود ہے۔
              - حاجی فقیر محمد پنڈی شیخوپورہ ۱۰ محرم ۱۳۸۲ھ میں موجود ہے۔
        - میاں غلام بدر۔ مدفون بہادر حسین ریاست پٹیالہ
          - مولوی غلام محمد عرف غلام حسین بن غلام بدر۔ مدفون بہادر حسین
            - ان کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ "عوارف الانوار" میں لکھا جائے گا۔
        - میاں غوث محمد بن حسن محمد جھنگیوالہ
          - میاں سلطان علی جھنگیوالہ
            - سید ماہنے شاہ۔ شوکر انوالہ
              - بابا بھوپے شاہ۔ گلگو سیاکن گھمن ریاست کپورتھلہ
                - بابا حاکم شاہ کرمامی ساکن کنڈیاں ضلع جالندھر
                  - سائیں امیر علی شاہ رجیوت ساکن بھٹیاں ضلع جالندھر
                    - سائیں فتح محمد عرف پیرا تحصیل نکودر
                      - مولوی محمد جلیل صاحب جگیور حد حال ساکن ایبرا تحصیل نکودر
                  - سائیں نتھے شاہ پٹی
                    - علی محمد خانپوری

Marfat.com
Marfat.com

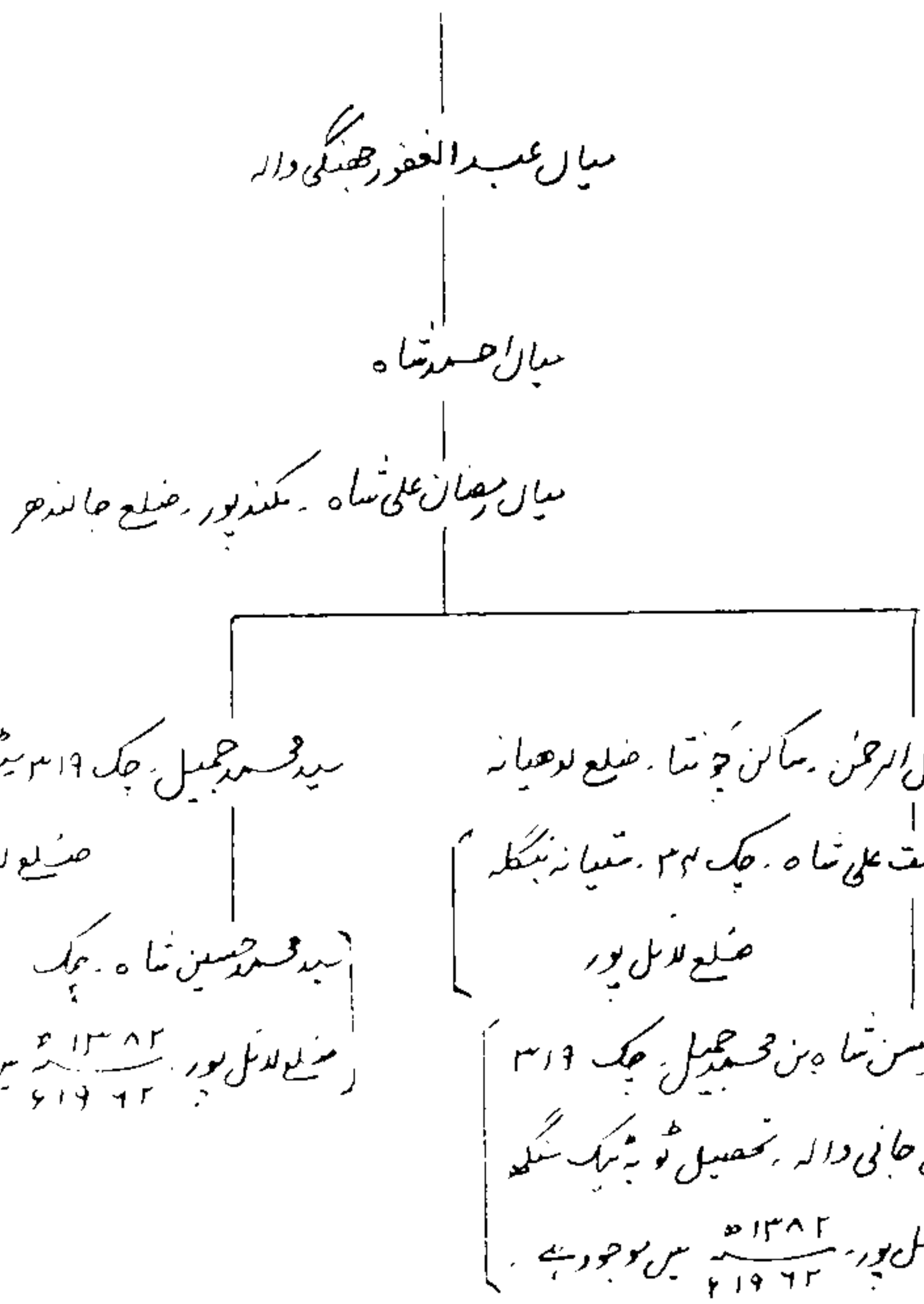

Marfat.com
Marfat.com

(۲۰)

حسین خاں

شیخ حسین خاں لاہوری رح

آپ قبیلہ افغان تحسین زئی کے افراد سے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے معزز مریدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ بحکم حدیث شریف زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ گاہ بگاہ اپنے شیخ کی زیارت کو جایا کرتے۔ اور خدمت کیا کرتے۔ قلندر صاحب اس کو پسند فرماتے۔

بگفتے این چنیں خوب ست لیکن ۔۔۔ تو باشی ہمچنیں دایم بہ خوش کار[1]

شیخ کا فراق | ایک مرتبہ شہمیر قلندر رح لاہور سے قصور تشریف لے گئے۔ تو آپ فراق سے بہت نڈھال ہو گئے۔ ہر وقت روتے رہتے ؎

بوقتِ رخصت آں ذاتِ حسینے ۔۔۔ شدہ نالاں بدردِ نورِ عینے

بیامد تا بخانہ چنیاں حال ۔۔۔ ہنوز آں ترمانی ہست فی الحال[2]

زمانہ حیات | آپ سالِ تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری۔ مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۶۵۔ [2] ایضاً ص ۳۶۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خ

(۲۱)

خان بہادر

نواب خان بہادر احراری رح

آپ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی رح کی اولاد امجاد سے تھے حضرت خواجہ بخت جمال نوشاہی جھنگی والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے

ع

مرآں خان بہادر جملہ سردار کہ دست گشتہ حاضر کفش بردار

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کا تصرف اتنا غالب ہے کہ حضرت خواجہ احرار رح کی اولاد پر بھی حضور کی ولایت کا سکہ بیٹھ گیا ہے۔

ع

ہمیشہ از زبان خان بہادر شدے تعریف حاجی نوشہ

کہ از اولاد خواجہ حضرت احرار ستادہ گشت از نوشہ چنانچہ

نوٹ۔ نواب خان بہادر کا یہ مختصر ذکر خواجہ بخت جمال جھنگیوالے کے حالات میں لکھا گیا ہے

کے چوتھے حصہ صفحہ ۳۰ مآثر الاحباب مؤلفہ نواب خان بہادر [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۲۲)

خدا بخش

میاں خدا بخش مہرانوی ؒ

آپ قوم زمیندار سے تھے۔ حضرت شیخ محمد بناہ نوشاہی گھلوٹی والے ؒ کے با اخلاص مریدوں سے تھے۔ آپ کا فیض عام تھا۔

آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ آجتک موضع دھامول کے۔ بٹھرانوالی۔ لاہور۔ امرتسر کے علاقوں میں موجود ہے۔

آپ کا زمانہ بارہویں[۱۲] صدی ہجری کا آخری ربع ہے۔ آپ کا مزار موضع مہرانہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سابنپالوی ؒ نے کتاب فیض محمد شاہی جلد دوم میں لکھا ہے کہ بیسویں ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری میں آپ کی اولاد میں سے میاں غلام علی سجادہ نشین ہے۔ [۱]

---

[۱] فیض محمد شاہی دیباچہ قلمی جلد ۲ - صفحہ ۵۷ - شرافت -

Marfat.com
Marfat.com

(۲۳)

خوشحال

میاں خوشحال رہتاسی رح

آپ قلعہ رہتاس ضلع جہلم کے باشندہ۔ دوزی پیشہ تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخوردار ی صاحبنیالوی رح کے اکابر یاروں سے تھے۔ ریاضت و مجاہدہ میں یکتائے وقت تھے۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل رہتے۔ نو یا دس دن کے بعد روزہ افطار کیا کرتے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"خوشحال دوزی رہتاسی رح کہ صائم الدہر و قائم اللیل بود نہم روز یکبار روزہ افطار کردے۔" [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پاچکے تھے

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۴۷۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خوشحال

میاں خوشحال سرقپوری ؒ

آپ کے والد کا نام میاں جسّاں بن صلاح الدین قوم بھٹی بلیان تھا۔ سو ضلع غازی پور ضلع شیخوپورہ کے باشندہ تھے۔

واقعہ بیعت بچپن میں آپ کو مرض طحال ہو گیا۔ بڑے علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپ کا والد میاں دریام آپ کو سرقپور میں حضرت شاہ مراد نوشاہی ؒ کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کیا کہ اگر یہ تندرست ہو جاوے تو مدت العمر آپ کی خدمت میں رہے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے فرمایا بیٹا۔ جاؤ ہماری بکری چرا لاؤ۔ چنانچہ آپ مشکل بکری کو جنگل میں لے گئے۔ اور شام کو چرا کر لے آئے۔ اُنہوں نے بکری کا دُودھ دوہ کر آپ کو پلایا۔ آپ کو مرض میں کچھ تخفیف ہو گئی۔ اسی طرح تین روز دودھ پینے سے بکل شفا ہو گئی۔ پھر آپ حضرت شاہ مراد ؒ کی بیعت ہو گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں خلافت سے مشرف ہو کر طالبان حق کی رہنمائی کرنے لگے۔ اور ساری عمر سرقپور میں ہی گذار دی۔ مجرد رہے۔ نکاح نہیں کیا۔ [1]

یاران طریقت آپ کے خاص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ میاں الٰہی بخش بن میاں ہری شاہ ؒ سرقپور ضلع شیخوپورہ

۲۔ حافظ برہان الدین بن حافظ محمد حسین قصوری ؒ دھول "

تاریخ وفات میاں خوشحال ؒ کی وفات بارہویں ذیقعدہ ۱۲۰۰ھ ہجری کو ہوئی۔ مزار سرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں حضرت شاہ مراد کے روضہ سے بائیں جانب ہے۔

---

[1] گلزار نوشاہی الملقب بہ فیض مصطفائی صفحہ ۱۲۹ تراجم۔

Marfat.com
Marfat.com

د

(۲۵)

دانا

شیخ دانا سیالکوٹیؒ

آپ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی سابسپالوی ؒ کے مرید تھے۔ پیر روشن ضمیر نے خلافت دے کر حجاز اباد میں بھیج دیا۔ اور ایک وظیفہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے سبت ریاضت و مجاہدہ کیا۔ وطن سبت لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں آئے۔ نواب سید عبداللہ خاں وزیر اعظم جو سادات بارہہ سے تھا آپ کا مرید ہوا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"درچند روز در زیارت پناہ عبداللہ خاں باو ارادت آورد و بقربت خود کرد"[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۸ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۶)

دتے شاہ

بابا دتے شاہ تھیہ والا رح

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والا رح کے خلیفوں سے تھے۔ آپ نے گاؤں آباد کیا، جس کا نام اپنے نام پر "تھیہ دتے شاہ" رکھا۔ ضلع گورداسپور میں بارونق مقام ہے۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

شجرہ فقرائے بابا دتے شاہ۔ تھیہ والا رح

بابا محمد شاہ۔ جٹ

بابا ساون شاہ رح

بابا عبداللہ شاہ ولد رحمت شاہ رح

سائیں پیراں دتہ رح

سائیں نذر علی۔ المعروف طوطی سائیں۔

ساکن بہرام۔ ضلع گورداسپور۔ یہ مسیرانی فقیر ہے سنہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں مجھے سو ضلع کھردیاں متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ملا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۷)

درگاہی

شیخ درگاہی ایمن آبادیؒ

آپ کا وطن ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ تھا۔ موضع ساہن پال تحصیل سرکار تھے۔ آپ کے والد حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی سرخوراری رح کے کارندوں سے زمینوں کو گرفتار کر کے اُن کے پاس لے آئے۔ اُنہوں نے غصہ سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر چبوترہ سے نیچے اتار دیا۔ آپ کہتے تھے۔ کہ اُسی وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا تخت الثریٰ میں جا رہا ہوں۔ اُسی وقت اُن کے قدموں پر گر پڑے۔ اور اپنا قصور معاف کرایا اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ [1]

ترک ملازمت | چنانچہ آپ نے ملازمت ترک کر دی۔ اور ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے۔ تصورِ شیخ میں زیادہ انہماک تھا۔ آخر مجذوب الاحوال ہو گئے۔ مولانا سید حافظ محمد [illegible] ربانی نوشاہی، لکھتے ہیں۔

"عجیب احوال دارد کہ دائم یاد و فکر مستغرق ہست و ہمہ حال و قال صاحب ست" [2]

زمانہ حیات | آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ کو زندہ تھے۔ مطابق ۱۷۳۳ء کو سات سو تیس علیہ السلام [illegible]

ایمن آبادی کا مزار | [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ [illegible] صفحہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی سجان رائے بٹالوی خلاصۃ التواریخ میں لکھتا ہے۔

"چند سال پیش از گجرات پرگنہ گجرات آباد ہونے سے چند سال پہلے ایمن آباد
ایمن آباد مقرر گردید سدریں ولا در عہد کا پرگنہ مقرر ہوا۔ انہیں ایام میں اکبر بادشاہ
خلافت حضرت خدیو گیہان محمد ایمن کروڑی کی حکومت کے زمانہ میں محمد امین کروڑی نے
بموجب حکم والا قصبہ و پرگنہ موسوم شاہی حکم کے مطابق قصبہ اور پرگنہ ایمن آباد
ایمن آباد مقرر ساخت" [۳] کے نام سے مقرر کیا۔

(۲)

منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگوئے گجرات۔ چہار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"ایمن آباد قصبہ ایست کہ در عہد ایمن آباد ایک قصبہ ہے جو اکبر بادشاہ کے
اکبر بادشاہ بسعی محمد امین فوجدار زمانہ میں محمد امین فوجدار کی کوشش سے
"سنہ ۹۹۱ھ آباد شدہ" [۴] سنہ ۹۹۱ نوسو اکانوے ہجری میں آباد ہوا۔
(۱۵۸۳ء)

(۳)

منشی غلام سرور لاہوری "مخزن پنجاب" میں لکھتے ہیں۔

"قصبہ ایمن آباد۔ سرزمین دوآبہ رچناب میں یہ قصبہ اس سڑک پر جو لاہور سے
دزیر آباد کو جاتی ہے تینتیس ۳۳ میل شمال کی طرف لاہور سے آباد ہے۔ اور گوجرانوالہ سے
فاصلہ اس کا پانچ کوس شمار میں آتا ہے۔ پورانی تاریخوں میں ایسا پایا جاتا ہے کہ بانیہ اس
قصبہ کی مسمات ایلنہ سلطان فیروز شاہ خلجی کی دایہ تھی۔ [۵] اس نے یہ قصبہ بسایا۔ دیوار

---

[۳] خلاصۃ التواریخ صفحہ ۴۱۳ [۴] چہار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۱۸ [۵] فیروز شاہ خلجی کا
عہد حکومت ۶۸۸ھ/۱۲۸۹ء سے کر ۶۹۵ھ/۱۲۹۶ء تک ہے۔ ۱۲ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com
Marfat.com

فصیل کی بھی پختہ تعمیر کی۔ اور نام اس کا اپنے نام پر امین آباد رکھا۔ سلطنت سلامیہ کے وقت تک رونق اس قصبہ کی بہت اچھی رہی۔ جب سکھوں کی نوبت آئی تو کئی مرتبہ غارت ہوا۔ رہنے والے متفرق ہو گئے۔ مسلمانوں کے عہد میں یہ قصبہ حاکم کا جانشین تھا۔ اور نو لاکھ روپیہ کا محال اس کے متعلق تھا۔ اور ایک اور کتاب میں حال اس قصبہ کا اس طرح پر لکھا ہوا نظر آیا کہ پہلے اس مقام پر جنگل ویرانہ تھا۔ راجہ مالباس والی سیالکوٹ کی یہاں شکارگاہ تھی۔ اس بعد یہاں ایک گاؤں آباد ہو گیا جس کا نام سیدپور سلونہ تھا۔ مدت تک وہ بچراغ رہا۔ جب شیر شاہ سور افغان نے ہمایوں بادشاہ کو شکست دے کر ہندوستان پر قبضہ کیا۔ تو اس کو بے چراغ کر دیا۔ اور اس کے پاس ایک قصبہ اور آباد کر کے۔ اس کا نام شیر گڈھ رکھ دیا جب سلطنت افغانی جاتی رہی۔ اور اکبر بادشاہ ہمایوں کا بیٹا ہندوستان کا بادشاہ ہوا تو اس نے شیر گڈھ کو اجاڑ دیا۔ اور محمد امین کروڑی کو حکم دیا۔ کہ وہ جدید آبادی اس مقام پر آباد کر کے اپنے نام پر اس کا نام رکھے۔ چنانچہ اس نے قصبہ موجودہ حال آباد کر کے امین آباد کے نام سے اس کو موسوم کیا۔ اور وہ آبادی اب تک آباد چلی آتی ہے۔ اور بہ سبب کثرت استعمال امین آباد مشہور رہے۔ عہد حکومت شاہ جہانی تک یہ قصبہ نامی و گرامی پرگنہ تھا۔ متقدمین کاغذات میں اس کا نام "چہار موال امین آباد" لکھا ہے بعہد سلطنت احمد شاہ درانی، کے جب اس نے بعد غارت و تاراج شہر دہلی و متھرا کے معاودت کی تو پنجاب کا ملک اس نے اپنے تحت میں رکھا۔ اور تیمور شاہ اپنے بیٹے کو اس نظامت علاقہ پنجاب کی دے کر لاہور میں قائم کیا۔ اور سردار جہان خاں سید سادات بارہہ کو اس کے پاس چھوڑ کر قندھار کو چلا گیا۔ اس کے جانے [illegible] دوا بہ بست جالندھر لشکر بے شمار فوج سکھ و ہندو تانی نے پہلے سردار جہان خاں و بعد احمد شاہی اس کی طرف جالندھر میں حاکم تھا شکست دے کر جالندھر سے نکال دیا پھر سرہند [illegible] دیا پھر لاہور کو رجوع دیا۔ تیسرا دفعہ لشکر کے ساتھ اس [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ساتھ لڑنا مناسب نہ جانا۔ اور اس مقام پر آکر عریضہ حال خدمت میر احمد شاہ کے لکھا۔ اور
انتظار فوج امدادی کے اس مقام پر ٹھہرا رہا۔ آدینہ بیگ خاں نے لاہور پر بھی قبضہ کرلیا۔ اور
ایک شخص مسمی میرزا جان کو اپنی طرف سے لاہور کا صوبہ دار بنایا۔ اور ایک بھاری فوج شاہزادہ
تیمور کے اخراج کے لئے امین آباد کو روانہ کی، سردار جہان خاں اگرچہ اس وقت مضبوطی کے ساتھ
لڑا۔ مگر آخر کار شکست کھائی۔ اور شاہزادہ کو ہمراہ لے کر اٹک کی طرف بھاگ گیا، اور یہ قصبہ
آدینہ بیگ خاں کی فوج کے قبضہ میں آگیا، یہ قصبہ نہایت دلچسپ اور خوشنما ہے۔ باغات
بھی اس کے نواح میں بہت ہیں۔ ایک مکان ہندوؤں کا روڑی صاحب نام بہت تالاب و باغ
و بادلی یہاں موجود ہے۔ جہاں ہنود ہر روز بیساکھی نہاتے ہیں۔ اور ہر سال وہاں میلہ ہوتا ہے
مسجدیں بھی اس شہر میں بہت ہیں۔ ایک جامع مسجد پرانی عمارت کی بہت اچھی بنی ہوئی ہے
مگر مرمت طلب ہے۔ اور ایک مقبرہ بیگم کا یہاں مشہور ہے۔ اس کا حال اس طرح پر تحریر ہے۔
کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ میر احمد خاں۔ امیر صوبہ کشمیر بن کر دہلی سے اس راستہ سے کشمیر کو جاتا تھا۔
جب اس قصبہ کے پاس پہنچا تو زوجہ اس کی مرگئی۔ اور یہاں مدفون ہوئی۔ اور مقبرہ عمدہ بنا کر ایک
آبادی کی تجویز بھی اس مقام پر کی۔ اور اس کا نام بیگم پورہ رکھا۔ وہ آبادی اب ویران ہوچکی
ہے۔ مگر نشان اس کے نمایاں ہیں بیگم کے مقبرہ کے سر کی طرف درخت جولسری کا نہایت خوشنما ہے
اس قصبہ میں اچھے اچھے لوگ قیام پذیر ہیں۔ اور دیوان جوالا سہائے مدار المہام ریاست جموں
و کشمیر بھی یہاں کا رہنے والا ہے۔ اور اس کی حویلیاں عالی شان بنی ہوئی ہیں۔ تمام قصبہ کی عمارت پختہ ہے
کل مردم شماری اس قصبہ کی چھ ہزار سات سو گیارہ ہے۔ نو سو چار گھر۔ اور سات سو ستتر دکانیں
ہیں۔ ہر ایک مذہب کے لوگ ہندو مسلمان یہاں قیام پذیر ہیں۔ مگر ہنود بسبب حمایت و عنایت خاندان جوالا سہائے
کے یہاں اپنے آپ کو صاحب اقتدار سمجھتے ہیں۔ اور مسلمان مغلوب و محکوم ہیں۔ پہلے یہ قصبہ ضلع سیالکوٹ کے متعلق
و مقام تحصیل تھا۔ ۱۸۵۲ء میں شامل ضلع گوجرانوالہ کے ہوگیا۔ اور تحصیل یہاں سے اٹھ گئی۔ اس روز سے
رونق کم ہے۔ اور جو سود و فروخت ہر ایک طرح کی جنس کی ہوتی ہے۔" (تحفہ پنجاب صفحہ ۲۶۸)

Marfat.com
Marfat.com

(۲۸)

دلاور شاہ

میاں دلاور شاہ ہرل ؒ

آپ میاں عبدالحکیم ہرل کے فرزند اکبر تھے بیعت وخلافت اپنے دادا مرشد حضرت شیخ برخوردار قوم ہرل ؒ سے تھی۔ جو حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک مذہب بھیڑی والے ؒ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

اولادِ نوشاہ عالیجاہ نے آپ کی حمایت کی آپ چونکہ اپنے علاقہ میں ایک بااثر شخصیت بھی تھے۔ اس لئے چوہدری مراد قوم درک منگو کا آپ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا۔ ایک دفعہ آپ کو گرفتار کر کے لے گیا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مراد نام زمیندار منگو کا بسیرہ میاں برخوردار ہرل را قید کردہ بود"[1]

حضرت نوشہ صاحب ؒ کے پوتے سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ؒ آپ کی رہائی کے لئے موضع منگو کی (ضلع گوجرانوالہ) تشریف لے گئے مگر مراد مذکور نے نہ مانا۔ انہوں نے آپ کی بددعا کی۔ تو وہ انہیں ایام میں قتل ہو گیا۔ اور اس کا کوئی قتل نے کھایا۔

اپنے جد امجد کے روضہ کی تعمیر آپ نے اپنے دادا صاحب شیخ برخوردار ہرل ؒ

موضع ہرل نوالی میں بصرف زر کثیر ۱۱۴۳ھ ایلچی [illegible]

ایلچی رسالت سو تیس عیسوی میں تعمیر کرایا۔

شجرہ شریف آپ نے اپنا شجرہ بیعت روضہ [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۹ تراوت۔

Marfat.com
Marfat.com

ظہورِ درجہاں امروز پیدا — دلاور شاہ ز برخوردار رشیدا
کہ ایں ماہِ حسین ست و حسن بود — کہ شاہِ جہاں کرم افشاں ہویدا
چو معراجِ نبی شد وجد و حالش — ز تسبیح قادر آمد شاہِ نوشا
شدہ معمور از حُبِّ حقیقی — خدا خواند مسلیماں را سلیما
ز نورِ ایزدی اعلیٰ علم شد — ز شاہ معروف اسرارِ ہو اللہ
دُرِ صفت ست عاجز از زمانے — کرم کن راہ نما اے راہنما
کتبنا فیہ فی الشہر المحرم — بتاریخ اَحَدُ احد الوحیدا

اولاد آپ کا ایک ہی فرزند میاں غلام شاہ تھا۔ اولاد کی تفصیل اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں شیخ برخوردار ہرل نوشاہی رح کے ذکر میں کی جائے گی۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ میاں غلام شاہ آپ کا فرزند۔

۲ میاں نور شاہ ولد بختاور شاہ۔ آپ کا بھتیجا۔

زمانہ وفات آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخری ربع میں ہوئی۔ قبر والوالی ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

شجرہ فقرائے میاں دلاور شاہ ہرل رح

- میاں غلام شاہ ولد دلاور شاہ ہرل رح
  - سائیں جمال شاہ رح
    - سائیں امام شاہ رح
      - سائیں الٰہی شاہ رح
        - سائیں احمد شاہ
- میاں نور شاہ ولد بختاور شاہ رح — یہ آپ کا بھتیجا تھا۔
  - میاں عمر بخش ولد غلام شاہ ہرل
    - میاں کرم الٰہی ولد عمر بخش ہرل

سائیں جیون شاہ۔ کشمیری مدفون گوجرانوالہ مشہور اکھاڑہ رحیم پہلوان۔ ان کا ذکر اس کتاب کے نویں حصہ موسوم بہ "فوائد الاذکار" میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۹)

دولتی

بی بی دولتی گجراتی

اصلی نام دولت بی بی مشہور نام دولتی تھا شہر گجرات میں رہتی تھیں۔ حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخوردار ساہنیاوی کی درگاہ سے فیض پاتی تھیں عشق الٰہی میں والہ اور دیوانہ تھیں۔ بہت لوگ آپ سے مستفید ہوئے عفت اور تقوے رابعہ وقت تھیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مسماۃ دولتی ساکن گجرات مجنون و دالہ عشق الٰہی بود" [1]

زمانہ وفات بی بی دولتی سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۷۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی تک بقید حیات تھیں پھر حکمی تھیں۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی صفحہ الف ۳۹۶ شائع ہوا۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۰)

دولھو

شیخ دولھو لاہوری رح

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے محبوب مریدوں سے تھے۔

واقعہ بیعت ایک روز قلندر صاحب اپنے پیر بھائی شیخ محمد فاضل لاہوری رح کی مجلس میں گئے ہوئے تھے۔ آپ (دولھو) بعالم شباب خوبصورت عمدہ لباس یعنی دولھا والے کپڑوں میں ملبوس مجلس کے قریب بیٹھے تھے۔ قلندر صاحب نے نگاہ کی۔ تو اُن کو آپ بہت پسند آئے۔

؎ بُدہ آرامستہ وے چوں عروسے پسند آمد بلنتر انور نفوسے

انہوں نے آپ کو اپنے سامنے بُلایا۔ اور پوچھا اے بیٹے کسی درویش سے نسبت قائم کی ہے۔ یا ابھی اہلِ دُنیا سے ہو؟ ؎

بگفتا اے پسر تو با فقرے شدی مشغول یا ہستی امیرے

آپ نے عرض کیا کہ ایک درویش کے پاس جاتا رہتا ہوں لیکن اُس نے ابھی تک میری دستگیری نہیں کی۔ قلندر صاحب نے فرمایا۔ اُس نے تجھ پر نگاہ تو کی ہے۔ لیکن تم اپنی کم استعدادی سے متاثر نہیں ہوئے۔ جیسا کہ بوڑھی عورت بالجھ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتی۔ آؤ ہمارے سامنے۔ چنانچہ آپ اُن کی بیعت ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا مجلس میں بیٹھو۔ اُسوقت قوالی شروع ہو گئی۔ آپ کو اُسی وقت وجد ہو گیا۔ اور اسقدر سخت اضطراب ہوا کہ دس آدمیوں سے بھی بمشکل سنبھالے جا سکے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا۔ تو اپنے کپڑے قوالوں کو دے دیئے۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

؎ چناں حالت بوے گردیدہ ذاکس بصد حیلہ گرفتہ پیش دارلیس

چو از وجدے بروں آمد مر آں یار بمطرب داد لبس خود ہمہ زار (صفحہ ۳۶۲)

Marfat.com
Marfat.com

س

(۳۱)

سپاہی شاہ

بابا سپاہی شاہ نادونی ؒ

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیر انداز نوشاہی جھنگی والے کے عزیز الوجود خلیفہ تھے۔ قصبہ نادون۔ ریاست جیند میں سکونت رکھتے۔ آپ کا فیض عام تھا۔

نادون کی آبادی کا ذکر مفتی غلام سرور لاہوری، مخزن پنجاب میں اسطرح لکھتے ہیں۔

"نادون: ضلع کانگڑہ میں یہ ایک قصبہ مشہور و مطبوع مقام ہے۔ باس امر کے دریائے بیاس بہتا ہے۔ دریا کے کنارے ایک اونچے ٹیلے کے اوپر اس کی آبادی واقع ہے۔ اس مقام پر دریا بہت عمیق اور تیز چلتا ہے۔ پانی نہایت صاف و شفاف ڈیڑھ سو گز چوڑان۔ رفتار فی گھنٹہ تین میل ہے۔ داہنا کنارہ دریا کا اس مقام پر بڑا سنگین و بلند۔ اور بایاں کنارہ زمین کے ساتھ ہموار ہے۔ شاہ گذر یہاں کا مشہور ہے۔ اس گذر سے ایک سڑک گذر کر ہندوستان سے کشمیر کو جاتی ہے۔ راجہ سنسار چند کے وقت یہ شہر بڑا آباد تھا اور اس وقت کی مثل زبان زد لوگوں کے ہے۔ کہ "ہائے کانادون تو آئے کا کون" حسن اس شہر کی عورتوں کا مشہور و مطبوع ہے۔ اور رعایا عموماً کم زبان اس کی اچھی اور بازار آباد ہے۔ تجارت غلہ وغیرہ کی ہوتی۔ اور صاحبباد ضلع کانگڑہ کے یہاں تحصیل کا کام دیتا ہے۔"[1]

---

[1] مخزن پنجاب صفحہ ۴۲۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

سلطان

حکیم سلطان لاہوری ؒ

آپ لاہور میں مشاہیر طبیب تھے۔ راہِ حق کا شوق ہوا۔ تو دہلی سے لے کر کابل تک بڑے بڑے مشائخ کو دیکھا۔ لیکن کہیں سے تسکینِ خاطر نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی ؒ لاہور میں تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ نے اُن کی دعوت کی۔ اور توجہ کی التماس کی۔ اُنہوں نے آپ پر نگاہ کی۔ تو آپ کی حالت دگرگون ہو گئی۔ آپ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ اب میرے دل کی حرارت دماغ تک پہنچ چکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہو گئی تو میں دُنیاوی کاروبار سے معطل ہو جاؤں گا۔ مجھ پر رحم کیا جاوے۔ آخر بیعت ہو گئے۔ اور شیخ کی مہربانی سے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوئے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے کہ آپ نے التماس کی۔

"حضرت سلامت! گرمیِ دل بدماغ رسیدہ اگر ازیں زیادہ شود از کارِ دُنیوی خواہم ماند" [1]

زمانہ وفات آپ کی وفات سالِ تصنیفِ کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے ہو چکی تھی۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۵ ثمرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۳)

سوندھا

شیخ سوندھا لاہوری[1]

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری کے خواص یاروں سے تھے۔ ہر وقت ذکر حق میں مشغول رہتے عذبہ و شکر آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ کئی مرتبہ دھدکی حالت میں مکان کے چھت سے کرتے رہتے مگر ضرب سے محفوظ رہتے۔ تحایف قدسیہ میں ہے ؎

چو وجدش آید ے ناگاہ از بام بیفتادے بمیثل صبح و ہر شام[2]

دوبارہ مستفیض ہونا آپ کے حالت بچپنے ہو گئے۔ تو آپ نے شادی کرنے کا ارادہ کیا۔ قلندر صاحب نے روکا کہ ایک سال تک ابھی نکاح نہ کرو۔ جب تمہارا سلوک پورا ہو جائے تو نکاح کرنا۔ مگر آپ نے عدول حکمی کر کے نکاح کر لیا۔ آپ کا حال سلب ہو گیا۔ کچھ عرصہ گذرنے پر آپ کے گھر لڑکی متولد ہوئی۔ اور اسلام سے حالت سکر [illegible] ہو گئی۔ [illegible] قلندر صاحب کے سامنے رو پڑے۔ اور اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ انہوں نے [illegible] ترلی اور آپ کی جورو دونو مر گئیں۔ اور پھر حال ابدال ہو کر صدہا کی ہادی بنے۔ دوبارہ فیض حاصل کیا۔ شیخ پیر محمد لاہوری لکھتے ہیں ؎

شدہ بہ کرم اند عشق زندہ [illegible]

---

[1] تحایف قدسیہ ص ۱۳۵۔ [2] ایضاً ص ۱۳۶۔ شاد

Marfat.com
Marfat.com

(۳۴)

سَیِّدا

میاں سیدا تارڑ جوکالیانوالہ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی ہرخورداری ساہنیالوی رح کے مرید وخلیفہ تھے۔ عیال واطفال چھوڑ کر پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہنے لگے۔ ترک وتجرید میں کامل ہو گئے۔ سیف زبان تھے۔ جو کچھ منہ سے کہتے وہ پورا ہو جاتا۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"سیف زبان ست ہرچہ از زبان مے برآرد مے شود۔" [1]

قصبہ جوکالیاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے۔ علاقہ مانجھ ضلع امرتسر میں آپ کے مریدوں کی اکثریت تھی۔

زمانہ حیات | آپ سالِ تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

جوکالیاں تاریخی مقام ہے | اس قصبہ میں کئی امرا درویش وسافر دکش ہوتے رہے چنانچہ احمد شاہ ابدالی نے یہاں ڈیرہ کیا۔ مفتی علی الدین لاہوری رح عبرت نامہ میں لکھتے ہیں۔

"در ۱۱۸۴ھ ہجری احمد شاہ آں روئے آب چناب در جوکالیاں تشریف فرما شد۔" [2]

۱۱۸۴ھ ایکہزار ایک سو چوراسی ہجری میں احمد شاہ درائے چناب سے پار جوکالیاں میں تشریف فرما ہوا

مفتی غلام سرور لاہوری رح نے مخزن پنجاب میں لکھا ہے "چغتائی سلطنت کے ضعف کے وقت غلام محمد دوم چٹھہ نے اس مقام پر اپنی سکونت اختیار کی اور قلعہ بنایا۔" [3]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۸۱ [2] عبرت نامہ دفتر سوم صفحہ ۲۴۱ [3] مخزن پنجاب صفحہ ۳۰۲۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سَیدا

میاں سَیدا جنڈیالوی ؒ

آپ قوم ناچھی سے موضع جنڈیالہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے حضرت شیخ تمف اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں نوشاہی سیکودالیہ کے خواص درویشوں سے تھے صاحبِ خوارق و کرامات تھے۔ رجوعاتِ خلائق آپ کے پاس بہت تھی۔ مولانا محمد اشرف نوشاہی منچری رح لکھتے ہیں ؎

بخدمت مشرف شد از لطفِ حق ۔۔۔ رجوعش شدہ جملہ کثیر خلق [1]

ایک درویش کا فیض سلب کرنا آپ کے گرد نواح میں ایک صاحبِ کمال درویش وارد ہوا بہت خلقت کا اُس کی طرف رجوع ہو گیا۔ ہر وقت اُس کے پاس لوگوں کا جمگھٹا رہتا آپ نے اُس کو نگاہِ غیرت سے دیکھا۔ تو اس کی حالت سلب ہو گئی کرار رحمت میں ہے

؎

چو سَیدا نمودہ بسویش نگاہ ۔۔۔ شدہ جملگی حالت او تباہ [2]

پھر اُس نے معافی لی۔

---

[1] قرار رحمت ص ۱۵۶ [2] ایضاً ص ۱۵۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

شن

(۳۶)

شادمان [1]

چوہدری شادمان اگروئیہ

والد کا نام چوہدری محب علی ولد زربخش بن چنن قوم تارڑ تھا۔ جو حضرت توشہ صاحب رح کے خواص مریدوں سے تھا۔ یہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری سابنیالوی رح کے مقبول یاروں سے تھا۔ صاحب کشف بھی تھا۔

اپنے گاؤں موضع اگرویہ ضلع گجرات میں بیٹھا ہوا۔ اپنے پیر صاحب کے متعلق از راہِ کشف خبر دیا کرتا تھا۔ کہ اب حضرت صاحب فلاں جگہ پر ہیں۔ یا فلاں کام کر رہے ہیں [2]

زمانہ حیات | صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے کہ "الحال ہم در قید حیات ست" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ۱۱۴۶ھ (ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء (ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھا۔

---

[1] پنجابی زبان والے نسّاب میراثی وغیرہ بجائے شادمان کے سدھان بولتے ہیں۔ ۱۲

[2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۳۷)

شاہ محمد

میاں شاہ محمد لاہوری[1]

آپ قوم بلوچ سے لاہور کے رہنے والے تھے۔ حضرت شیر سمیر قلندر لاہوری رح کے مرید تھے۔ دریائے راوی پر جا کر عبادت کیا کرتے۔ ابتدا میں کچھ عرصہ دہلی میں بھی گذارا تھا۔

اخلاق آپ اپنے پاس کسی شخص کو آنے نہ دیتے۔ اگر کوئی شخص حاضر ہوتا تو اس کو سختی سے بیٹھنے کے لئے کہتے۔ کئی دفعہ نواب خان بہادر لاہوری، آپ کی زیارت کے لئے آیا۔ مگر آپ نے نظر تک نہ کی، اور اس کا نذرانہ بھی قبول نہ کیا۔ شیخ پیر کمال لاہوری، لکھتے ہیں۔

ز رازوے نکردہ ہم قبولے — غلام ذات آں خاص رسولے

غیبی امداد ایک مرتبہ آپ اونٹوں کی تجارت کے لئے سفر کر رہے تھے۔ [illegible] کہنے لگے کہ تو اکیلا کیا کرے گا ہم چالیس آدمی ہیں آپ نے کہا [illegible] انہوں نے دیکھا تو سوائے غیبی لشکر آپ کی امداد کو آتا دکھائی دیا [illegible] قدموں پر گر پڑے اور معافی لی۔

نظر چوں کردے در چشم داشتن — [illegible]

---

[1] مآثر تذکرہ قلمی صفحہ ۳۲۲ [illegible] ۳۲۶ تراجم

Marfat.com
Marfat.com

(۳۸)

شاہ نظام

حضرت سید شاہ نظام برخورداری ساہنپالوی رح

فرزند اکبر سید سعد اللہ حکیم بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی ساہنپالوی رح

آپ اپنے چچا صاحب سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کا تذکرہ شریف التواریخ کی دوسری جلد دوسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چوتھے باب میں گذر چکا ہے۔ یہاں آپ کا پنجابی زبان میں ایک دوھڑہ لکھا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ شاعر بھی تھے۔

کرتیار لیائے ڈولی کھیڑے بے درد قصائی
دوڑا حشر ہویا اُت ویلے جدکن قہاراں جائی
لتا بتہ پٹ ہتھیں مٹھا اٹھ برہوں دھوم مچائی

شاہ نظام . . . . . .

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱۔ سید فتح اللہ ۲۔ سید عطاء اللہ ۳۔ سید امان اللہ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۹)

شکراللہ

شیخ شکراللہ نارہروی رح

آپ کا وطن نارہرہ ضلع بدایوں تھا۔ راہ حق کا شوق پیدا ہوا، تو سیر و سیاحت کرتے ہوئے دہلی پہنچے۔ وہاں شیخ حسین دہلوی رح کو دیکھ کر دل کو کچھ تسکین ہوئی۔ ان سے بیعت ہوئے لاہور آکر حضرت شہید قلندر صاحب کے مرید ہو گئے۔

ے

بخدمت آمدہ ہمچوں غلامی — شدہ حواجہ چو شہ کردہ گرامی

خدمات مرشد آپ برابر سال تک اپنے مرشد صاحب کی خدمت میں رہے۔ مرشد ہمارا کے

پہنچے۔ خلیفہ قدیم ہیں

ے

مانندہ ... خدمت

ایک مرتبہ قلندر صاحب نے ... وطن جانے کا حکم دیا۔ مرید ... شوق ... ہوئے ...

... جس دم جدائی کی وجہ سے آپ کا جانا ہمیں ... ہوا ...

... مشکل ہے ... جانے کا ... ہمیں ... آپ کا ...

... ہوئے ... ہوئے ...

ے خزینہ قلندری ص ۲۲۲ ے ایضاً ص ۲۲۲ ے ایضاً ص ۲۲۳ ے خزینہ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۰)

شہمیرا

شہمیرا قوّال نوشہروی

یہ میاں اللہ داد المعروف کالا قوّال نوشہروی رح کا بیٹا تھا۔ قوم اس کی گوریہ اور پیشہ قوالی تھا۔ صوفیا کے حضور میں قوالی کیا کرتا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

؎

سماع میکرد پیش اولیاء — بحالت آمدے ہر حال فداء
درد دیوار را تاثیر کردے — نماندے غیر حق در اہل دردے [1]

ایک مرتبہ شہمیر قلندر لاہوری رح کے پاس گیا، اُنہوں نے ایک پنجابی دوہڑہ پڑھا تو شہمیرا کو خود وجد ہو گیا۔

؎

چو شہمیر اشنید این قول از ذات — بخلطیدہ چو مستان خرابات
شدہ حالت برو نالید زار زار — کہ داد یلا خزاں شد این بہاراں [2]

اولاد اس کی اولاد کی تفصیل موجودہ وقت تک اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں اس کے والد میاں کالا کے ذکر میں گذر چکی ہے۔

زمانہ حیات شہمیرا قوّال ۱۱۶۹ھ ایکہزار ایک سو انہتر ہجری مطابق ۱۷۵۶ء ایکہزار سات سو چھپن عیسوی میں زندہ موجود تھا۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۰۳ [2] ایضاً صفحہ ۲۰۲۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۱)

مشیر محمد

سید تشیر محمد برخورداری ساہنیالوی رح

فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کے تھے۔ صاحب علم و فضل و کمال تھے۔ آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چوتھے باب میں مفصل لکھے جا چکے ہیں چند سطور تبرکاً لکھی گئی ہیں۔

مطالعہ کتب کا شوق | آپ کتابوں کے مطالعہ میں اکثر مصروف رہتے۔ آپ کے ذاتی چند کتابیں اس وقت ۱۳۹۰ھ کیلئے تین سو سو سے بھری ہیں مولوی سید یعقوب شاہ بن سید نور العشق شاہ خورزمی حنفی مدظلہ کے کتب خانہ میں مقام گیرانوالہ میں مفصل مکتوبوں مذکور ہے موجود ہیں جن کے نام یہ ہیں

۱۔ شرح عقائد۔ للعلامۃ التفتازانی۔ مکتوبہ مولانا فتح محمد [illegible]

۲۔ حاشیہ خیالی۔ مکتوبہ مولانا فتح محمد [illegible]

۳۔ ایک کتاب تحفۃ الاحرار نام آپ نے بقیمت بارہ آنے خریدی [illegible] نقل کیا جاتا ہے۔

"ایں کتاب تحفۃ الاحرار من تصنیف شیخ عبد الرحمان [illegible]

جعل الجنۃ مثواہ شیخ عبد الرحیم تہ رحمان الباری [illegible] ظہر بعون اللہ تعالیٰ انجام رسید۔ مالکہ و کاتبہ فقیر حقیر [illegible] ہذا دعوی لعلہ کاذب باشد۔ بدست میاں سید محمد یعقوب [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

یہ کتاب قلمی آحکل صاحبزادہ سید محمد شریف بن سید محمد عالم نوشاہی برخورداری کے گھر میں مقام ڈھل شریف متصل راہیاں - علاقہ سرائے عالمگیر - ضلع گجرات موجود ہے۔

نوٹ سنہ ۴۳ جلوس والا سنہ اورنگ زیب عالمگیر کا سنہ جلوس مراد ہے۔ اُسوقت ہجری سال ۱۱۱۰ - سنہ ایکہزار ایک سو دس تھا۔

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ سید محمد شاہ ڈوھا صاحب رح

۲ سید محمد واسع صاحب رح

۳ سید محمد شاہ صاحب رح

۴ سید محمد شاہ صاحب رح

۵ سید باغ شاہ صاحب رح

تاریخ وفات | سید شیر محمد کی وفات سنہ ۱۱۶۵ھ ایکہزار ایک سو پینسٹھ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۲ء ایکہزار سات سو باون عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالمظفر مجاہدالدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ پانچواں جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ

گلدستہ مروت ۱۱۶۵ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۲)

شیر محمد

میاں شیر محمد گورھایہ والا رح

آپ حضرت شاہ غریب نوشاہی رح ساکن گاجر کوٹلہ ضلع گوجرانوالہ کے مرید تھے خلافت واجازت حاصل تھی۔ بلکہ اپنے پیر صاحب کی جناب سے سب سے پہلے خلافت آپ کو ہی ملی آپ صوفی منش، اہل عبادت اکابر مشائخ سے تھے۔ آپ قوم ٹاہڑ، سکنہ موضع [illegible] ضلع گجرات میں رہتے تھے۔

مزار کا منتقل ہونا آپ کی فرد بانے جناب کے ساتھ ہی [illegible] شہید ہوا تو آپ کا تابوت وہاں سے نکال کر قصبہ [illegible] جہاں اب موجود ہے۔

اولاد آپ کے ایک بیٹے حاجی محمد حسن صاحب تھے۔

شجرہ اولاد میاں شیر محمد گورھایہ

- حضرت میاں شیر محمد صاحب کے [illegible] حاجی محمد حسن تھے۔
- حاجی محمد حسن صاحب کے [illegible] کوٹلہ گاجر کوٹلہ کے عرس پر حاضر ہوتے ہیں [illegible] بھلوریوالہ موضع دھارووالہ ضلع [illegible] کے پانچویں حصہ کے موسوم بہ علوف [illegible] لے دو بیٹے تھے۔ میاں الہ داد۔ میاں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

- میاں الٰہ داد کا ایک بیٹا میاں سلیمان تھا۔
- میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمود۔ میاں کوہر۔ اور میاں محمد علی۔
- میاں محمود کے دو بیٹے تھے۔ میاں فضل الٰہی اور میاں کرم الٰہی۔
- میاں فضل الٰہی کے دو بیٹے میاں شاہ محمد اور سردار محمد دونو ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں موجود تھے۔
- میاں کرم الٰہی ولد میاں محمود کا ایک ہی بیٹا میاں علی محمد موجود تھے۔
- میاں کوہر ولد میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ حیات محمد۔ مولاداد۔ اور میراں بخش تینوں بے اولاد فوت ہو گئے۔
- میاں محمد علی ولد میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ میاں حیات محمد۔ محمد حسین۔ غلام محمد للہ
- میاں حیات محمد کا ایک بیٹا خوشی محمد موجود ہے۔
- میاں نور محمد ولد حاجی بخت جمال کا ایک بیٹا میاں حسن محمد تھا۔
- میاں حسن محمد کا ایک بیٹا میاں فیض احمد تھا۔
- میاں فیض احمد۔ یہ میاں سلطان شاہ ولد میاں امام شاہ نوشاہی سکان کاجوکہ کے مرید تھے۔ دوسری شعبان ۱۳۳۵ھ ایکہزار تین سو پینتیس ہجری۔ جو بیسویں مئی ۱۹۱۷ء ایکہزار نوسو سترہ عیسوی کو فوت ہوئے۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں غلام قادر ولد۔ میاں غلام حیدر۔ میاں غلام نبی۔ میاں سردار علی۔ جو حوالہ ذکر دو نو موجود ہیں۔
- میاں غلام حیدر کا ایک لڑکا محمد شریف نام تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔

انتباہ

میاں شیر محمد تارڑ کی اولاد کی یہ تفصیل ۱۳۴۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتالیس ہجری مطابق ۱۹۲۹ء ایکہزار نو سو انتیس عیسوی میں لکھی گئی۔ جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سنہ میں موجود تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

ص

صابرشاہ

میاں صابرشاہ سوہدروی رح

ے

حضرت صابرؒ از قربِ حق ۔۔۔ زیشیبیاں بُرد گوئے سبق

بعلم و عمل ثانی تناں نبود ۔۔۔ زسیداں گوئے سعادت ربود

تب و روز در یادِ حق مشتغل ۔۔۔ گسستہ ز دنیا طناب امل

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب نے سیالکوٹ کے مشہور علماء کرام سے علم و عمل کی تکمیل کی تھی۔ ہر وقت آپ میں مشغول رہتے

ذکر مجلس ایک بار مسجد میں بیٹھ کر آپ شعلِ حبس نفس کر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ کا سانس اندر ہی اندر چڑھ گیا اور پھر نہ نکلا۔ آپ کے شاگرد جو آپ سے ملنے آئے تھے۔ آپ کو بیٹھا دیکھ کر سمجھے کہ آپ مراقبہ میں ہیں۔ جب بہت دیر ہو گئی تو آپ کو ہلایا تو آپ کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا۔ آپ کے شاگردوں کو حکم دیا کہ آپ کے پاس کافی عرصہ سے آپ کے شاگرد تھے۔ بعض لوگ آپ سے ملنے آئے تھے

آپ کے پاس کافی عرصہ سے آپ کے شاگرد تھے۔ بعض لوگ آپ سے ملنے آئے تھے

آپ کے پاس کافی عرصہ سے آپ کے شاگرد تھے۔ بعض لوگ آپ سے ملنے آئے تھے

اس روز سے وہ مجلس ختم ہو گئی۔ اہل مجلس رخصت ہو گئے۔

وفات رسول ایک بار سفر کرتے ہوئے آپ کا گھوڑا کسی نالے یا نہر سے گزرتے

Marfat.com
Marfat.com

کسی کی شادی تھی۔ وہ لوگ راستہ سے مسافروں کو ہمراہ لے جاتے۔ اور کھانا کھلاتے۔ چنانچہ وہ آپ کو بھی بُلا کر گھر لے گئے کہ فقیر صاحب کھانا کھا کر آگے جانا۔ آپ بیٹھ کر کھانے لگے۔ بہت سا انبار روٹیوں کا پڑا تھا۔ آپ بمع گوشت سب کچھ کھا گئے۔ کنز الرحمت میں ہے۔

ہمہ در ملک و بحم نجتہ کہ بود　　بخوردند یک بار در لحظہ زود [1]

اہل خانہ کو فکر لاحق ہوا کہ اب ہم کیا کریں گے۔ آپ نے اُن کے ضمیر سے آگاہ ہو کر تھوڑا سا کھانا چھوڑ دیا۔ اور اس پر اپنا جھوٹا ڈال دیا۔ اور فرمایا ان سب لوگوں کو بلا کر بٹھا دو چنانچہ سب مہمانوں اور گاؤں والوں نے سیر ہو کر کھایا۔ اور خیرات بھی کی۔ پھر بھی کچھ طعام بچ رہا۔ [2]

وفات کے بعد کرامت | آپ کی وفات جوانی کی حالت میں والدین کی زندگی میں ہو گئی جس وقت فوت ہوئے۔ تو آپ کی والدہ پاس بیٹھ کر رونے لگیں۔ آپ نے اُس وقت آنکھیں کھولیں۔ اور مائی صاحبہ کو رونے سے منع کیا۔ آپ کے والد بزرگوار نے دیکھا تو فرمایا۔ بیٹا چپ ہو جاؤ۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حیاں غلام مرتضےٰ صاحب تھے۔ جو نظام آباد میں رہتے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ ایک مرتبہ سفر میں گئے۔ تو وہاں سبت سے لوگوں کو مرید بنایا۔ کنز الرحمت میں ہے۔

بماند در آں مکاں چند یوم　　بسعیت در آوردہ بود ند قوم [3]

مدح شریف | حضرت مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی سنبھلی نے کتاب کنز الرحمت میں آپ کی صفت میں ایک غزل لکھی ہے۔ جس میں بصنعت توشیح ہر شعر کے پہلے حروف جمع کرنے سے "حضرت صابر شاہ" ظاہر ہوتا ہے۔

ح　حاکمِ آیاتِ نبی بے خطا　　عالمِ علمِ رہِ عَلَّمْنَا

---

[1] [2] کنز الرحمت ص ۱۶۲۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ض ضامنِ روزِ غمِ بے سائباں ساقیِ جام بقائے قربِ وصفا

ر راحتِ جان و تنِ خستہ دلاں شمع فروزاندہ چہ تسکنا

ت تاختہ در تیہِ فنا بوئے عشق باختہ سر نامہ ہر دو سرا

ص صبحِ شبِ تیرہ ہجرِ انیساں تمام دل گم شدگان صدا

ا آمدہ داتش بحقِ صادقاں جوار جو۔ جشناں نجسم ابتدا

ب بہ کہ نہم سر بہ پائے او خم شدہ این قدِ بہ پیشِ دو تا

ر روز و شب آیم بدرش ملتجی آمدہ داتا وے حاجت روا

ش شوقِ قدِ سروسیِ شاں دہدم میخلد اندر جگر ایں کنڈا

ا آرزوئے جانِ من آمد بدست چوں بس از کرم نمائید لقا

ہ ہمت والا شرف بقدِ جہاں اشرف از صدق زدہ لیشت پا

زمانہ وفات | میاں صابر شاہ کی وفات ۱۱۸۰ھ ایکبرز ایک سو اسی ہجری مطابق ۱۷۶۶ء
ایکبرز رسات سو چھیاسٹھ عیسوی سے پہلے ہو چکی تھی
آپ کی قبر قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

Marfat.com
Marfat.com

(۴۴)

صداقت

علامہ شیخ محمد ماہ صداقت گنجاہی ؒ

آپ ادیب باکمال، ناظم بے مثال، فصیح البیان، طلیق اللسان، عمدۂ فضلائے زمان، زبدۂ بلغائے اوان، قدوۃ العلماء والاصفیاء، ... من الکملاء والاولیاء گانہ وقت تھے۔

نام ونسب اور وطن آپ کا نام نامی محمد ماہ، تخلص صداقت۔ صاحب صبح گلشن نے نام ھی صداقت محمد لکھا ہے۔ لیکن وہ صحیح نہیں۔ دیگر سب تذکروں میں نام محمد ماہ لکھا ہے۔ خود بھی اپنے تواقب المناقب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"قادری پوش سینہ چاکی شوق محمد ماہ قادری المتخلص بہ صداقت عرض میدارد"[1]

آپ کے آباو اجداد غالباً ملک شام سے آئے تھے کیونکہ آپ لکھتے ہیں۔

مصرع بود یک بندۂ شامی نسب ماہ[2]

آپ کا خاندان ابتدا سے ہی صاحب علم وفضل تھا۔ شعبہ گنجاہ کا منصب قضا آپ کے خاندان میں تھا۔ ... تصوف وتوحید بھی ان میں موروثی تھی۔ چنانچہ آپ کے دادا صاحب شیخ نظر محمد گنجاہی ... ان کے بھائی شیخ ابوالبقا گنجاہی اور نو حضرت توشہ گنج بخش قادری کے جلیل القدر مریدوں سے تھے۔ اور صاحب مقام بلند تھے۔[3]

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ۷ [2] ایضاً ص ۱۷۵ [3] شیخ نظر محمد اور شیخ ابوالبقا کے حالات اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پہلے حصہ الموسوم بہ تحائف الاطہار میں لکھے جا چکے ہیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے والد بزرگوار نواب ارادت محمد خاں شرف الدولہ بہادر کی طرف سے تحویل خزانہ پر مقرر تھے۔ مہمات ملکی میں اُس کے ہمرکاب رہتے تھے۔

ولادت و تربیت | آپ کے والد صاحب بمعہ اہل و عیال کے نواب کے ہمراہ افغانستان گئے۔ مقام صداقت کی پیدائش شہر کابل میں ہوئی۔ پھر واپس چلے آئے اور دہلی میں تربیت ہوئی۔ ایک جگہ خود لکھتے ہیں۔ "من کہ کابلی مولد پنجاب [illegible]

تحصیل علوم | آپ جب سن تمیز کو پہنچے۔ تو درس میں داخل ہوئے [illegible] محمد اکرم عظیمت کنجاہی [illegible] کے حلقہ درس میں تعلیم پائی۔ تمام علوم معقول و منقول [illegible] آپ کی تصنیف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو صرف۔ نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ کلام۔ معانی۔ بیان۔ بلاغت۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ ادب۔ عروض۔ قوافی۔ طب۔ نجوم۔ ریاضی وغیرہ علوم مروجہ پر کافی عبور حاصل تھا۔ ان تمام کی اصطلاحات آپ کی عبارتوں میں بطور رموز و اشارات اور کنایات و استعارات پائی جاتی ہیں۔ آپ جید فاضل تھے۔

عہدۂ تحویل خزانہ | آپ کے والد صاحب نے اثنائے ملازمت میں شہر دہلی میں انتقال کیا تو نواب ارادت محمد خاں شرف الدولہ نے اُن کی جگہ پر آپ کو تحویل خزانہ کے عہدہ پر [illegible] چنانچہ لکھتے ہیں "در ہر کارم نواب ارادت محمد خاں شرف الدولہ بہادر قائم مقام پدر [illegible] اُس وقت دہلی میں رہنے لگے۔

بیعت و طریقت | اُن ایام میں حضرت بیخیار صاحب نوشہروی [illegible] کے خلیفہ بزرگ حاجی محمد [illegible] کا دہلی میں بہت شہرہ تھا۔ آپ چونکہ باپ دادا سے نوشاہی [illegible] اس لئے اُن کی خدمت میں پہنچ کر اُن کے حلقہ بیعت میں داخل ہو گئے [illegible] آپ پر انکشاف حقائق ہو گیا۔ تمام اشغال و [illegible] نوشاہی اجازت آپ کو حاصل ہوئی۔

---

۴ تواریخ حافظ علی ص ۹ ۵ ایضاً ۶ ایضاً ص شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تجلیات کا شہود | اس حالت میں آپ کو موجودات کے ذرّہ ذرّہ میں حقائق اور تجلیات کا ظہور ہونے لگا۔ آپ فرماتے تھے کہ میری زبان اُن حقائق کے بیان سے قاصر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"برطبقِ سبحٰن الذی بیدہٖ ملکوت کل شیٔ در ہر ذرّہ آں قدر حقائق و تجلیات شہود میگردد کہ بیان آں معانی بدیع را طول عمر دراز متکفل نتواند شد" ؎۵

ترکِ ماسوی اللہ | آپ پر جب حالتِ جذب و محویت طاری ہوئی تو دنیا اور اُس کے لوازم سے دل اُٹھ گیا اور تمام ظاہری اسباب و تعلقات سے دل برداشتہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی کتابیں اور اشعار بھی منزلِ حقیقت میں آپ کو سدِ راہ نظر آنے لگیں۔ اور ثابت ہوا کہ جب تک ہم لفظ پرستی کریں گے۔ معنوی لذت سے ناآشنا رہیں گے۔ لہٰذا ایکدن سب کتابوں کو لے کر اُن کے اوراق پانی سے دھو ڈالے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"از انجا کہ شعلہ شوق بے تعلقی در تنور سینہ جوش زد آں کودنِ طوفان را کہ بعمرِ نوح نتواں اندوخت در یکدم فنا آشنا کردم" ؎۵

یعنی جب قطعِ تعلقات کے شوق نے سینہ میں جوش مارا تو اسقدر علمی سرمایہ جو بڑی طویل عمر میں بھی اکٹھا ہونا ممکن نہیں، میں نے ایک دم میں ہی تلف کر دیا۔

صفائے قلب کا حصول | اس کے بعد آپ کی تمام کدورتیں جاتی رہیں، اور شیشہ کی طرح دل صاف ہو گیا۔ لکھتے ہیں۔

"القصہ بیمنِ بخت سبز از ان ظلمات گزشتہ خضر وار آب حیاتِ معنوی نوشیدم و بمدد طالع سکندری سپاہی لشکر رنگیاں از جابر دہ آئینۂ دل را صفا بخشیدم" ؎۹

بخت مبارک کی برکت سے ان اندھیروں سے گذر کر حضرت خضر علیہ السلام کی طرح میں نے معنوی آبِ حیات پی لیا۔ اور طالع سکندری کی مدد سے رنگیوں کے لشکر کی سیاہی دُور کر کے دل کے شیشہ کو صفائی سے مجلّا کیا۔

؎۵ تراقب المناقب قلمی صفحہ ۲۰۶ ؎۸ ؎۹ ایضاً صفحہ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

آداب شناسی رسالت | باوجودیکہ آپ نے سب کتابوں کو دھوڈالا۔ مگر رسالہ مطلع الاسرار کو جو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب ومدائح میں تھا، رکھ لیا۔ کیونکہ حضور کی نعت وتوصیف سے عشق محمدی غالب ہوتا ہے اور عشق سے طالب صادق کو مدارج قرب پر عروج حاصل ہوتا ہے لکھتے ہیں۔

"رسالہ سادہ کار موسومہ مطلع الاسرار در مدح رسول رسل سالار بمصداق اِلَّا مَنْ عَصَمَ نجات یافت" [1]

ایک غلطی کا ازالہ | آپ کی ثالثِ جذب ومحویت اور ترکِ ماسوی اللہ کو خان آرزو نے بالیخولیا سے تعبیر کیا ہے چنانچہ مجمع النفائس میں لکھا ہے۔

"در عین شباب او را سودائے بدماغ زدہ بود شعر بسیارے کہ گفتہ بود آں را نشست آخر بحال آمدہ تاسف آں داشت"

جوانی میں اس کے دماغ میں سودا ہوگیا تھا۔ بہت سارے اپنے اشعار کو دھوڈالا۔ آخر جب ہوش میں آیا تو اس کا افسوس کرتا تھا۔

اور عشق عظیم آبادی نشتر عشق میں لکھتے ہیں۔

"از بسکہ بفکر نظم مائل بود تا مجنون کشید آنچہ از نتائج خود آمدہ خلط بود برباد داد"

چونکہ نظم کے فکر میں بہت زیادہ انہماک رکھتا تھا اس لئے جنون (دیوانگی) تک پہنچ گیا۔ جو کچھ اپنے نتائج سے جمع کیا تھا تلف کر دیا

چونکہ آرزو اور عشق تصوف کی اصطلاحات سے ناآشنا تھے۔ اس لئے انہوں نے استغراق اور محویت کو سودائے بدماغ اور جنون سمجھ لیا، اگر اصطلاح صوفیہ سے واقف ہوتے تو مطلع الاسرار کو بھی دھوڈالتے۔ حالانکہ اس کو آپ نے [illegible] لیا اور دوسری کتابوں کو بوجہ سدِ راہ حقیقت ہونے کے ارادتاً تلف کیا۔ [illegible] صحیح سلوک کو سمجھ لیا

[1] تراجم المناقب قلمی ص۸ ترجمہ۔

Marfat.com
Marfat.com

سے تعبیر کیا ہے۔ غالباً ان تذکرہ نگاروں نے تواقب المناقب کو بنظرِ خود ملاحظہ نہیں کیا ہوگا۔ ورنہ علامہ صاحب کے اپنے اقوال سے وہ ضرور آپ کو مجذوب سالک ہی لکھتے۔ غلبہ جذب و سکر کی حالت میں شیخ داؤد طائیؒ اور شیخ شمس الدین تبریزیؒ اور شیخ حسین قادری لاہوریؒ سے بھی کتابوں کے تلف کرنے یا دریا میں بہا دینے یا حوض میں ڈبو دینے کے واقعات تذکروں میں ملتے ہیں۔ صوفیائے کرامؒ کے نزدیک علم دو قسم کے ہیں۔ علم رسمی[1]۔ اور علم حقیقی[2]۔ علم رسمی کے متعلق مولانا رومؒ نے فرمایا ہے۔ ؎

علمِ رسمی سر بسر قیل ست و قال ۔ نے ازو کیفیتے حاصل نہ حال

صوفیائے کرامؒ کو اپنے سلوک میں کبھی ایسے مقام کا انکشاف ہوتا ہے جہاں ظاہری علم محض سدِ راہ نظر آتا ہے۔ جب تک اس علم رسمی ظاہری سے گذر نہ کریں تب تک امرِ حقیقت کا پورا ادراک نہیں کر سکتے۔ غلبہ حال کی بنا پر کسی صوفیہ سے اس طرح کے امور کا ظہور ہوا ہے اس وقت العلم حجاب الاکبر نقد وقت ہوا کرتا ہے۔

زیاراتِ بزرگاں | آپ نے سلسلہ نوشاہی کے چند بزرگوں کی زیارت کی ہے۔

۱۔ سید محمد سعید بن سید محمد ہاشم بخاریؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

"الحمد للہ کہ این خستہ بے برگ را ایں طفولیت نقد وقت میسر آں شجر شجرت کبار گردانیدہ"[11]

۲۔ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ صاحب رسالہ اعجاز کے متعلق لکھتے ہیں:

"الحمد للہ کہ یکبار راقم مجموعۂ نیاز در عالم طفلی آں جسم و چراغ دودمانِ روشندلاں را در پیشاور دیدہ پردۂ زجاجی دیدہ را بر رنگ قندیل کعبہ منور ساخت۔ و اکنوں بنا بر تالیف این رسالہ شرح احوال ملازمانِ درگاہ از حسب آں مقتدا قرب صنوی و برادری معنوی درجہ پذیرائی یافت"[12]

---

[11] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۲ [12] ایضاً ص ۱۴۶ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۳-۴۔ میاں فیض بخش اور اُن کے فرزند میاں عیسیٰ۔ جو حافظ معموری ہیلدانی کے متعلقین سے تھے۔ اُن کی ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں۔

"واز منتسبان ایں دُودمانِ روشن میاں فیض بخش و نورِ دیدۂ او میاں عیسیٰ را ایں پروانۂ بے پروبال ہمدریں سوادِ فروغ ایجاد دریافت" [۱۳]

شعرگوئی آپ فنِ شعرگوئی میں کمال تھے۔ اپنے چچا صاحب مولانا عنیمت کُنجاہی رح کے تتبع میں آپ نے بلند مرتبہ پایا۔ اپنے اقران و معاصرین سے سبقت لے گئے۔ آپ کا تخیل بلند اور فکر رنگین ہوتا تھا۔ طبیعت موزون پائی تھی۔

۱۔ مولانا سراج الدین علی خاں آرزو نے لکھا ہے

"صداقت بود جیلے با وقت فہم و جودت طبع برادر زادۂ محمد اکرم عنیمت در نظم و نثر جیلے قدرت داشت" [۱۴]

(صداقت) ایک جوان تھا۔ بیت باز کی شناسی، ذکی الطبع محمد اکرم عنیمت کا بھتیجا نظم اور نثر میں بڑا قادر تھا

۲۔ مولانا حسین قلی خاں عشق عظیم آبادی لکھتے ہیں۔

"صداقت نیز چوں عمِ خود در فکرِ نظم طبعِ بلند داشت ..... خان آرزو گوید کہ در مضمون یابی و بہم رسانیدن فکرِ تازہ و بلند خیال از ابوالبرکات منیر و عارف لاہوری و عنیمت عمِ خود بود" [۱۵]

صداقت اپنے چچا کی طرح نظم کرنے میں بلند طبع رکھتا تھا ..... خان آرزو فرماتے کہ مضمون حاصل کرنے اور تازہ مضمون خیال میں ابوالبرکات منیر اور عارف لاہوری اور عنیمت چچا سے بہت مدد لیتا تھا۔

۳۔ سید علی حسن خاں ثاقب بالوی لکھتے ہیں۔

"درستی اشعار و بلند فکر و تازہ خیال و معنی یاب" [۱۶]

آپ شعر کہنے کا طریقہ لکھنے والے اور تازہ خیال اور معنی شناس تھے۔

---

[۱۳] تواریخ حبیب السیر قلمی ص ۱۲۴ [۱۴] مجمع النفائس قلمی ص ۵۲۵ [۱۵] نشتر عشق قلمی ص ۱۰۶ [۱۶] مرآۃ الخیال قلمی ص ۱۲۱

Marfat.com
Marfat.com

ان تذکرہ نویسوں کے کلام سے آپ کی بلند فکری۔ اور اکابر شعرا سے عالی تخیل اور قادر الکلام ہونا ثابت ہوتا ہے۔

خان آرزو سے دوستی آپ اپنے دہلی رہائش رکھنے کے زمانہ میں مولانا سراج الدین علیخان آرزو سے بہت میل وجول رکھتے تھے۔ علمی اور ادبی مجلسیں ہوتی تھیں۔

۱۔ خان آرزو لکھتے ہیں۔

"با فقیر بسیار آشنا بود" [17] میرے ساتھ بہت محبت رکھتا تھا۔

۲۔ بندرابن داس خوشگو لکھتا ہے۔

"از قصبہ کنجاہ پنجاب بود در دہلی خانہ قصبہ کنجاہ پنجاب سے تھا۔ خانصاحب آرزو کے دولتخانہ خان صاحب آرزو تشریف می آورد۔ جوان مودب مہذب بہ نظر می آمد چند بیتے کہ از غزلیات خود خواند خالی از نازکی و تازگی نبود و خودش بسیار جدید الفکر و سریع الفہم بود" [18] میں تشریف لایا کرتا۔ جو دب اور مہذب جوان نظر آتا اپنی غزلوں سے چند بیت اس نے پڑھے۔ نازک خیالی اور تازگی سے خالی نہ تھے۔ اور وہ خود بہت تازہ فکر والا اور تیز فہم تھا۔

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایکدفعہ کی مجلس میں خوشگو بھی وہاں موجود تھا۔ اور اس نے آپ کے اشعار خود آپ کی زبان سے سنے۔ اور قدر شناسی کی۔

علامہ صداقت کنجاہی رہ مورخوں، ادیبوں اور شاعروں کی نظر میں

آپ کے متعلق چند تذکرہ نویسوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

مولانا سراج الدین علی خان آرزو۔ مجمع النفائس میں لکھتے ہیں۔

"محمد شاہ صداقت۔ جوانے بود خیلے با دقت فہم و خوبی طبع۔ برادر زادہ محمد اکرم عشرت

---

[17] مجمع النفائس قلمی ص ۵۲۵ [18] سفینہ خوشگو ص ۱۹۸ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

در نظم و نثر خیلے قدرت داشت ، رقعات او کہ مشتمل ست بر صنائع بسیار مثل امیر خسرو علیہ الرحمہ
بسیار بیانات نوشتہ ۔ مثنوی نیز دارد ۔ و در عین شباب او را سودائے بہ باغ سرزدہ بود شعر
بسیارے کہ گفتہ بود آن را شست ۔ آخر بحال آمد ۔ اسف آن داشت
در اواسط عہد فردوس آرامگاہ محمد شاہ
دباغ منصب پروانہ و بلبل گنجا
چوں کمال از حامۂ ام سوال برآوردن
لیلی سرمہ بصد ناز بخود مے
(۲)
بندرابن داس خوشگو ۔ کتاب سفینہ خوشگو دفتر سوم
" محمد شاہ صداقت تخلص ۔ برادر زادہ محمد
بدولت خانہ خان صاحب آرزو تشریف مے
از غزلیات خود خواند ۔ خالی از تازگی نبود ۔
صاحب در حق او نوشتہ اند کہ مضمون یابی و
و عارف لاہوری بلبلست نجابتی عمدہ
باصلاح و را الیعہ بیاض
بسیارے طبع دارد و سعادتمند شدہ

Marfat.com
Marfat.com

و رقعہ دیگر بے نقط۔ و باہم ہر دو را ممزوج نمودہ برائے خود رقعہ میشود۔ و صنعت را گل سہ برگ نامیدہ۔ و عبارت تمام بانقط این ست۔

"شش چیز بے شفقت بینی۔ تیغ تیز۔ زشت خیز غنی بے فیض۔ جمیعت بے زین۔ بت چین۔ تخت نشین۔"

و ہم چنیں در صنعت ملمع رقعہ دارد۔ تمام بے نقط۔ در لغت حضرت خیر البشر کہ این از انجا است۔

حاکم روم و سمرد عامل او — والیٔ عہد حکم کابل او
ہر دو عالم علوم در دل او — کوہ و صحرا دو گرد محمل او
ہمہ روح سلالۂ عالم — گل ارواح لالۂ آدم

و دیگر مثنوی دارد در تعریف چراغان کہ نواب روشن الدولہ از قلعہ تا مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح در ہفت کردہ کردہ بود۔ بسیار تلاشہائے بلند را دراں کار فرمودہ۔ از انجملہ بیتے در تعریف روشن الدولہ نظر بر بادلہ فروشی و دعوئے فقری نواب روشن الدولہ گفتہ نہایت خوب گفتہ اگرچہ بیجا گفتہ۔

غنی صورت و لے عریاں سرشتہ — چو قرآنے بہ آب زر نوشتہ

سائر اشعار آبدار آں صداقت شعار ادا این ست کہ پسند خاطر صاحب شدہ۔

غبار ہستیم بے جلوہ ات رنگ عدم باشد — جدائی از تو گر یکدم بود تیغ دو دم باشد
باندک ترک دنیا کے تواں محو فراغت شد — کہ در دل نیم سر از درد سر آخر چہ کم باشد
ز خوان لذت دنیا گرانی آں قدر دارم — کہ سیلی زد دلم از خوردنی گر خود قسم باشد

تا دکان خود فروشی یوسف دا میکند — کوہ نمکین ستاں را کوہ سودا میکند

Marfat.com
Marfat.com

مصرعِ پیچیدۂ زلفِ تو جائے حرف نیست — شانہ حیرانم چرا ایں دخل بیجا میکند

زاہدِ مسجد نشیں را ذوقِ ساقی نادر نیست — روز و شب سیرِ کتابِ نان و حلوا میکند

ے

اے بیادِ طرّہ ات دلہا پریشاں مجمعے — از بیاضِ گردنت صبحِ قیامت مطلعے

ے

من و سوزے کہ دلہا تشنہ کباب از گرمیِ خویش — طپید نقشِ قدم چوں ماہیِ بے آب از گرمیِ خویش

ے

لشکر دارد ہمت مشکل گشا دیوانگی — قفل و سواس چرد را کردہ دربانگی

گہ پریرادے کشتم گہ دختر رز دیدنم — کارِ من چوں شانہ شد با زلفِ جانان دیدنم

ے

مارا امید عفو ز اشکِ ندامت ست — کارِ خجل بہ بندِ دعا و شفاعت ست

ے

دلہا کہ بفکرِ صحبتِ چہرہ ہا زدند — طرحِ شکستہ شد شکنِ زلفِ ہا زدند

ے

دل عارفِ غبار اندوہ خصیان بسکہ دید — دانستہ از کلیدِ مضمون بستہ

ے

[illegible] — [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

داغ سنتِ پروانه و بلبل کجا دارم — چراغے بر نخے تا بر مزارم گلفشانی هم

لیلیِ شرم بصد ناز بخود مے بالد — کہ سیه خانه ازان چشمِ فسونگر دارد

بیوائی بنشسته بر بصر داوری را — شناخ آبو انگلے که بر کارنیست

لذتِ جلوه‌ے سوختن داشت دگر دلم — گرچه آن شیرین پیکر از فیض ناصبور بود

ناگوار از تلخ کامی خست عهد بوسه‌ام — سرکه پیمانی دهد رنجیده لب

ے رود نے تو شد لبسکه کنون تر دیده — آسره پر سرخاب بود سرد دیده

در هجر تو پرده ز جاجی اے شوخ — چون ریزه شناسے خلد در دیده

یک دم فارغ ز فکر و تدبیر نه — آزاد ازین حرص گلو گیر نه

همچون قسمِ دروغ از جوشِ طمع — هر چند حرام میخوری سیر نه

درسِ توحید عشق ارشاد کند — در مکتبِ دین و کفر آزاد کند

اول ورقِ مصحف و تارِ زنار — شاگردشِ حرف کاغذ باد کند

گر خود بفلک سرد غلط کیشش رود — با قدِ تو کے جلوه ادبیش رود

از شرم رخت چو سایه اندر شبِ تار — لیلی به سیاه خانه خویش رود

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

بیاض وارستہ ۔ مرتبہ مصنف بالکوٹی مل مہیں خان آرزو کی عبارت میں علاوہ صداقت
کنجاہی رو کا ذکر لکھا ہے ، بخوف طوالت دوبارہ عبارت نہیں لکھی گئی ۔ [۲۱]

(۴)

سید احمد علی ہاشمی سندیلوی نے کتاب مخزن الغرائب میں لکھتے ہیں ۔

" محمد صداقت ۔ ایں بیت از وست ؎

چوں کماں از خط بنام ہوا آوردن برد [۲۲] گوشہ گیر محمد صداقت نام شد

(۵)

گھگوان داس ہندی کتاب سفینہ ہندی میں لکھتے ہے ۔

" محمد ماہ صادق ۔ پسر ۔ ۔ ۔ محمد اکرم قلمی ۔ ۔ ۔

وفات یافتہ ۔ رقعات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وبائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۶)

مولانا حسین قلی خان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

" صداقت ۔ محمد ماہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صداقت ۔ چوں عشق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تا بجنون کشید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[۲۱] بیاض مرتبہ قلمی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[۲۲] ۔ ۔ ۔ محمد ماہ صادق بلحاظ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com
Marfat.com

مضمون بالی وہم رسانیدن فکر تازہ بلند خیال از ابوالبرکات منیر و عارف لاہوری و علیمت علم خود
بود۔ مثنوی تواقب المناقب قریب پنجہزار بیت از تالیفات اوست۔ در آں احوال سلسلۂ مشایخ
قادریہ بکید سعت بقلم آوردہ۔ وخود وتن مرید حاجی عبدالرحمٰن نام بزرگے بودہ۔ آخر در سنہ یکہزار و یکصد
و چہل و ہشت ۱۱۴۸ درگذشت۔ از وست

نیازم را بود حق نمک پرورد از پنہانش — کہ زمزم شد ز اشک شوق من چاہ ز مدانش

من و شوخے کہ دایم شد کباب از گرمی خویش — تپید نفسِ قدم چوں ماہیٔ بے آب در کویش

اے سیاد طرہ ات دلہا پریشاں مجمعے — از سیاہی گردنت صبح قیامت مطلعے

پس از مردن نگس داری بود کافی لحد کندن — کہ نگذارد ہوائے بعل او از من بجز نامے

چو مینا پیلہ گوشم شراب آلود میگردد — دہد قاصد اگر از لعل میگوں تو پیغامے" ۲۴

(۷)

سید علی حسن خاں بن نواب سید صدیق حسن خاں محدث بخاری بھوپالوی در کتاب
صبح گلشن میں لکھتے ہیں۔

"صداقت۔ نامش صداقت محمد۔ و وطنش کنجاہ از ملک پنجاب ست۔ راستی شعار۔
و بلند فکر و تازہ خیال و معنی یاب۔ برادر زادہ مولانا محمد اکرم علیمت بود۔ و بیعت در سلسلۂ قادریہ
بر دست حاجی عبدالرحمٰن نمود۔ مثنوی تواقب المناقب در احوال مشایخ سلسلۂ قادریہ بہ
پنجہزار بیت برشتہ نظم کشیدہ و در سنہ ثمان واربعین ۱۱۴۸ ومائۃ والف در مجلس صدق جاگزیدہ" ۲۵
اس سے آگے دس پانچ اشعار نمونہ کلام درج ہیں۔ جو شترِ عشق میں لکھے ہوئے ہیں۔

۲۴۔ شترِ عشق قلمی صفحہ ۲۷۹ ۲۵۔ صبح گلشن صفحہ ۲۴۹۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۸)

قاضی بذل حق خلف قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۔ محمد ہلال کراچی ۱۹۵۸ء

میں مقالہ لکھتے ہیں ۔

"محمد شاہ صداقت کنجاہی ۔ شاعر دیگرے کہ در عہد اورنگ زیب عالمگیر در گجرات ...

بدست آورد صداقت کنجاہی بودہ کہ برادر زادہ مولانا اکرم شیمت کنجاہی باشد ...

صبح گلشن در ذکر او مے نویسد کہ [نامش محمد صداقت و وطنش کنجاہ ...

بجواب سبد ۔ رستمی شعار و بلند فکر و نادرہ خیال و معنی یاب برادر زادہ مولانا اکرم ...

کنجاہی بود و بیعت در سلسلہ قادریہ بر دست حاجی عبدالرحمن ... و مدتہا ...

در مسئلہ قادریہ قریب بہجہار رسمہ سرشتہ ... در سند خوانی ...

در مجلس صدق جاگزید] بندت خوشگو در سفینہ خویش مے نگارد کہ [نام صداقت ...

باشد ۔ این بیان خوشگو بعید از حقیقت نیست زیرا کہ در ... خطی بہ صداقت ...

یافتہ ام صداقت مینگارد [قادری بودن ... رجحانی شوق محمد شاہ قادری ...

مدوحش میدارد] صداقت در تواریخ ... صداقت ذکرے از تخمس خوش بر ...

مولف مثنوی ہیر کہ ... صداقت ...

تخمیدہ ...

...

...

(۹)

خواجہ عبدالرشید کراچوی کتاب "تذکرہ شعرائے پنجاب" میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۲۳۷ ۔ صداقت۔ محمد شاہ کنجاہی۔ برادر زادہ محمد اکرم غنیمت ..... جوان مودب و مہذب بنظر می آید ..... بسیار حدید الفکر و سریع الفہم بود۔ در سال ہزار و صد و چہل و ہشتم ہجری عرض سودا مبتلا شدہ بود درگذشت۔ در نعت حضرت خیر البشر (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے نقط نوشتہ از اوست۔

حاکم ردم و مسکرو عاقل او — والد عہد حکیم کامل او
ہر دو عالم علوم در دل او — کوہ و صحرا دو گرد محمل او
ہمہ روح سلاطین عالم — گل ارواح لالہ آدم

سائر اشعار آبدار آں صداقت شعار ایں ہمین ست کہ پسند خاطر نجیب شدہ۔

زخوان لذت دنیا گرانی آنقدر دارم — کہ میلرزد دلم از خوردنی گر خود قسم باشد

مصرع بچیدہ از زلف تو جائے حرف نیست — شانہ حیرانم چرا ایں دخل بے جا میکند

گہ پرہیز ادے کشتم گہ دختر رز در کنار — کار من چوں شیشہ با مستی ست یا دیوانگی

(سفینہ خوشگو ص ۱۵۹ بندرابن داس خوشگو)

برادر زادہ محمد اکرم غنیمت کنجاہی ست۔ در وسط عہد فردوس آرامگاہ وفات یافتہ۔ رقعات در صنایع بدایت خوب و رنگین مے نوشت از وست ؎

داغ صفت پروانہ و بلبل کجا دارم — چراغاں برگ تا بد مزار گلعشانی ہم

(سفینہ ہندی ص ۱۲۳ بھگوان داس ہندی) "

۲۷ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۲۱۸ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰)

اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی ... سید الاولیاء قدس سرہ

کتاب فیض محمد شاہی میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "آپ محمد اکرم علیہ کے بھتیجے ہیں حضرت نوشہ صاحب کے ... کے

ہیں نواقف اصناف فارسی، گلستان کی طرح آپ کی تصنیف ... ہے

کسی خاندان میں تصنیف، پشتی بہ پشت ... خاندان

نوشاہی علیہ اور نواقف اصناف، علیہ اور صداقت ... ہوگا

نوشاہی خاندان کا ... ہیں۔ دونوں بطور فارسی ... ہوتے ہیں

بزرگ تھے۔" [۲۸]

۱۳۷۹

۲۔ " ۵ ربیع سنہ ۲۰۱۲ ہجری (۱۸ رجب ۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء)

سید احمد دیدہ زیبام ناجھی پہلے پارہ ست اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ ...

یَعْلِنُوْنَ۔ نوشاہی کو شوق مسدس تھا۔ اس وقت حضرت ... محمد

محمد کو ہوا کھڑا دیکھا سعید کرتے محمد شاہ ... رحمٰن کا ...

... مرید حضرت نوشہ صاحب کا۔ محمد شاہ صداقت ... نواقف ...

ساتھ پال شیوک ہیں ہوا ... [۲۹]

تصنیفات

آپ کی طبیعت مشغولی ... فارسی ...

تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے ... تصنیفات ...

سراسر بلاغت و فصاحت ہوا کرتا تھا

---

[۲۸] فیض محمد شاہی قلمی ... ۲۹۶ ... ۲۱۶ ... ۲۱۴ ...

Marfat.com
Marfat.com

۱ - فتحنامۂ عبدالصمدخاں بہادر۔

اس میں نواب عبدالصمدخاں بہادر کی فتوحات کا ذکر لکھا۔

۲ - [illegible] منظوم فارسی

[illegible] لکھتے ہیں "مثنوی نزدارد"

[illegible]

"[illegible]

[illegible] کے توریف میں جو نواب رشن الدولہ

[illegible] حضرت خواجہ قطب الدین بختیار

[illegible] کاکی [illegible] کا ذکر ہے

[illegible] تلاش کرنے پر بھی نہیں ملا

"

[illegible]

ایک نسخہ شمس الدولہ کی تعریف میں ہے

غنی صورت ولے بے مغز سرشت

جو فرآنے بہ آب زر نوشتہ

۵ - گل صنوبر فارسی [illegible] میں لکھی۔

۶ - قصہ گلبدن [illegible] فارسی۔

۷ - [illegible]

۸ - رباعیات آہ [illegible] آپ کی سب رباعیوں کا مجموعہ تھا۔ سفینۂ خوشگو میں [illegible]

آپ کی [illegible]

۹ - مخمسات رنگین۔ اس میں [illegible]

۱۰ - رقعات صدارف۔ [illegible]

"رقعات او کہ مشتمل ست بر صنائع و بدا

مثل امیر خسرو علیہ الرحمۃ بسیار مقامات نوشتہ"

آپ کے رقعات امیر خسرو کی طرح [illegible]

پر مشتمل ہیں جو بڑی مشکل سے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۸۔ بندرابن داس خوشگو۔ اپنے سفینہ میں لکھتا ہے۔

"ہم جنیس در صنعت کے رقعہ ہا دارد ... کی طرح صنعتوں میں لکھے ہوئے ہیں ...
تمام بے نقط"

۹۔ بھگوان داس ہندی اپنے سفینہ میں لکھتا ہے۔

"رقعات در ہندی او عبارت خوب و ... اور اس کے ہندی ...
لکھیں ہے و نقطہ ..."

۱۰۔ [illegible]

۱۱۔ [illegible]

۱۲۔ [illegible]

۱۳۔ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کہ مصرع مہمل سرود مطلع مہر و ماہ را ہے۔ میں نے بصنعت غیر مسقوط لکھا تھا۔ جو ایسا
رد کردہ گرد آوردہ ام " [۳۰] مسلسل کلام ہے۔ جو سورج اور چاند کے مطلع کے
مہمل سرود مصرع کا جواب ہے۔

سفینہ خوشگو میں جو تین اشعار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت میں ہیں۔ غالباً اسی
کتاب سے ہوں گے۔

۱۴۔ تواقب المناقب۔ یہ آپ کی آخری تصنیف ہے۔ جو مشائخ قادریہ نوشاہیہ کے
حالات پر مشتمل ہے۔ اس کا سبب تصنیف آپ یہ لکھتے ہیں۔ کہ نواب ارادتمند خاں شرف الدولہ
نے راجہ اجمیر پر چڑھائی کی۔ میں بھی ساتھ تھا۔ راستہ میں مجھے سخت بخار۔ اور دانتھ کا درد
شروع ہو گیا۔ بہت علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر چھٹی لے کر دہلی میں آگیا۔ والدہ صاحبہ
کی دعا سے مجھے صحت ہو گئی۔ چونکہ چھٹیاں ۴ ابھی کچھ باقی تھیں۔ میں نے فارغ رہنا مناسب نہ سمجھا
تو میرے پیر صاحب حاجی عبدالرحمٰن دہلوی رح نے مرزا احمد بیگ لاہوری رح کا رسالہ الاعجاز جو خاندان
نوشاہی کے مشائخ کا تذکرہ ہے۔ اُس کے بیٹے قاقشال خاں سے مانگ کر مجھے لا دیا۔ اور
فرمایا۔ کہ اس کو رنگین فارسی میں کر دو۔ چنانچہ چند روز میں میں نے اس کو بنام تواقب المناقب
تحریر کر دیا۔

اگرچہ آپ نے تصنیف کتاب کی کوئی تاریخ نہیں لکھی۔ مگر ایک جگہ حضرت نوشہ صاحب رح
کے پڑوتے سید ہیبت شاہ صاحب رح کی شہادت کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"ہمدریں ایام طاؤس خلد ماؤس یعنی میاں ہیبت شاہ خلف الرشید آں گلشن کرامت باب
شمشیر باغیاں رنگ صبغۃ اللہ شہادت ریخت " [۳۲] یعنی انہیں دنوں میں سید ہیبت شاہ ڈاکوؤں کے

---

[۳۰] تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱۹۸۔ اس عبارت میں بھی صنعت غیر مسقوط کو ملحوظ رکھا ہے کہ [۳۱] گلشن کرامت
سے مراد سید محمد سعید صاحب ہیں۔ جو سید ہیبت شاہ کے باپ تھے۔ اس سے پہلے اُن کا ذکر شروع ہے
اس لئے نقط اشارہ سے لکھ دیا "خلف الرشید آں گلشن کرامت"، [۳۲] تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱۹۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہاتھ سے شہید ہوئے۔ اس کے بعد اُن کا مرثیہ بائیس اشعار پر اور تاریخ شہادت لکھتے ہیں جس کا آخری شعر یہ ہے۔

سالِ تاریخ شہادت را بخوں کردم رقم — لالۂ فردوس شد آں زادۂ کوہِ وقار

۲۶ ۱۱

چونکہ انہیں دنوں میں کتاب تواقب المناقب تصنیف ہوئی۔ لہذا سالِ تصنیف ۱۱۱۶ھ ایکبار ایکیس چھبیس ہجری ہو سکتا ہے۔

تذکرہ نگاروں کی بعض غلطیاں | کتاب تواقب المناقب نثر میں ہے اور موقعہ بموقعہ اشعار بھی آتے ہیں۔ لیکن بعض تذکرہ نگاروں نے اس کو مثنوی لکھا ہے۔ چنانچہ

۱۔ مولانا حسین قلی خاں۔ نشترِ عشق میں لکھتے ہیں۔

"مثنوی تواقب المناقب قریب پنجہزار بیت از تالیفات اوست"

مثنوی تواقب المناقب پانچ ہزار شعر کے قریب آپ کی تصنیفات سے ہے

۲۔ سید علی حسن خاں بھوپالوی۔ صبحِ گلشن میں لکھتے ہیں۔

"مثنوی تواقب المناقب در احوال مشائخ سلسلہ قادریہ پنجہزار بیت سرشتہ نظم کشیدہ"

قادریہ سلسلے کے بزرگوں کے حالات میں مثنوی تواقب المناقب پانچ ہزار شعر کی نظم کی ہے

عالانکہ ان دونوں تذکرہ نویسوں کو کتاب تواقب المناقب کا نسخہ ملاحظہ کا شرف حاصل ہوگا ورنہ وہ اس کو مثنوی نہ لکھتے۔ اور نہ "سرشتہ نظم کشیدہ" محض سن سنائی مثنوی لکھ دیا۔ پہلے مصنف نے خود اس کی تعداد لکھ دی۔

اس سے زیادہ تعجب قاضی نذال حق نے کیا ہے [illegible] تذکرہ صداقت پرچار میں مصنف کا نام لکھا ہے [illegible] لکھتے ہیں "مثنوی تواقب المناقب [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

قاضی صاحب نے یہ چند الفاظ لکھنے میں چار غلطیاں کی ہیں،

۱۔ "مشایخ سلسلہ قادریہ" میں سے لفظ "سلسلہ" ترک کر دیا ہے۔

۲۔ "نخلزار" کو "قریب نخلزار" لکھا ہے۔

۳۔ "بیت" کو "شعر" لکھدیا ہے۔

۴۔ "کشیدہ" کو "کشید" بنا دیا ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں۔

"نسخہ خطی تواقب المناقب کہ بندہ | تواقب المناقب کا قلمی نسخہ میں اپنے پاس
باخود دارم" | موجود رکھتا ہوں۔

باوجود تواقب المناقب پاس ہونے کے قاضی صاحب کو تحقیق کی جرأت نہیں ہو سکی، ورنہ اتنا پتہ چل سکتا ہے کہ یہ کتاب تو نثر ہے۔ اور میں صبح گلشن کے حوالہ سے اس کو منظوم لکھ رہا ہوں[۳۳] نیز جو شخص نصف سطر لکھنے میں چار تحریفی غلطیاں کرے، بھلا اس سے تحقیق کی کچھ توقع ہو سکتی ہے؟

مضامین بلند اختیار کرنے کی وجہ | آپ نے تواقب المناقب میں رموز و اشارات، استعارات و کنایات، تشبیہات و تلمیحات، علوم و فنون، اور صنائع و بدائع کے دریا بہا دیے ہیں، کوئی عبارت ایسی نہیں جس میں کوئی علمی یا فنی صنعت کا لحاظ نہ رکھا ہو۔ آپ نے خود فرمایا ہے۔

اگرچہ بزرگوں کے حالات بیگانوں کی تکلف عبارتوں سے اور رموز و اشارات اور تسمور سے پاک ہیں مگر ہم نے مضامین بلند کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ سر صاحب علم و دانش ایسی استعداد کے

---

[۳۳] قاضی صاحب کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو دیبت رہا تھا۔ لوگوں نے دیکھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

موافق اس سے محظوظ ہو سکے۔

زصورت پے تواں بُردن بمعنے ۔ رسد جو بائے آتش بر نجلے

کتاب کے متعلق صداقت کی اپنی رائے | علامہ صداقت اپنے متعلق اور اس کتاب کے متعلق خود لکھتے ہیں۔

"الحمدللہ کہ بیمن خدمت ایں شاہ خورشید لقائے نظام دین و دنیا امیر سوادِ اعظم نظم گشتہ ام۔ اگر خود را ناظم بیحساب خوانم جا دارد۔ و اگر دم از تتبع خسرو صاحبقران دہلوی لافزال مرقدہ مطلع الانوار زنم بے جا نبود۔ اگرچہ آں بیمر سخن کہ اہل بیت نظم امت او بید قوت اعجاز داشتہ بس ہم جائے خود کرامتے کردہ ام۔ و رچند خمسۂ او چوں بیضۂ بیضا ہمدستے ندارد ایں مجموعہ وحدت ہم بیگانگی انگشت نمائے تواند شد۔ تکلف برطرف در بیچ رسالہ شرح حال ملازمان بارگاہ۔ تتبع اندرجات۔ واحدیان متصف نقدی شہود ذات خزانہ بے شمار عبارات موزوں مانند ایں سخن ناسخ خرج نشدہ باشد امید کہ مقتضائے و اما بنعمۃ ربک فحدث اظہار رحمۃ

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس سورج کے چہرہ والے دین و دنیا کے قوام (حضرت غوث صاحب رح) کی خدمت کی برکت سے میں سلطنت کے سوادِ اعظم (جماعت شعراء) میں امیر بن گیا ہوں۔ اگر اپنے آپ کو ناظم بیحساب کہہ لوں تو ٹھیک ہی ہوگا۔ اگر امیر خسرو دہلوی [illegible] کے مزار پر [illegible] تتبع کا دعوے کروں تو غلط نہیں ہوگا اگرچہ وہ سخن طراز ناظم کے اہل بیت [illegible] اس کی [illegible] میں [illegible] طاقت [illegible] میں [illegible] اپنے طور پر [illegible] محصول برا فتادہ شود۔ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

مانند دہانِ یار گویا ہیچ نیم۔ آثارِ روحانیتِ
مسیحائے احیائے مُردہ دلانِ آخرین دَور
یعنی نوشتہ دیوان کام و زبان گفتگو دارد۔

ے

ایں قدر کردہ باید اندیشہ
قُلقُل از مے بود نہ از شیشہ »

۳۴ے

ذاتِ حق تعالےٰ کے شہود کی نقدی کے منصب
رکھنے والے احدیوں کے حالات کی شرح میں
موزوں عبارتوں کا بیشمار خزانہ اس نسخہ
نامی (تواقب المناقب) کے سوا کسی ہمارے میں
صرف نہیں ہوا ہوگا امید ہے کہ (اپنے پروردگار
کی نعمتوں کو بیان کیا کرو) کے حسب الارشاد
میرا اس بات کو ظاہر کرنا فخر پر محمول نہیں
ہوگا کیونکہ میں تو یار کے منہ کی طرح گویا
اس درمیان میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ ہاں اسقدر
اس آخری زمانہ کے مُردہ دلوں کے زندہ کرنے
والے مسیحائی فطرت والے یعنی حضرت نوشاہ
عالیجاہ، م کی روحانیت بغیر آواز اور زبان
کے یہاں گفتگو کر رہی ہے۔ اسقدر تو سوچنا
چاہیئے کہ قُلقُل شراب کی آواز سے ہوتی ہے۔
نہ کہ شیشہ سے۔

تواقب المناقب کی صنائع و بدائع

یہ کتاب اگرچہ صنایع لفظی و معنوی۔ ظاہری و باطنی علمی و فنی سے معمور ہے چند جلی صنائع کا
کا بیان کیا جاتا ہے۔ (۱)

صنعت براعت الاستہلال | اس سے یہ مراد ہے کہ کتاب کے شروع میں حمد الٰہی میں ایسے الفاظ
استعمال کئے جائیں کہ آئندہ کتاب کے سارے مضامین کا اشارہ اس میں پایا جائے۔ چنانچہ آپ

۳۴ے تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱ سطر ۱۱۔

Marfat.com
Marfat.com

تواقب المناقب کو اس طرح شروع کرتے ہیں۔

"حمد بیحد مالک ایسکے را کہ شہنشاہانِ مبارک نام را نگین یمنی دار در دل از وطن برکندہ بہ تخت نشینی سوادِ اعظم فقر فرستادہ ۔ و معرفت دستگاہان معروف روزگار را تسبیح خانہ نگرمی شوق انگشت نما کردہ بہ پروانگی تسلیم را انجمنِ وحدت بارداد ہ سلیمان شکوہان سریر فقر و غنا را پایہ کرامت نمودہ کہ افسرِ دولت در عقیم ہمت البتار بوں تاج بدہد اقتدار ۔ و تاجدار کعبہ صدق و صفا را پایہ عطا فرمودہ کہ سنگریزہ قسمت [illegible] حق پرستان بیسازد ۔ ہزار [illegible] بقا مانند [illegible] سیلے نفس را بیدی مانند مطیر انوحت [illegible]

امّا حمد باریتعالیٰ سیر [illegible] محمد نوشہروی عبدالرحمٰن دہلوی کے ناموں اور ان کے حالات کا [illegible]

(۲)

سبعت غیر منقوط [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کردہ طرح گذر طلسد کار دسمہ اد ید سرمہ طور و ار دسطلبع لوامع اسرار گردد ۔ الحمد للہ کہ مسئول
درگرد حصول و مامول درگرد وصول دارم ؎

سرمہ را طالع کما لم دہ صفر نوم صلاح عالم دہ

سالک حال آگاہ ۔ کامل و لا درگاہ ۔ صد ار القدر ر اعلم کرام ۔ حاکم سر حد راہ اسلام ،
طرۂ گرہ درگرہ جو سلسلۂ درگاہ او ۔ سرمہ طور کردہ گرد راہ او ۔ ممدوح ملک و ملک ۔
محسود ممالک و مسالک ۔ سرو باغ ارم سکر اسم او ۔ مردمک عکس نعمہ روح کمال طلسم او ۔ عنبر
عدد او در مرد رسم سلسلہ دو تر آد ۔ روح حسود او ۔ ملاسم گم کردہ راہ ۔ مار کہ سم ممالک
درگرہ دارد در عہد عدل او کاکل دلدار وار آوارہ گردد ۔ مور کہ گرہ دل او کم و اگردد
ردد در کرم او طاؤس آسا کلاہ مرصع و کمر ملمع دارد ۔ سکر صحو ورد راح احوال مدام او
کلاہ خورشید سودہ لام طول کلام او ۔ سواد لالہ در عہد علو او کوہ را سرمہ صدا دادہ
نگ را در در کرم او صرۂ درم را مار در سر زر دل آوردہ ۔ در موسم گرم و سرد در برکردہ طرح
حمام او ۔ ہو در حرم سنگ درگاہ ارم آرام او ۔ سر لولاک معلوم کردہ مدرسہ کمال او ۔ روح
نگل محو طالعہ مراح الارواح احوال او ۔ ؎

(۳)

صنعت منقوط | اس میں تمام حروف نقطہ والے ہیں ۔ کوئی حرف بے نقط نہیں استعمال ہوا ۔

؎

"شبِ خیز بیش بینش بینی فیضِ دین نقش جبینش بینی
بہ چین جبین زینت زینش بینی بہ تیغ زنی تخت نشینش بینی

شقدش بیش غضنفش نیش ۔ بیش بین ۔ بینش بقین ۔ زیب تخت زینت زین ۔ خز بخشب
بیش بحر تمش نیش نخی ۔ تیغ زنی بجنب تف غضنفش نخی ۔ بیقظ خفتن بحت بجنب فیضش
بے چیزے ۔ بخشش خزن حبت بیشش بیشے ۔ بقریب تزیین تقتن ۔ تن بخشی جلیش تبقن

Marfat.com
Marfat.com

نقشِ جبینش رُتبہ تفتیش بیش بینی - نے نے نفیِ شبہش بیخ بے یقینی - نیش جبین
جبینش تیغ تیز غضب خُنبش نبض شفقتش تخفیف تب شغب شقیق جذب پیشین
ضعیف غیب شیخیش بے نشیب فیض کبیب شفق شفقتش غیبت بخشش فن رزق
حسیبتش پیش نشین نفیِ تن - بیت تشبیب زینت تخت زینش - نقش فیض حق زیب
جبینش شفق تق شب نشینی - ظبی ختن پیش بینی - جفت خشتے پیش بینش غبینش نقش
چین بے زیب کعب جبینش - نے نے شبے یقین غیبی پیشش بنشینی - نے شب خفتن خفت
تن بینی - چین فیض تعیش بخشی - غیبت شفقتن لبشقی بے یقین بخشی -

ے

بینی زین حسیب شب خیزش — چینی نخلے رفیض تعیش بیزش
بے خُنبش نبض غضبش پشت شقی — نقش شفقی رشق تیغ تیزش "

(۴)

صنعتِ خیفا | اس میں یہ صنعت ملحوظ ہے کہ ایک کلمہ یا نقطہ ۔ اور ایک کلمہ بے نقطہ ۔ باترتیب استعمال ہوا ہے ۔

" تن ہمدم فتن حسود بدفع دار حمیتش داده عفت را ۔ نعمت ہر
اہل نعمی سراسر شق کردہ حدت او ۔ تشنیع او عیب دم ۔ نعیم او حشمتش داده
تیغ حسن تیغ اما تیز کردہ تشنیع او ۔ غیبت [illegible]
تیغ کوہ زشتی اعمال تن آور ۔ [illegible]
او شغب آور ۔ تشتت سلسلہ تحشم او [illegible]
دم بنی آدم قبض کردہ "

(۵)

صنعتِ مقلوبِ مستوی | اس میں یہ ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ [illegible]
الٹا پڑھنے سے بھی وہی عبارت بنتی ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

"نامِ او نمازِ امن و امان - نامہ انشائے آشنایان - وادی توکل ملکوت بدلو۔
وارثِ ادب ابدا ثرادِ - معانیِ عشقش عین اَلَم . متانتِ مشقش متنِ اتم - روشن
برق لیلِ قُربِ نشور - رُوحِ تنِ طلسمِ سلطنتِ حُور - برقمِ حالِ صلاحِ مقرب - بل طبیبِ
نسیبِ طلب - کاردانِ آسانِ ادراک - کانِ درد بل لعلِ لبِ دردناک - عرشِ کلام
مالکِ شرع - عُرفِ حدیثِ ذرع - رشحِ فیضِ ضعیفِ حشر - رشتِ نور و محمود رونشر -
تاریخِ حالِ فلاحِ خیرات - تادرادِ دورِ وُرودِ داردات - شرائطِ تمام امت طیارش -
شرایعِ بیدِ محمدی عیارش - والامکان دارد تا کمالِ او - والا نائبِ حدیثِ بیانِ
آلِ او - برقِ اعمالِ لابیعِ اقرب - بسناشمسِ اسمش انسب - واقفِ راہ ہا
رفقِ او - واھبِ ترتیبِ بیتِ رتبہ او - بکرمِ عنصرِ صنعِ مرکب - بدوم دلالت دال
دمودب - مدحِ او کردم آرائشِ اشیارا مدرکِ واحدم - مرادِ رجائے اجر دارم -
مدرکاتِ بجا واجب تا کردم - مدادرا درسِ تبتِ سردار دادم - مشکِ آہوئے
بے عیب یا ہوئے کشتم - مرادِ سرمہ خردشم شورِ فہم رس دارم - دشمنِ ردِ نادان درہم شد
دُدِ رگ مارِ نادندان رام گردد - من کلماتِ تا نات تامل کنم - من چمن بشمشیر درد
ریشم شبنم چمنم - اے بنائے نور درونی انبیا - ابرِ کرم موسوم برگ ربا -
مسکین غیور روئے غنی کسم - مسکہ چوں مردِ مکم درمِ نوچہ کنم - مرادِ حالِ صلہ
اہلِ صلاح دارم - من کیمیائے میکنم - ؎

ہم اعلام ناکس سکاں بال عامہ ہماں گنج نامہ ہماں جنگ نامہ
برائے دمِ آہ مدِ یا رب برجسمِ کلاہت ہلاکِ مجرب

دین ادب اہلا قول یقین نے قیل وقال ما بدانید - من ادب کان حرف بیدا دادیب
فرخناک بدانم - مہار تصرفِ ہر زہ فرصت راہم - دوشب مدعسرم عدم نبود - تسلیم
جانِ آدم دانا جمیل ست - دوبینی مکر کمینی بود - من گنہ گار اگر کار آگہان کنم -

Marfat.com
Marfat.com

مشابہت شرف بنیم منیب فرشتہ باشم ۔ ماہِ درک لالہ آسا ہلال کردہ ام ۔ مدا شک سیل باغ ابلیس گشادم ۔ تف این بارِ حسود رف فردوس حرام نیافت ۔ من آدم عدین و دل کا کل رد نیم غسم دانم ۔ رکن دوستی وقف تقویت سود نگر ۔ رام شب سگان ناکس بشمار ۔ رد خسم آسا مخور ۔ شکم را بیار مکش ۔ تف آتش تنور دروغ شتافت ۔ دشنہا داشک ہرگز گرہ کشا آہ نشد ۔ ہوائے اتصال لا تقا یاوہ ۔ شیوخ بسام این دنیا نائل خویش ۔ بے خشوہ درد سوش حبیب ۔ بے زیں ۔ بے سخی شیب ۔ دور آرام ہمہ نا را رود ۔ درم شمار حلال حرام شمرد ۔"

(۶)

صنعتِ منفصل | یہ حروف لکھنے میں آپس میں مل نہیں سکتے ۔

ـہ

دارد زردار ۔ درد آزار دراز درد او بردار رود دور راز

(۷)

صنائع خمسہ | اس میں آپ نے مذکورہ بالا پانچوں صنعتوں ۔ غیر منقوطہ ۔ منقوط ۔ حیفا ۔ مقلوب مستوی ۔ منفصل کو مکرر بیان کیا ہے ۔ عبارت گذشتہ کے متعلق لو واضح کیا ہے کہ فلاں فلاں صنعت کو میں نے لکھا ہے ۔ اور اس نے ان صنعتوں کو بالترتیب ملحوظ رکھا ہے ۔

۱ ۔ " کلک مرصع کار کلام اول مہملہ املا کردہ ۔

۲ ۔ " یعیش زین برحمت تست حیوان لقمش حقیقتش [illegible] ۔

۳ ۔ " دگر فن ہر دو شق بسور تبت کردہ ۔

۴ ۔ " نادر صنعت رابع بلقب تلف تلف عبارت مذکور [illegible] ۔

۵ ۔ " راز دور از دو رد دلآرا آوازدادن دارد دادار [illegible] ۔

Marfat.com
Marfat.com

ے

توانم در مسائع کرد طیار — مربع نسخہ چوں طاؤس گلزار
وے فکرِ مسائع بسکہ تنگ ست — معانی بستۂ قیدِ فرنگ ست
طوافِ کعبۂ معنے توانی — چرا در حبسِ صورت بند مانی
بود صورت پرست آئینہ لاچار — چو زنگی روسیاہش کرد زنگار
قلم تا معنی اندر پردہ اوست — سیاہی روسفیدی کردہ اوست

(۸)

صنعت گل دستہ برگ | اس میں ایک رقعہ عبارت بالنقط ۔ اور ایک رقعہ بے نقط لکھا ہے ۔ دونو رقعے الگ الگ مضمون رکھتے ہیں ۔ اور پھر ان دونو کو بصنعت حیفا اکٹھا کر دیا ہے ۔ ایک لفظ بالنقط ۔ اور ایک لفظ بے نقط ترتیب وار کیا ہے ۔ تو وہ ایک تیسرا رقعہ بن گیا ہے ۔ جس کا مضمون مسلسل ہے ۔ اس کو آپ نے گل دستہ برگ نام رکھا ہے ۔ خوشگو نے اس رقعہ کا ذکر کیا ہے ۔ وہ عبارت اس سے پہلے سفینہ خوشگو کے ضمن میں گذر چکی ہے ۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

(۹)

نمونہ اشعار | آپ نے آخر کتاب میں ایک نظم بعنوان " پند بہ نفس دردمند " لکھی ہے ۔ جو پوری یہاں درج کی جاتی ہے ۔

ے

صداقت ہے گرہ در سینہ چوں مو — بزیر گردِ کلفت زندہ در گور
نشد از دزد شیطاں ہیچ آگاہ — سبک نفس تو در خوابِ سحر گاہ
خم دیں نیست از بس سینہ مسکن — بود فوت نمازت مرگ دشمن
بدوق در شکست روزہ طیار — کہ گویا بستکدہ پرہیز سیار
خراب آبادِ دنیا بے ثبات ست — کہ در صورت پرستی موہنات ست

Marfat.com
Marfat.com

به بیت اللہ معنی کردہ پرداز — ازیں بتخانۂ صورت برون تاز

اگر با دردِ دیں داری سر و کار — ز سودائے بتاں خود را نگہدار

مشو وابستہ زلفِ پریشاں — چہ لازم تار بر گنجِ شہیداں

ز مشقِ فکرِ خط خود را ادب کن — چو طفلِ اشک آزادی طلب کن

بوصفِ خال تا کے فکر باریک — مکن نرمِ صفا را اشک دیدہ تاریک

چہ سان گردد چراغِ فکر روشن — کہ ایں کنجد ندارد روئے روشن

مکن وصفِ دہانِ خوب رویاں — مشو محو بیانِ فتنہ مویاں

ز فکرِ ہیچ در ہیچت برون تاز — سوادِ اعظم معنی وطن ساز

برآور سر ز جیبِ بخت بیدار — چہ لازم فکرِ خوابِ چشمِ بیمار

سراپا نسخۂ موشت سقیم ست — علاجے کن اگر طبعت سلیم ست

بیفگن حرفِ کاکل در پسِ گوش — حدیثِ چشم کن خواب ذا موش

ہوس با عشقِ حق از دل بدر کن — پرِ طوطی مگس را شہپر کن

دل تا نادہ سامانے ندارد — بود تیرے کہ پیکانے ندارد

بہارِ غنچہ دل دردِ نہفتہ ست — شگوں دارد شکستِ قفل گنجے ست

دلِ نالاں صفاتمثال باشد — کہ صد گنجِ عرم را خلوتے باشد

شبے در خلوتِ دل دار دیدم — بیاضِ طلعتِ خود را سپیدم

نگہ کردم دراں کاشانہ راز — دلے بود در و صد عالم نیاز

ندارد برقِ سیمابی ہوا و حود — حیات جاودانی یافتہ زود

ز چاکِ دل طلسمِ ہفت وا شد — بیاضِ ہمچو گردِ زال وا شد

لعبت را بتخانہ کانی ست — دلف را از خمی تیغ دنانی ست

Marfat.com
Marfat.com

چرا دل جلوه گاهِ غیر گردد — چه لازم کعبه گردِ دیر گردد

بهارِ بے خزاں در خانه داری — چه فکرِ سبزهٔ بیگانه داری

نباشد خاکساری زیبِ دمساز — نگردد نقش پا محتاجِ پرواز

دلِ حیرت پرستان نشکند رنگ — کجا آئینه زانو کشد ز زنگ

بهارِ جلوهٔ حُسنم نصیب ست — ز رنگِ گل خونبهائے عندلیب ست

فروغِ نورِ آن خورشید پاک ست — چو شمعم از رگِ گردن چه باک ست

کنم چون لعلِ رشکِ دردِ دیده — کبوتربازی از چشمِ پریده

کواکب در شبِ تارم نهان ست — جواہر سُرمه ام در سُرمه دان ست

جہاں یک بزم برہم خورده دیدم — فلک دودِ چراغِ مُرده دیدم

اگر دردے نخارد سینهٔ دل — نفس زنگ ست بر آئینهٔ دل

دو عالم سبحهٔ از دیوانِ عشق ست — غبارِ تودهٔ طوفانِ عشق ست

ز رشکِ آه مے پیچد چو طومار — بود سنگِ ملاخن مُهرهٔ مار

رسا افتاد چشمِ اشکبارم — تیمم میکند ابرِ غبارم

تنم از بیقراری مضمحل شد — کبابِ آتشِ یاقوت دل شد

مخور غم از شکستِ شیشهٔ من — که در طور ست پنهان ریشهٔ من

رگِ بوئے گلم بوئے دماغ ست — نسیمِ گلشنم بادِ چراغ ست

نگه در چشمِ حیران تیز گردد — نفس بر لب دمِ شمشیر گردد

شود از شورِ اشک فتنه انگیز — بیاضِ دیده در چشمِ نمک ریز

تو اے سرحلقهٔ قومِ ریاکار — مریدِ تودهٔ طوفانِ دستار

دلت گر بر مریدان ناز دارد — ببالِ دیگران پرواز دارد

کند خوئے طبیع اندیشه اد — دود در مغزِ قاروں ریشه اد

Marfat.com
Marfat.com

مکن آئینہ داری ناکساں را — بچشم خود بدہ جاں ایں خساں را
فنا مائل ندارد کار با کس — چراغ کشتہ باشد فارغ از خس
نباشد گنج خلوت کلفت آہنگ — نمے خیزد ز آتش دود در سنگ
ہوائے نفس از دل دور گرداں — ز بیت اللہ بت مہجور گرداں
سخن کوتہ کہ بس عصیاں پناہم — بر نگ خامۂ خود روسیاہم
ولے از فضل حق امید وارم — کہ گردد ابر رحمت پردہ دارم [۳۷]

رقعات

آپ کے جن رقعات کا ذکر خان آرزو نے مجمع النفائس میں۔ اور سندر اس داس خوشگو نے سفینہ خوشگو میں۔ اور بھگوان داس ہندی نے سفینہ ہندی میں کیا ہے۔ وہ رقعات آج کل ناپید یا نایاب ہیں۔ البتہ بیاض میر محمد قاسم سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا صداقت کی میر صاحب سے خط و کتابت رہی ہے۔ چنانچہ دو رقعے بنام میر صاحب وہاں سے ملے ہیں۔ جن میں وہ علمی صنعت کاری نہیں۔ بلکہ سادہ الفاظ میں ہیں۔ جو یہ ہیں۔

رقعہ اول

"میر صاحب مشفق و مہربان۔

وعدہ بہ توسط ملاقات لالہ لاہوری مل دیر کشید۔ غالباً بسعی رضوان رخصت ببردید۔ خوب بود رضوان لیکن سبقت تقریب و اعلام صورت حال بمکاتبہ چہ دریغ۔ کم نمائی ہا مشترک ست و تعلقات دیرینہ دنیا عند اللطف ذمیں ساقط نمی شود و تعہد یاد معہذا دوستیہا یار باد" [۳۸]

---

[۳۷] تواقب المناقب قلمی ص ۲۰۶ [۳۸] اس رقعہ کے بعد یہ عبارت لکھی ہے "و ۷۰ شیخ محمد یار بخشی نواب خردمند خاں بفقیر محمد قاسم نوشتہ تو قف بانزدہم رمضان ۱۱۴۲ھ" شرارت۔

Marfat.com
Marfat.com

رقعہ دوم[۲]

"میر صاحب و قبلہ من [۳۹]

یارہ زرے از بابت جاگیر سرکار بر ذمہ بھتیہ کنور سنگھ ہست خرچے کہ بر پردانہ مطابق رُو بکار خواہد بود منجملہ آں خواہد کرد، از حد آں تاکید ... ے باشد او تعالےٰ ... بنسخ لیلےٰ مجنوں حضرت نظامی اگر بقیمت یا عاریت دست دہد ..." [۴۰]

ثواقب المناقب کے چند قلمی نادر نسخے

اس کتاب کے چند خطی نسخے جو میرے علم میں ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مکتوبہ مولانا قدرت اللہ لاہوری رح سال کتابت ۱۱۵۸ھ ایکسو اٹھاون ہجری

---

[۳۹] یہ رقعہ میر محمد قاسم کے اُس رقعہ کے جواب میں ہے جو اس سے پہلے اُسی بیاض میں مرقوم ہے۔ وہ یہ ہے جو میر صاحب نے علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کے نام بھیجا۔

"شیخ صاحب روشن ضمیر شاہ و خورشید نور سلامت۔ مقدمہ پردانہ مطابق ... از بیسر بھتیہ کنور سنگھ دکیل پرسیدہ بودم ظاہر کرد کہ اول مقصد بان تعلل داشتند۔ الحال بر خرچ نہ دادہ، دیر راضی شدہ اند گفتم توقف چیست۔ اگر اعانتے در کار باشد تقصیر حاضر۔ گفت در عرصہ دو سہ روز تیار کردہ میرسانم۔ دریں صورت انتظار نامہ کشید بعد انقضائے وعدہ ہرچہ .... بھتیہ ہر کنور سنگھ خود شش ہم از سفر یک ماہہ آمدہ۔ امروز ملازمت نمودم۔ زیادہ عافیت و جمعیت باد" [۴۰] اس رقعہ کے بعد یہ عبارت تحریر ہے "دستخط شیخ محمد شاہ جیو منشی نواب خرد خدا یار" علامہ صداقت کے یہ دو رقعے میرے محترم دوست شیخ صادق علی دلاوری ایم اے لاہوری نے ۱۳۶۱ھ ایکسو تین سو اکاسٹھ ہجری میں "بخط خط از بیاض قاسم" میں سے نقل کر کے مجھے بھیجے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے سطور میں جہاں نقطے دیئے گئے ہیں بیاض کے الفاظ دلاوری صاحب سے پڑھے نہیں گئے۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(مطابق ۱۷۲۵ء ایکہزار رسات سو پینتالیس عیسوی) یہ نسخہ سید شیر محمد بن سید عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی ساہنپالوی کے لئے لکھا گیا خوشخط نستعلیق ہے۔ یہ نسخہ آجکل ۱۲۹۰ء ایکہزار تین سو نوے ہجری مطابق ۱۹۷۱ء ایکہزار نوسو اکہتر عیسوی میں صاحبزادہ الطاف حسین بن سید فضل حسین بن سید غلام حسن نوشاہی کے گھر میں بمقام نوشہرہ پورتریف ضلع گجرات موجود ہے۔

۲ - مکتوبہ مولوی غلام رسول مالک جموں جو شیخ اللہداد المعروف شیخ سری قریشی صدیقی المتوفی ۱۰۱۱ء ایکہزار گیارہ ہجری مدفون گندھرہ ضلع گجرات کی اولاد سے تھے۔ سال کتابت ۱۲۳۴ء ایکہزار دوسو چونتیس ہجری (مطابق ۱۸۱۹ء ایکہزار آٹھ سو انیس عیسوی) یہ نسخہ میاں سلطان ملک بن سلطان محمد نوشاہی نوشہروی کے لئے لکھا گیا۔ خوشخط نستعلیق ہے۔ ناقص الاخر ہے۔ یہ آجکل میرے (سید شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے۔

۳ - یہ نسخہ غالباً ۱۲۵۰ء ایکہزار دوسو پچاس ہجری کے قریب زمانہ کا لکھا ہوا ہے خط متوسط درجہ کا ہے۔ کاتب کا نام نور علی نور ہے مکمل نسخہ ہے لیکن اس میں قدامت کی علامات ہیں۔ یہ نسخہ آجکل سید عاشق علی بن سید مشیر علی بن سید محمد شفیع نوشاہی کے کتب خانہ میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

۴ - یہ نسخہ خوشخط نستعلیق ناقص الاخر ہے۔ اس پر حواشی بھی ہیں۔ [illegible] کاتب کا نام اور سال کتابت معلوم نہیں۔ یہ نسخہ پرانا ہے یہ آجکل سید ابوالکمال غلام رسول بن [illegible] بن سید چراغ محمد بن سید اللہ داد نوشاہی کے پاس بمقام ڈوک ضلع گجرات موجود ہے۔ کسی تعارف کی دکان سے ملا ہے۔ یہ نسخہ میں نے خود نہیں دیکھا [illegible] اس کا تعارف لکھ دیا ہے۔ [illegible]

۵ - مکتوبہ سید محمد حسن بن سید [illegible] شاہ نوشاہی نسلوی سال کتابت غالباً ۱۳۴۰ء ایکہزار تین سو چالیس ہجری مقول آبادی ہے۔ [illegible] ایک دو جگہ پر کاتب نے کچھ سطور یا الفاظ الحاقی بھی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

بن حکیم فقیر محمد بن سید بنے شاہ نوشاہی کے گھر میں بمقام رنمل ضلع گجرات موجود ہے۔

۶ ۔ مکتوبہ سید شریف احمد شرافت (مولف کتاب ہذا معارف الابرار) کتابت ۱۳۴۶ھ ایکہزار تین سو چھیالیس ہجری۔ یہ نسخہ میں نے نسخہ نمبر ۱ سے نقل کیا تھا۔ آج بھی یہ میرے کتب خانہ میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

۷ ۔ مکتوبہ سید شرافت نوشاہی۔ کتابت ۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری۔ خوشخط نستعلیق۔ باریک قلم۔ یہ اپنے لکھے ہوئے نسخہ نمبر ۶ سے دوسری نقل کی نصف تک لکھا گیا۔ تاحال مکمل نہیں ہو سکا۔ یہ بھی میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۸ ۔ مکتوبہ سید لبشیر احمد بشارت نوشاہی۔ کتابت ۱۳۵۰ھ ایکہزار تین سو پچاس ہجری خوشخط نستعلیق۔ عنوانات سرخ۔ صفحات کے گرد حدود لیں سرخی سے کشیدہ۔ یہ نسخہ میرے کتب خانہ میں تھا۔ ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری میں قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے بذریعہ ماسٹر میراں بخش دوبرجی (ضلع گجرات) والہ۔ ساکن لاہور مجھ سے مطالعہ کے واسطے لیا۔ اور پھر واپس نہ کیا۔ آج کل اُن کے بیٹے قاضی بدل حق کے کتب خانہ میں موجود ہے مجلہ ہلال کراچی ۱۳۸۸ھ ایکہزار تین سو اٹھہتر ہجری میں قاضی بدل حق نے اعتراف کیا ہے۔ کہ "نسخہ خطی تواقب المناقب بندہ باخود دارم" یہ وہی نسخہ مکتوبہ برادرم سید بشارت نوشاہی ہے جو انہوں نے میرے مکتوبہ نسخہ نمبر ۶ سے نقل کیا تھا۔ جس پر قاضی صاحب نے بیماطور پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔

۹ ۔ مکتوبہ میاں صوفی حکیم نیک محمد بن میاں روشندین بن میاں غلام مصطفےٰ نوشاہی شرقپوری۔ کتابت ــــــ ہجری۔ خط متوسط درجہ کا۔ ناقص الاجزا ہے۔

یہ میاں صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں بمقام شرقپور ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔

۱۰ ۔ ۱۳۷۹ھ ایکہزار تین سو اناسی ہجری مطابق ۱۹۵۹ء ایکہزار نو سو اُنسٹھ عیسوی میں میرے ہاتھ کا لکھا ہوا، تواقب المناقب نسخہ نمبر ۲ بوساطت مسٹر گوہر نوشاہی۔ ڈاکٹر وحید قریشی

Marfat.com
Marfat.com

ساکن سمن آباد۔ لاہور نے مجھ سے عاریۃً لیا، اور کسی کاتب سے نقل کرایا، جو اُن کے پاس ہے

اُن کے علاوہ

ڈاکٹر وحید قریشی نے تواقف المناقف کو رسالہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں قسطوار چھپوایا ہے۔ لیکن چند قسطیں چھپوا کر ہمت ہار دی ہے۔ ابھی مکمل نہیں ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کی اولاد کا کچھ پتہ نہیں کہ ہوئی یا نہیں۔ البتہ آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ موجود تھا۔ اگرچہ کسی کا نام دریافت نہیں ہو سکا مگر آپ کے شعر ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے مرید موجود تھے۔

دولت گر سر مریداں ناز دارد ببال دیگراں پرواز دارد

تاریخ وفات | علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کے متعلق

۱۔ خان آرزو نے مجمع النفائس میں لکھا ہے۔

"در اواسط عہد فردوس آرامگاہ محمد شاہ کی سلطنت کے درمیانی زمانہ
محمد شاہ فوت شد" میں فوت ہوئے۔

۲۔ عشق عظیم آبادی نے تذکرہ عشق میں لکھا ہے۔

"در سنہ یکہزار و یکصد و چہل [illegible]
و ہشت درگذشتہ" [illegible]

۳۔ سید علی حسن خاں نے صبح گلشن میں لکھا ہے۔

"در سنہ ثمان و اربعین و مائۃ [illegible]
و الف در محلہ سرمد شہید جاگزیدہ" [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ض

(۴۵)

ضیاء اللہ

میاں ضیاء اللہ جامکی والد

ہر کہ او از سلک عقل و خرد آگہ بود — از دل و جان بندۂ حضرت ضیاء اللہ بود

میرسد از یک نظر دربارگاہ ایزدی — ہر کرا لطف عمیمش رہنمائے رہ بود

ساغر لطفش چنان مخمور کردہ عالمے — چشم ہر مخلوق مست از بادۂ نوشہ بود

نیست فرد آفتاب حشر را تابش برو — ہر کرا بر سر ز ذات پاک او سایہ بود

اشرف از کمتر غلامانش ہمیں دارد امید
کہ بوقت رستخیز گہ سگ درگہ بود

آپ صاحب علم و حلم و زہد و تقدس و ورع اہل شریعت و طریقت تھے۔ کئی سال دہلی میں رہے۔

بیعت طریقت آپ نے بائیس ۲۲ سال تک مرشد کی طلب میں تلاش کی۔ اور کئی مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ مگر کسی پر تسکین نہ ہوئی۔ آخر سیکوہ ضلع سیالکوٹ میں حضرت میاں رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب رح کی خدمت میں پہنچے۔ تو دل کو جمعیت حاصل ہوئی۔ ان کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان کی ایک ہی نظر سے معرفت کا راستہ کھل گیا۔ اور قدم دنا حاصل ہوا۔ اور حق الیقین تک پہنچے۔ کرار حمت میں ہے۔

ہر نظر عقدہ تمامی کشاد — قدم در رہ معرفت او فتاد

Marfat.com
Marfat.com

فنا در فنا درجۂ یافتند — ز غیر خدا روئے دل تافتند

بدیدند حق را بچشم یقین — ماندہ دگر پردۂ آن و این [۱]

وطن آپ کا وطن موضع سلطہ تھا۔ جہاں آپ کے والد ماجد زراعت کرتے تھے۔ پھر وہاں سے موضع جام کے چشمہ میں تشریف لے گئے۔ اور مدت العمر وہیں رہے۔ اسی سبب سے لوگ آپ سے متعلق ہوئے۔ ہر حاجتمند کی حاجت بر آپ کے دروازہ سے پوری ہوتی تھی۔ [۲]

کسے کو تعلق و صفا بود — بنے کار او جملہ انجام شود

بلطف و کرم کار زار اوان — بایند ہمہ خواہش ما [۳]

حاجی کی آبادی کی تاریخ مفتی غلام سرور صاحب کاروانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"حاجی کی [illegible]

[illegible]

حمام حاجی [illegible]

[illegible]

اولاد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

۱۔ میاں سلطان علیؒ۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی علم رمل کی کتاب صدر المصدور میں نے شیخ حیات حسین المعروف سائیں حیاتیا نوالہ سلیمانی رسولنگری رح کے پاس دیکھی تھی۔

۲۔ میاں نور محمد رح۔

۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق ۱۹۳۲ء ایکہزار نو سو بتیس عیسوی میں آپ کے سجادہ نشین میاں مہر علی ولد شاکر شاہ ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ مولانا حکیم محمد اشرف بن اعز الدین فاروقی منیجری رح — کالے والا ضلع گوجرانوالہ

۲۔ مولوی قل احمد بن حکیم محمد اشرف فاروقی رح — 〃 〃

۳۔ میاں شرف الدین بن قوام الدین فاروقی متوفی ۱۲۵۰ھ* — لدھیوالہ خیمہ 〃

مدحیات

آپ کی مدح میں مولانا محمد اشرف صاحب نے کنز الرحمت میں لکھا ہے۔

(۱)

زباں برکش اے عندلیب سخن — بیفشاں پر و بال از ناؤ من

در مدحت مرشد ناکشا — کہ گردد ہمہ حاجت تو روا

زہے مطلع شمس انوار غیب — دل از یاد حق یدبیضا بجیب

بعلم و بعلم و بفقر و ورع — ندیدم کسے ثابت اندر شرع

شناور بدریائے عشق اگر — فقط ذات حق بود بے اشتباہ

زکم ظرف بودند منصور دار — کہ از یک سخن رفت بالائے دار

بنوشید عراق عشق ازل — نیاورد بیرون دمے ریں قبل ۴

---

۴ کنز الرحمت ص ۱۶۶ شرافت۔ * ان کی تاریخ میں مولوی غلام قادر تسانیق رسولنگری رح یہ قطعہ لکھا ہے۔

فوت شد افسوس میاں شرف دیں — شرفہ اللہ بانعامہ

بہر وفاتش ز خدا خواستم — فضلہ اللہ باکرامہ

۱۲ ۵۰

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

ببیں حالِ زارم میا نصاحبا　　بکن زُود کارم میا نصاحبا
بجز ذاتِ پاکِ تو در دو جہاں　　پناہے ندارم میا نصاحبا
بروزِ حشر چوں شود لعنت و نفیر　　تو باشی غمخوارم میا نصاحبا
بہ بینم جمالِ تو از گور چوں　　سرِ خود برآرم میا نصاحبا
مرا ں از کرم از درِ خود مرا　　سگِ داغدارم میا نصاحبا
مکن از رہِ لطف محتاجِ غیر　　توئی زینہارم میا نصاحبا
بہ بخشا گناہم کہ طاؤس وار　　بسے شرمسارم میا نصاحبا
در رزق بر من کشا از کرم　　توئی غمگسارم میا نصاحبا

بہ اشرف بدہ شوقِ خود ہر زماں　　اگر گنہ گارم میا نصاحبا [۵]

تاریخ وفات میاں ضیاء اللہ صاحب رح کی وفات ۱۲۰۶ھ ایکہزار دو سو چھ ہجری مطابق ۱۷۹۲ء ایکہزار سات سو بانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی ہوئی۔ اسوقت اسکی حکومت کا چونتیسواں سال تھا۔

آپ کی قبر موضع جامکی چیمہ متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں گاؤں کی طرف ہے۔

قطعہ تاریخ از کنز الرحمت

چو شد روح پاکش جدا از بدن　　رسیدم [illegible]
بپرسیدم از سالِ آں پاک تن　　خرد گفت ۔ دریائے [illegible]

۱۲۰۶ھ

ماد تاریخ

" ماہ نظر "　　۱۲۰۶ھ

---

[۵] زلال رحمت ص ۱۲۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

طالع یار

منشی طالع یار (اودھے راج) رُستم خانی رح

آپ پہلے ہندو تھے۔ بعد اورنگ زیب اسلام قبول کیا، اور سید محمد قنوجی رح کے مرید ہوئے۔ جو حضرت سید صالح محمد صاحب مک سادہ والے۔ خلیفہ بزرگ حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید صادق الاعتقاد تھے۔

کتاب "ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ" میں ہے۔

"منشی اودھے راج پہلے رُستم خاں فیروز جنگ [مقتول ۱۰۶۲ھ / ۱۶۵۲ء۔ مآثر الامراء ج ۲ صفحہ ۲۴۵] کا سیکرٹری تھا۔ رُستم خاں کے قتل ہونے کے بعد مرزا راجہ جے سنگھ کا ملازم ہو گیا۔ [مآثر الامراء، ج ۳ صفحہ ۵۶۸] جو ۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۶ء میں راہ گرائے عالم فانی ہو گیا۔ اس کے بعد اودھے راج نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کا اسلامی نام طالع یار قرار پایا۔ عالمگیر نے اپنے اعلیٰ منصب پر فائز کیا۔ سید محمد قنوجی رح کے مریدوں میں منسلک ہو کر اپنے آپ کو قادری سلسلے میں شامل کر لیا۔" [1]

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے کتاب ہفت انجمن موجود ہے۔ اس کے متعلق ادبیاتِ فارسی میں

---

[1] ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ صفحہ ۸ مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ ایم اے ڈی لٹ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند دہلی ۱۹۴۲ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہندوؤں کا حصہ میں تحریر ہے۔

"ہفت انجمن مصنفہ منشی اودھے راج رستم خانی [۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء] نگارنامے میں منشی اودھے راج کو اعلیٰ منشیوں میں شمار کیا گیا ہے اس انشا کی ترتیب اودھے راج (طالع یار) کے فرزند حمایت یار کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ ہفت انجمن سات ابواب پر منقسم ہے۔ سب سے ضروری حصہ وہ ہے جس میں مرزا راجہ جے سنگھ کے خطوط ہیں۔

سر جادو ناتھ سرکار نے اس کتاب کو مرہٹوں کی لڑائیوں اور مرزا راجہ جے سنگھ کے حالات کے لئے بہت مفید پایا۔ طالع یار کا انداز بیان نہایت عمدہ ہے۔ البتہ حمایت یار کا دیباچہ تصنع اور تکلف سے خالی نہیں۔"

"کتاب کے مضامین کی فہرست یہ ہے۔

۱ مراسلات رستم خاں بخدمت شاہجہاں۔

۲ مراسلات راجہ جے سنگھ بخدمت اورنگ زیب بعد از جنگ اجمیر۔

۳ مراسلات راجہ جے سنگھ بخدمت اورنگ زیب در مہم دکن۔

۴ مراسلات رستم خاں بخدمت شاہزادگان شاہجہاں۔

۵ مراسلات رستم خاں و جے سنگھ بنام امرائے شاہجہانی و عالمگیری

۶ ایضاً

۷ اودھے راج کے ذاتی خطوط" [۳]

تاریخ وفات منشی طالع یار (اودھے راج) کی وفات ۱۰۸۶ھ [illegible]

ایک اور جگہ سوچیت علاسوی نے بعد [illegible]

مادہ تاریخ

"[illegible] ۱۰۸۶ھ

---

[۲] اس قلمی نسخہ کا ایک نسخہ یونیورسٹی لائبریری [illegible] ادبیات فارسی میں [illegible]

[۳] [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۴۷)

طاہر شاہ

میاں طاہر شاہ صاحبؒ

آپ حضرت میاں رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب قریشی، ساکن سیکھوداله ضلع سیالکوٹ کے چھوٹے فرزند تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی اپنے والد صاحب کی زندگی میں وفات پا گئے۔ مولانا محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں۔

؎

دگر شاہ طاہر ز عصیان پاک — نشستہ بگلشن جناں طرفناک
ز قرب الٰہی شدہ کامیاب — بدریا شدہ مختلط چوں حباب [1]

---

[1] گنج الرحمت صفحہ ۱۶۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ع

عبدالجلیل

شیخ عبدالجلیل صاحبؒ

آپ حضرت قطب الابرار مولانا سید حافظ محمد سرخورد ابحر العشق و زندہ اکرمات شیخ الاسلام نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے نواسہ تھے۔ سیفت و حلیہ ذہبی حقیقی ماموں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان سرخورد اری سابہ پیار ہی

مقام صمدیت | پیر روشن ضمیر کی یک ہی نظر توجہ سے آپ پر مقام صمدیت حاجات خود دونوں سے ۱۲ ہو گئے۔ ۱۲ سال تک لوگ ا سید حافظ محمد حیات رمالی نوشاہی لکھتے ہیں۔

"بعد صمدیت سہ گشود دو ۱۲ سال [illegible]

وجد و ذوق | آپ کو وقت سماع [illegible]

[illegible]

عشق حقیقی | [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

دستخط | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ قطبی قلمی موجود ہے۔ ان الفاظ میں اُس پر آپ کا دستخط تحریر ہے۔

"تمت النسخة الشريفة على خطبة القطبي من يد فقير عبد الجليل۔"

زمانہ وفات | شیخ عبد الجلیل رح کی وفات کشمیر میں واقع ہوئی۔ چونکہ آپ اپنے مرشد صاحب رح کی زندگی میں وفات پا گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۱۳۷ھ ایکہزار ایک سو سینتیس ہجری مطابق ۱۷۲۵ء ایکہزار سات سو پچیس عیسوی سے پہلے پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۹)

عبدالحکیم

میاں عبدالحکیم ہرلؒ

آپ شیخ برخوردار بن علاؤالدین ہرلؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے دونوں بھائیوں سے ہر حالت میں افضل تھے۔ موضع ہرلا والی ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے۔

تملیک نامہ آپ نے سنہ ۱۱۳۰ ایکہزار ایک سو تیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۸ ایکہزار سات سو اٹھارہ عیسوی میں اپنے بھائیوں سمیت ایک تحریر بطور تملیک نامہ لکھوا کر اپنی ملکیت زمین کا حصہ چہارم دو بھائیوں سے علیحدہ کیا۔ اس کی نقل یہ ہے۔

[مُہر]

ما یانکہ عبدالحکیم و خان محمد و فاضل ولد برخوردار عرف ہرل ... ہرلا والی تپہ جلو کھیوا ایم اقرار میکنیم بوجہ مینمائیم چوں ارادتی از ملکیت ... هشت دهنه و یک پرادتی ارث و ورثه تر له پدر خود از برادری خویش ما ... ما یان اولاد و احفاد عالی و مراد و شاہزاده و شارکت اندازند بدین ... از نوشته منحرف باشد ... بنا بر این ... سندگردد تحریر شد در ماہ ... سنه ۱۱۳۰

[مُہر]

چاہ ... شد ... چاہ ... شد ... چاہ ...

Marfat.com
Marfat.com

۱۸۰۰
ششش دہنہ و یک پراوتی خرید قیمت مبلغ یکہزار و ہشت صد روپیہ از خوشیا ولد جمال چیمہ۔ چاہ سکھے والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ علی والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ جوتی والہ ۱½ بیگہ چاہ لعلی والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ کھارہ ۱½ بیگہ۔ چاہ چیمے والہ ۱½ بیگہ۔ پراوتی کھرک والی ۱½ بیگہ۔ دو دہنہ چندمحمد والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ سردالہ ۱½ بیگہ طرف شمال واقع ست۔

- حد شرقی آں۔ چاہ چھجے والہ چیل کان قبل از ۔۔۔۔
- حد غربی آں۔ چاہ ٹاہلی والہ نوزدہ[19] کان بسنگ ۔۔۔۔
- حد شمالی آں۔ تالاب سلاروالہ و بعضے بزمین ملک دھاڑیوال۔
- حد جنوبی آں۔ قریب زمین رحمانی والہ موضع بوپڑہ وریام والہ۔

گواہ شد۔ پیروشاہ۔ موضع چک پیروشاہ۔
گواہ شد۔ سنگینا دھاڑیوال۔
گواہ شد۔ نورمحمد گورچہ موضع وریام پورہ۔
گواہ شد۔ علیسے گورچہ موضع وریام پورہ۔
دستخط۔ پرتاب سنگھ مہتہ۔ »[1]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں دلاور شاہ رح

۲۔ میاں بخشادر شاہ رح

آپ کی اولاد کی تفصیل اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے دوسرے حصہ الموسوم بہ لطائف الاحیاء میں آپ کے والد شیخ برخوردار ہرل کے حالات میں گذر چکی ہے۔

---

[1] یہ تمام کاغذ اصلی مولوی عبدالحق چنیوٹی کے کتبخانہ میں ۱۳۴۷ھ میں بمقام ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ موجود تھے، اشرفیت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۰)

عبدالرحمٰن

حاجی عبدالرحمٰن ہتاری رح

آپ قوم جٹ موضع ہتار کے باشندہ تھے۔ میاں عبدالجلیل بن حضرت شیخ پیر محمد مجیار نوشہروی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اکثر اوقات ذکر و جذبہ کی حالت آپ پر طاری رہتی۔

ریاست جموں میں سکونت | آپ بحالت جذبہ ہتار سے چل کر ریاست جموں ۱۱۷۰ھ راجوری میں بمقام بدراڑی تشریف لے گئے۔ اور وہیں مدت العمر قیام رکھا۔

علاقہ پشاور کا سفر کرنا | ایک مرتبہ آپ نے علاقہ کوہستان اور پشاور کا سفر کیا اور بہت لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض کیا۔ مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں

ے

بسے عالم دریائے نوالش — شدہ ہر موج حال ناز حالش

ہر حبابے ز موج قدم نہادت — شدہ ہر سر ز دنیا ارزوئے

کوہستان پشاور ہمہ جا — ہزار شکر اللہ ہمہ ولی

جہاں از فیض او سیراب گردد — [illegible]

ہر حبابے کہ از بحر آن میانہ [illegible]

کرامات

تیز تاثیر ہونا | [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جو تھا پانی پی لیتا وہ مست و مجذوب ہو جاتا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

ے

بیادِ حق شدہ مشغول و رقاص شدہ اسپ سواری ازاں خاص
چناں تاثیر عام آمد مرادرا کہ ہر لیس خوردہ آں باز خورا
بخوردے مست گشتے زار و زار شدے با درد شوق آں مرد بسیار [۲] ے

زمین کا طے کرنا منقول ہے کہ آپ اپنے گاؤں سے کھانا پکا کر ہانڈی سر پر اُٹھا کر نوشہرہ شریف میں اپنے پیر صاحب کی خدمت میں لے جایا کرتے۔ اور بطریق طیِ ارض شام کو واپس چلے جاتے۔

سیف زبان ہونا آپ کے ایک لڑکے نے کسی عورت کے بچے کو بددعا دی۔ وہ مر گیا۔ وہ آپ کے سامنے شکایت لائی۔ آپ کے منہ سے اپنے بیٹوں کے متعلق نکل گیا۔ کہ تم نے مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ تم مرجاؤ تو بہتر ہے۔ چنانچہ اسی وقت چاروں بیٹے مر گئے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱۔ میاں جان محمدؒ ۲ میاں جان محمدؒ ۳ میاں نور محمدؒ ۴ میاں پیر محمدؒ

یارانِ طریقت آپ کے خاص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ میاں ظہور شاہ گکھڑ۔ دامادِ آنجناب۔ مدفون پیراڑی۔

۲۔ سائیں بگھو درویش پیراڑی۔ مدفون فتحپور متصل راجوری۔

زمانہ وفات حاجی عبدالرحمٰن پٹواری کی وفات محمد شاہ بادشاہ کی سلطنت کے آخری سالوں میں ہوئی۔ آپ کا مزار بمقام پیراڑی۔ علاقہ راجوری۔ ریاست جموں و کشمیر میں ہے۔

---

[۲] تحائف قدسیہ قلمی ص۲۵۴۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۱)

عبدالرحیم

مولانا عبدالرحیم سَدا کنبو والے رح

آپ حضرت دیوان ابوالفتح مہرت کے پوتے۔ حافظ ادریس کے بھائی تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی ساہنپالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ موضع سدا کنبو ضلع سرگودھا میں سکونت رکھتے۔ علم ظاہر و باطن میں کامل تھے۔ شاعری کا ذوق بھی تھا۔ تخلص فدا کیا کرتے۔

مدح نوشاہ عالیجاہؒ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی سرخوردار ساہنپالوی نے کتاب تذکرہ نوشاہی میں آپ کی ایک نظم درج کی ہے۔ جو آپ نے حضرت نوشہ گنج بخش اور اپنے پیر صاحب شاہ عصمت اللہ صاحب رح کی مدح میں لکھی ہے۔ وہ ہدیۂ

نظم

قلم اداشتم بر فکر نیکو
علم اداشتم در کار نیکو

چو فکر و ذکر من شیوۂ تست
ہمہ اخلاق من شرح تست

مدیح تاجدار دین و دنیا
ضیاء الحق بسمار دین و دنیا

محمد نام نوشہ حاجی قسمہ
ولی تاج ۔۔۔ تاج ۔۔۔

فلک بیچون من شد خاکپایش
۔۔۔ خاکپایش

سر لعبت ۔۔۔ بود
کلیم ۔۔۔

دمون معرفت یک یابانش
۔۔۔

کہے غوامض ۔۔۔
۔۔۔

Marfat.com
Marfat.com

گذشت از کربلائے لا و غیرش — ہمہ در باغِ الّا بود سیرش
کرامت خانہ زادِ خاد انش — سلامت در ستادِ درس خوانش
چو در عرفانِ حق آگاہی داشت — ازاں بر جملہ عالم شاہی داشت
بشرق و غرب نامش آفتاب ست — بتعریفش طبیعت را چہ تاب ست
کجا شپر پر د بر اوجِ خورشید — ولے چوں ذرہ دارم مہر امید
ز فرزندانِ آں شاہِ معظم — کنوں تنہ عصمت اللہ شد بکرم
بعالم مرشدِ گم گشتگان ست — کرامانش چو خورشیدِ عیان ست
بمفلس توشہ بخشش آید نگاہش — بود اکسیر دولت خاکِ راہش
چہ اکسیرے کہ تاثیرش عظیم ست — مسِ قلبِ وجودم زد سلیم ست
ہمہ شغلش بفکرِ قدرتِ حق — ہمہ فکرش بذکرِ عظمتِ حق
بدریائے شہادت آشنا اوست — جواہر سیکراں در مغزِ این پوست
زہے این مغز نغز دوست پرور — نہ چوں ہر مغز شخصے پوست پرور
ہر آنکس را سعادت رہبر آید — سرش در سجدۂ این خوش در آید
لباسِ عصمت آمد راست قدش — زہے این خوش لباسِ نخیہ بدنش
بہر حرفش کلامِ پُر معانی — بیانِ اوست حرفِ جو دکانی
لبِ لعلش پُر از لولوئے لالا — بعقدِ علم و عقل آمد معلّا
فدائے قدوی آمد بر دراو — دعا گو خاندانِ آں تنہ تو [1]

تاریخگوئی | آپ فنِ تاریخگوئی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت توشہ گنج بخش رح کی تاریخ وفات لکھی جس کے سترہ اشعار ہیں۔ اور تذکرہ نوشاہی میں پورے درج ہیں۔ جن کا

---

[1] تنہ تو سے مراد توشہ ہے۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۹۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مطلع یہ ہے۔

دلم در باغ بوے نو شتہ انوردِ ذکرِ دستانش
چو دستاں خواندہ خوش دستاں زبونے قبضِ احسانش

چار عدد مادہ ہائے تاریخِ وفات لکھے ہیں۔

۱ " خاتمِ پاک " ۱۰۶۴ھ
۲ " وہ نوشتہ حاجی سخی " ۱۰۶۴ھ
۳ " نوشتہ کردی سخی بود " ۱۰۶۴ھ
۴ " رحلتِ نوشاہِ دیں " ۱۰۶۴ھ

زمانہ حیات مولانا عبدالرحیم صاحب ؒ سالِ تصنیفِ تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ اکہرا ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء اکہرا سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

آپ ایک مرتبہ حضرت سید شیر محمد بن شاہ عصمت اللہ صاحب ؒ کے ہمراہ لاہور گئے۔ اسی دوران سید شیر محمد صاحب ؒ نے علامہ صداقت کیجاوی ؒ کی تصنیف کتاب تواقب المناقب۔ مولانا قدرت اللہ لاہوری سے لکھوا کر حاصل کی۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۲)

عبدالسلام

شیخ عبدالسلام سوہدروی رح

والد کا نام شیخ ہدایت اللہ بن شیخ عبدالرحمٰن بن حافظ سعداللہ قریشی تھا۔ قصبہ سوہدرہ کے اکابر مشائخ سے تھے۔ بیعت طریقت حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب قریشی ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ سے تھی۔ آپ صاحب علم وحلم و زہد و تقدس تھے۔ خوشنویس اور عامل بھی اچھے تھے۔ آپ کے ہاتھ کی بعض تحریریں میں نے نظام آباد متصل دزیرآباد میں میاں فضل حسین ولد میاں محمد بخش توشاہی کے گھر میں دیکھی ہیں۔

اولاد آپ کے ایک فرزند میاں غلام محمد نام تھے۔ جن کی پیدائش ہفتہ وقت چاشت گیارہویں ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ ایکہزار ایکسو باسی ہجری مطابق ۱۶۶۹ء ایکہزار چھ سو انہتر عیسوی میں ہوئی۔ اور میاں غلام مرحوم نظام آبادی رح کے مرید تھے۔

تاریخ وفات شیخ عبدالسلام رح کی وفات سوموار۔ انتیسویں صفر ۱۲۳۶ھ مطابق ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ ۱۶ء سولہواں جلوس تھا۔ اُسوقت حکومت لاہور پر راجہ رنجیت سنگھ کو اکیسواں سال تھا۔

قطعہ تاریخ وفات

بود عبدالسلام اہل فراغ — زیں جہاں رفت چوں گل از دیں باغ

سال تاریخ شاں فکر کردیم — گفت ہاتف نہاں۔ ک بود چراغ

۱۲ ۳۶ھ

ماده تاریخ

« بلند قطر » ۱۲ ۳۶ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۵۳)

عبدالغفور

شاہ عبدالغفور جالندھریؒ

آپ قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیا گنجور فیوض باری، خسرو قادریہ، اکابر مشائخ نوشاہیہ سے تھے۔ آپ مولانا محمد ابراہیم دانشمند انصاری رح کی اولاد سے تھے۔ آپ کا مولد و موطن لسٹی دانشمندان متصل جالندھر تھا۔ آپ کے والد بزرگوار میاں دل محمد مرد متشرع سہروردی سلسلہ کے مرید تھے۔

واقعۂ بیعت آپ کے والد کا ارادہ تھا۔ کہ آپ کو سلسلہ سہروردیہ میں مرید کرائیں مگر انہیں ایام میں ایکدفعہ سید حافظ قایم الدین برخوردار نوشاہی رح پاک پتن والے جالندھر میں تشریف لائے۔ آپ پر نظر پڑ گئی تو آپ مچھلی کی طرح تڑپنے لگے جب افاقہ ہوا تو آپ کا ارادہ ہوا کہ ان کی بیعت ہو جائیں۔ مگر آپ کے والد صاحب نے روکا۔ بلکہ زنجیروں سے جکڑ دیا۔ اس حالت میں بھی آپ کا شوق روز بروز بڑھتا گیا۔ جب والد صاحب کو معلوم ہوا کہ اب بغیر بیعت ہوئے نہیں رہ سکتے۔ تو اجازت دے دی۔ آخر آپ پاک پتن حاضر ہو کر حافظ صاحب کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ آپ پیر و شیخ کے عاشق صادق ادب و تعظیم شیخ میں کمال درجہ رکھتے تھے۔ [1]

فتوحات آپ کو حضرت حافظ برخوردار صاحب رح نے وظیفہ اللہ الصمد کی اجازت دی۔ آپ نے اس کے متعدد چلے کئے۔ حتٰی کہ یہ آپ کے عمل میں ہو گیا۔ اور آپ اس سے تمتع ہونے لگے۔ جدھر کو جس طرف منہ کر کے بیٹھتے۔ اس طرف سے بیشمار مخلوق خدمت میں حاضر ہوتی

---

[1] انوار القادریہ بحوالہ مرآۃ النصوریہ قلمی ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مسخرات اور رجوعات بہت بڑھ گئی۔[۲]

تعمیر روضہ حضرت نوشہ و سچیار صاحب رح سائیں غلام رسول برقندازی بڑکی والا رح سے منقول ہے کہ آپ کو جسقدر فتوحات ہوتی۔ نیک کاموں میں صرف فرماتے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کا دوسرا روضہ۔ اور حضرت سچیار صاحب کا پہلا روضہ آپ نے بصرف زر کثیر تعمیر کرایا۔[۳]

---

[۲] از کار الابرار در حالات پیر محمد سچیار ص۱۵۱ [۳] بیاض مخطوطہ محمد شاہی قلمی جلد دوم ص۲۶۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دارالارشاد آپ نے اپنے مرشد صاحب کے حکم سے جالندھر بستی دانشمنداں کو اپنا دارالارشاد بنایا۔ ممالک بعیدہ سے لوگ حاضر ہو کر مستفید ہونے لگے۔

جالندھر کی آبادی کی تاریخ (۱)

امین چند اپنے سفرنامہ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں لکھتا ہے۔

"حال شہر جالندھر کا۔ آبادی اس شہر کی بہت قدیمی ہے۔ پرانے قلعے اور مسجدیں اور عمارات یہاں اب تک موجود ہیں۔ اور باسوائے ان کے شہر کے نواح میں اور چند قصبہ اور بستیاں قلعہ کے طور پر بنام کوٹ اور کوٹلی کے مشہور ہیں۔ اور ان میں اکثر ٹھانوں کی ملکیت ہے۔ اور نواح یہاں کا باغوں کے باعث سے بہت دلفریب اور خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ہر شہر میں ایک خانقاہ امام ناصر الدین صاحب کی بڑی نامور جگہ ہے۔ وہاں ہر سال [illegible] سوا کرتا ہے۔ اور ہر جمعرات کے دن بھی ایک جمگھٹا سا جمع ہوتا ہے۔ [illegible] نہایت ترشہ نیاہ سے باہر مشہد [illegible] صاحب میں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

عملداری سرکار میں بنوایا تھا۔ وہ بازار بہت خوبصورت بنا ہے لیکن اب تک اچھی طرح سے آباد نہیں ہوا۔ اور ضلع کی کچہری شہر سے الگ چھاؤنی کے رستہ میں واقع ہے۔ اور پاکپٹن شہر کھرپاں عرف قانونگو کے ہے۔ کہ ان میں سے اکثر ہندو۔ اور بعضے مسلمان ہیں۔ یہ لوگ منقسم چار قوموں میں ہیں۔ اور وہ قومیں وہاں کے باشندے اس طرح موسوم کرتے ہیں، جیسا کہ اس مسل سے واضح ہوگا۔

مسل چاروں قوم بڑے کو پتے (یعنی جھگڑالو) سوہندے۔ بہگل۔ تھابر بتی۔ اور ایک دیوی پرتھ متصل کوٹ کسن چند کے واقع ہے کہ وہاں بھی میلہ ہوا کرتا ہے۔"[۶]

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"شہر جالندھر۔ ستلج دریا سے جب اُتر کر پنجاب کی حد میں داخل ہوں تو پہلا بڑا شہر جالندھر ہے۔ یہ شہر بہت پرانا ہے۔ اس کا ابتدائی حال بخوبی دریافت نہیں ہوتا۔ کہ آیا اس کو پہلے پہل کس نے آباد کیا۔ مگر اسقدر دریافت ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ میں نام اس کا جگندھر تھا۔ پھر ویران ہو گیا۔ سمت ۱۴ بکرماجیتی میں جالندھر نام جوگی نے اس کو پھر آباد کیا۔ مگر سکندری حملے کے وقت پھر ویران ہوا۔ اور صدہا سال اُجڑا رہا۔ سال ۷۹۱ھ سات سو اکانوے ہجری [۱۳۸۹ء ایکہزار تین سو اُنانوے عیسوی] میں بعہد ابوبکر شاہ بن ظفر خاں بن فیروز شاہ باربک بن ناصر الدین۔ ایک امیر امرائے شاہی سے باغی ہو کر اول چندے کانگڑہ کے قلعہ میں رہا۔ پھر پہاڑوں سے نکل کر اس جگہ اس نے سکونت اختیار کی۔ اور پرانے قلعہ کو مرمت کرایا۔ لوگوں کو بُلا بُلا کر اس میں بسایا۔ اس وقت کی آبادی کے بعد شاہی نوحدار یہاں رہنے لگا ۸۲۱ھ [آٹھ سو اکیس ہجری۔ ۱۴۱۸ء ایکہزار چار سو اٹھارہ عیسوی] میں یہ دوابہ ملک طغا کو جاگیر میں ملا۔ اس نے بھی اس کی آبادی میں کوشش کی۔ جب بہلول لودھی سلطنت کے حصول سے اول

---

[۶] سفرنامہ ابن جبیر ص۱۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ناظم پنجاب کا بنا تو اس کی توجہ بھی اس کی آبادی کی طرف بہت رہی۔ اور اپنی قوم کی بستیاں
اس نے آباد کرا کر ان کو اس کا مالک بنا دیا۔ بڑی بڑی پختہ عمارتیں بنوائیں۔ ہمایوں بادشاہ
کے عہد میں قصبہ بجواڑہ کا حاکم نشین بنا۔ اور اس شہر کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ مگر شیر شاہ و سلام شاہ
کے وقت پھر آبادی اس کی بڑھ گئی۔ اور جالندھر کے پٹھان امیر الامرا، صاحب جاگیر، علم و نقارہ
ہوئے۔ جا بجا نئے کوٹ و قلعہ تعمیر ہوئے۔ اور تمام پنجاب میں ریشم کا تجارت گاہ بھی یہی شہر قرار
پایا۔ تب سے اب تک بدستور آباد چلا آتا ہے۔ چغتائی سلطنت کے ضعف کے وقت جب سکھوں
کی غارت شروع ہوئی۔ تو انہوں نے دو مرتبہ اس کو لوٹا۔ تیسری مرتبہ جب رنجیت سنگھ نے اس کا
محاصرہ کیا۔ اور بدھ سنگھ اگلے قابض سے اس کا قبضہ چھڑایا۔ تو سکھ فوج نے خود سر ہو کر
بلا حکم رنجیت سنگھ کے شہر کو لوٹ لیا۔ مگر جلد تر امن ہو گیا۔ چار طرف شہر کے پختہ شہر پناہ
ہے۔ مگر اب بہت مقامات سے گر کر کچی دیوار بنی ہے۔ اور اصلی شہر کے گرد گرد پٹھانوں کی
بستیاں اور کوٹ و قصبے آباد ہیں گرد نواح شہر کا سرسبز و خوشنما باغات مکانات ہیں
طرح طرح کے میوے پیدا ہوتے ہیں۔ اور آم کے درخت کی بہتات اس قدر ہے [illegible]
آموں کے بہار کے موسم میں پر بار ہوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ [illegible]
سے اچھا ہوتا ہے۔ [illegible]
ایک مقبرہ امام ناصر الدین [illegible]
و معروف ہے [illegible]
تھا یا تھا۔ کہ اب تک آباد ہے۔ [illegible]
چھوٹی سی [illegible]
کی ہے۔ [illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ہیں یہ شہر آباد ہے۔ اس میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر دو افسر کرتے ہیں۔ کمشنری کے ماتحت تین ضلع۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ اور ضلع کے متعلق چار حصیدار ہیں۔ جالندھر۔ فلور۔ نکودر نواں شہر ہیں۔ کل ضلع کی مردم شماری جو سابق ہوئی تھی تو معلوم ہوا تھا کہ اس کے کل ضلع میں سات لاکھ ۷۰۱۳۸۶ ایک ہزار تین سو چھیاسی آدمی رہتے ہیں۔ اور جو ۱۸۶۸ء کی اکبر اور آٹھ سو انہتر ۱۸۶۹ء کی مطابق ۱۲۸۵ھ اکبر اور دو سو پچاسی ۱۲۸۵ھ میں جو مردم شماری ہوئی۔ تو [illegible] اس کی کل حساب کے ضلعوں سے حساب اوسط فی میل زیادہ نکلی۔ اور پانچسو اٹھاسو آدمی فی میل شمار میں آئے۔ [۵۷]

کرامات

خزینہ غیب ملنا | ایک مرتبہ پاک پٹن شریف میں مجلس سماع منعقد تھی۔ صاحبزادگان فریدیہ قوالوں کو روپے دے رہے تھے۔ آپ کے پیر و مخدوم حافظ برخوردار صاحب رح کے صاحبزادہ سید غلام رسول بھی حاضر مجلس تشریف فرما تھے۔ لیکن اُن کے پاس کچھ نقدی وغیرہ نہ تھی۔ جو قوالوں کو دیتے۔ آپ کو غیرت آئی۔ فرمایا اَللّٰہ الصَّمَد۔ اور ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو خزینہ غیب سے آپ کی مٹھی اشرفیوں سے بھر گئی۔ آپ نے سب اشرفیاں سید صاحب پر نثار کر دیں۔ یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ معتقد ہو گئے۔ [۵۸]

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ایک سو روپیہ نقد کسی درویش کے داماد سید غلام رسول کی جیب میں ڈلوا دیا۔ [۵۹]

درخت نے تعظیم کی | ایک دفعہ آپ نے چلہ کیا۔ بوہڑ میں جا کر آپ کا دیکھنے کیا تاثیر ہوتی ہے۔ اور کیا برکات آسمانی نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں چھتنہ پر بیٹھے تھے۔ درخت ادب کی طرف لٹک گیا۔ اور اس نے جھک کر آپ کو سجدہ کیا۔ [۶۰]

---

[۵۷] ضلع جالندھر [illegible] اور دیا نند کو خزینہ غیب عطا ہو گیا ہے [illegible] اس میں سے ایک اشرفی یا روپیہ [illegible] اور یا الطیف پڑھ کر [illegible] یا ہزار [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

ایک دیوانہ کا صحت پانا | ایک شخص مسمی تاج نام کی والدہ مر گئی۔ اس کا سر پورہ عوض نامی اس کے غم سے دیوانہ ہو گیا۔ اُنہوں نے آپ کے آگے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مرغی کا ایک انڈا لے کر اس کی زردی کے بچے توڑ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ صحیح العقل ہو گیا۔ ۱۱

وجد کی تاثیر | مسمی دلیر خاں بیٹھا ان فقروں کو سُنا کرتا اور کہا کرتا تھا کہ شیطان ان کو تحریک دیتا ہے تو یہ ناچنے لگ جاتے ہیں۔ ایک دن آپ ملتان میں وارد تھے۔ آپ کی مجلس میں غلام مصطفےٰ اور شمو گانے والے تھے۔ سب حاضرین پر رقت غالب ہوئی۔ آپ کی نظر دلیر خاں پر پڑی۔ بیخود ہو کر وجد میں آ کر گرنے پھاڑنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ سب دوستوں سے بغلگیر ہو کر ملو۔ چنانچہ وہ سب کو ملا۔ جب میاں امام بخش مصنف کتاب مرآۃ العشوری سے بغلگیر ہونے لگا۔ تو انہوں نے کہا کہ تجھے تو شیطان نے تحریک دی تھی، میں تجھے کیسے ملوں۔ اُس نے کہا مجھے سماع میں ہاتف غیب کی آواز آ رہی تھی۔ اس لئے وجد ہوا۔ ۱۲

آپ کے مفصل حالات مرآۃ العشوری میں درج ہیں۔ اصل کتاب سے مجھے [illegible] موقع نہیں ملا۔ اس لئے اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (بعد میں یہ کتاب دستیاب ہو گئی۔ دیکھئے جلد ص ۳۲۳)

اولاد | آپ کے ایک ہی صاحبزادہ محمد یاہ نامی تھے جو آپ کی زندگی ہی میں [illegible]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید و خلیفے یہ تھے

۱ سید غلام مصطفےٰ [illegible]

۲ قاضی سید محمد علی [illegible]

۳ میاں امام بخش لاہوری [illegible]

۴ میاں محمد [illegible]

۵ میاں محمد [illegible]

۶ [illegible]

---

۱۱ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۷ سید جعفر شاہؒ ساکن شفیع پور متصل جالندھر۔ مدفون پٹیالہ۔

۸ حافظ محمد سلیم بھوانی پوری رح

۹ میراں جی سید احمد علی ہوشیار پوری رح

۱۰ میاں عیسیٰ شاہ آرائیں ساکن بجولہ۔ ریاست کپورتھلہ

۱۱ سید صدرالدین رضوی شہیدیؒ ساکن بردولھی ضلع شجاعپورہ۔ مدفون بہاول پور

۱۲ مرزا شاہ امانتؒ مدفون منگلاں۔ ریاست جموں وکشمیر۔

۱۳ سید کرم الٰہی رح

۱۴ میاں حضوری شاہ رح

۱۵ پٹھان خوشاب رح

۱۶ شیخ بلاقی رح

۱۷ شیخ صابر شاہ سورتی رح

۱۸ مولانا شیخ حامد بن شیخ عطاء اللہ بن شیخ اعظم علوی عباسی نادر الہنریؒ

۱۹ مسمات ماہی ساکن کبروال

مدحیات

آپ کی تعریف میں مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر جالندھری رح نے کئی نظمیں لکھی ہیں۔ جن میں سے تین غزلیں یہاں درج کی جاتی ہیں (۱)

مصدرِ نورِ قدم حضرت عبدالغفور — مطلعِ فیضِ اتم حضرت عبدالغفور

زیبِ مسندِ سخی نورِ شمعِ نوشاہی — نائبِ غوث الاعظم حضرت عبدالغفور

اعتبارِ ابدال ست افتخارِ اوتاد ست — خضرِ پئے مسیحادم حضرت عبدالغفور

طمس او بہ بینی گر باز نخوانی بشر — قطرہ بود گشتیم حضرت عبدالغفور

نیست بجز تو کسم عاجز و مفلسم — خُذ بیدِ می از کرم حضرت عبدالغفور

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

مظہرِ انوارِ یزداں حضرتِ عبدالغفور — اعتبارِ اوجِ انساں حضرتِ عبدالغفور

بلبلِ دستانِ سرائے باغِ نوشہ گنج بخش — شمعِ بزمِ شہ سلیماں حضرتِ عبدالغفور

زمزمہ سنجِ اَنَا اِلٰی اَنَا اللّٰہ ہو وہیں — جس کو بخشیں ذوقِ عرفاں حضرتِ عبدالغفور

پھر نہ ہو انکار اُس کو روئے حق سے کبھی — گر دکھا دیں روئے رخشاں حضرتِ عبدالغفور

ہو جو مایوسِ ازل فوراً در مقصود سے — اُس کا بھر دیتے ہیں دامان حضرتِ عبدالغفور

نائبِ محبوبِ سبحانی حضرتِ عبدالغفور — حل کر دیویں گے آسان حضرتِ عبدالغفور

(۳)

سرمست ہوں مئے شہ عبدالغفور کا — کوڑی کو پوچھتا نہیں خمخانہ طور کا

دلدادہ ہوں جناب شہ عبدالغفور کا — رتبہ ہے بالا عرش سے آستانہ حضور کا

کھٹکا نہیں ہے فکر نہ غم ہے نہ ہے خطر — میں ہوں مرید حضرتِ عبدالغفور کا

قائل ہوں میں جو چشمِ سیاہِ حضور کا — مالک ہے خم دل پہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] —

اُسوقت ۱۷۷۲ء ایکبار رسالت سوبتر عیسوی مطابق سنہ ۱۸۲۹ ایکبار رآٹھ سو انتیس ہجری تھا۔ اور زمانہ سلطنت ابوالعدل مرتج الدین محمد عالی گوہر عُرف شاہ عالم ثانی عالمگیر ثانی تھا۔ سنہ ۱۴ چودھواں جلوسی تھا۔

قطعہ تاریخ از انوار القادریہ

شاہ عبدالغفور نو شاہی — شدہ از ساغرِ وصال چو مست
چوں بحستم بگفت ہاتفِ غیب — خسروِ قادریہ - تاریخ ست

۱۱۸۶ھ

مادۂ تاریخ

۱ « فیضِ رسول » ۱۱۸۶ھ

۲ « خلاصۂ موجودات » ۱۱۸۶ھ

سجادہ نشینانِ درگاہِ غفوریہ | آپ کی درگاہ شریف پر ترتیب وار سجادہ نشین ہوتے چلے آئے ہیں۔

۱ میاں محمد مرزا علی شاہ جالندھری ؒ

۲ میاں یوسف شاہ صاحب ؒ

۳ میاں عبدالوہاب صاحب ؒ

۴ میاں قاسم علی شاہ صاحب ؒ

۵ میاں محمد حسن علی شاہ صاحب ؒ متوفی جمعہ ۱۷ محرم ۱۳۵۱ھ ۵ جون ۱۹۳۱ء

۶ موجودہ وقت میں میاں محمد یحییٰ خاں سجادہ نشین ہے۔ لیکن اب ہجرت کے سلسلہ میں پاکستان چلا آیا ہے۔

مدفن | شاہ عبدالغفور کی قبر جالندھر کے متصل بستی دانشمنداں مشرقی جانب خوبصورت پالکی بنی ہوئی ہے۔ میں متعدد مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ نقرائے شاہ عبدالغفور جالندھری

شاہ عبدالغفورؒ

میاں محمد مرزا علی شاہ ۔ جالندھری
میاں مہتاب علی ؒ
میاں محمد ابراہیم ؒ
میاں محمد حسن علی شاہ ؒ
سائیں کاکا رائے لدھیانوی
مدفون پیلیز کانونی
لائل پور سائیں

بابا صابر شاہ سورتی ؒ
بابا کیور شاہ ۔ ڈیرہ دون
بابا سوہنے شاہ ۔ ڈیرہ دون
بابا پیارے شاہ ۔ ڈیرہ دون
بابا محبوب شاہ ۔ ڈیرہ دون
سید حضوری شاہ ۔ ڈیرہ دون
لاکھے شاہ ۔ سنگلہ ضلع گوجرہ ۔ ضلع سانگلہ ہل

حافظ شاہ سلیم بھورانی یوپی
بابا قادے شاہ نانوہ
بابا علی نواز گوجرہ
بابا رحمدان شاہ گوجرہ سائیں بخشیاں ضلع لائلپور
بابا شیر شاہ ۔ سائیں شیر محمد ۔ ضلع لائلپور
رحمان رحمہ ۔ محلہ ۔ ریلوے
سائیں نظام شاہ ۔ سنگلہ ہل گوجرہ

سائیں عبدالرشید
لائل پور محلہ صابر شاہ
دارچوک کچلی ۳۳ میں
میں ۱۳۹۰ھ
۱۹۷۰ء
میں موجود ہے ۔

شاہ محمد
محمد شاہ ۔ لائل
سلیم شاہ ۔ لائل
لائل پور

Marfat.com
Marfat.com

(۵۴)

عبدالغفور

شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح

آپ غواصِ بحرِ طریقت۔ ارباب تصوف سے تھے۔ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر چشتی اجودھنی رح کی اولاد سے لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سابہ سنیالوی رح سے رشد و ہدایت پائی۔ رجوعات خلائق بہت تھی۔ سواری کے لئے ہاتھی۔ اونٹ۔ گھوڑے اور پالکیاں ہوتی تھیں جس پر نظر توجہ ڈالتے وہ مست ہو جاتا۔ ایکدفعہ اپنی کنیز پر نگاہ کی۔ تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑی۔ اگر کبھی پیر روشن ضمیر لاہور تشریف لاتے۔ تو پانچ میل شہر سے باہر آکر استقبال کرتے۔ اور اپنے مکان پر ڈیرہ کراتے۔ [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۷۴۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۵)

عبدالکریم

میاں عبدالکریم دہلوی رح

آپ شیخ حاجی عبدالغنی دہلوی ۔۔۔ معاصر ۔۔۔ دراسات و ابحاث ۔۔۔
عشق و محبت تھے ۔ علامہ صداقت ۔۔۔ پر ہوا ۔۔۔

تواقب المناقب ۔۔۔ کمالات ۔

زمونقش جگر ۔۔۔ چو نقش بر ہوا لرزان شود
داغش از اول اندوہ بہار ۔۔۔ تا ۔۔۔ گل ۔۔۔

زمانہ حیات | آپ سال تصنیف تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ ۔۔۔

۱۷۱۴ء ۔۔۔ حالات موجودہ علامہ ہوئی ۔۔۔

معاصرین و ہمعصران ۔۔۔

" رزاق خلق ۔۔۔ " [2]

" قوی و متوکل " [2]

---

[2] تواقب المناقب ۔۔۔ ورق ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۶)

عبدالکریم

شیخ عبدالکریم سندکنبوہی

آپ حافظ ادریس رح اور مولانا عبدالرحیم صاحب عبداللہ ہوار کے بھائی اور
ابوالفتح مہرت کے حقیقی پوتا تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ میلوانی رح کے
کے مرید ہوکر کامل اکمل ہوئے۔ صاحب شریعت اور طریقت تھے۔ سلسلہ

سلسلہ کے بزرگوں کی علمی کاوشوں پر مشتمل تصانیف

Marfat.com
Marfat.com

عبدالکریم

شیخ عبدالکریم لاہوریؒ

آپ پہلے لاہور میں کسی امیر کے ملازم تھے۔ شیخ میاں غلام حسین لاہوری رح کے ساتھ ہو کر موضع سامن الشریف میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح دارائی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حلقہ مریدین میں شامل ہو کر اجازت سے مشرف ہوئے۔

گوشہ نشینی آپ نے واپس لاہور پہنچ کر ملازمت ترک کر دی۔ عزلت اور تنہائی اختیار کی۔ ہر وقت گوشہ نشین رہتے۔ فقر میں بلند مقام حاصل ہوا۔ مولانا سید حافظ محمد حیات رح اپنی بوستانی میں لکھتے ہیں۔

"عبدالکریم لوکری را گذاشتہ عزلت و گوشہ و تنہائی گرفت و خوب فقر شد"[1]

---

[1] تذکرہ صوفیائے نقشبندیہ ہند صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ کراچی

Marfat.com
Marfat.com

(۵۸)

عبداللہ

شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح

آپ صاحب رشد و ہدایت، واقف اسرار الٰہی مع اللہ، کبار مشائخ نوشاہیہ سے تھے۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ بُلاق صاحب ساکن ہنج دھونجک۔ ضلع گجرات کے تھے۔

علاقہ راولپنڈی میں رونق افروز ہونا | آپ اپنے شیخ سے خلافت، و اجازت پاکر علاقہ راولپنڈی میں تشریف لے گئے۔ ہزاروں لوگوں کو اپنے فیض سے نوازا۔ آپ کی ایک نشستگاہ ضلع راولپنڈی میں۔ میرو کی بنی سے دو میل کے فاصلہ پر بنام "پیر کھنہ" مشہور ہے۔ اور زمین کے اندر غسل تہہ خانہ کے ہے۔ لوگ زیارت کرتے ہیں۔ [1]

یار طریقت | آپ کے مرید تو بہت تھے۔ لیکن منجملہ ان کے شاہ ظہور الدین کابلی رح زیادہ شہرت پذیر ہوئے۔ **کیونکہ وہ آپ کے خلیفہ اکبر تھے۔**

تاریخ وفات | شاہ عبداللہ کی وفات تقریباً ۱۱۹۰ھ ایکہزار ایکسو نوے کے حدود میں بعہد سلطنت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۱۸ھ اٹھارہواں جلوسی تھا۔

مدفن | جب آپ کی وفات ہوئی تو شاہ ظہور الدین کابلی رح نے آپ کا تابوت کابل لے جانا چاہا۔ راولپنڈی کے لوگ مزاحم ہوئے۔ مگر چونکہ شاہ صاحب اہل تصرف تھے۔ ان کے سامنے کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔ دریائے اٹک تک لوگوں نے تعاقب کیا۔ وہاں سے ناکام پھر آئے۔

---

[1] مکتوب خلیفہ میر احمد نوشاہی پشاوری رح شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

جب آپ کا صندوق پشاور پہنچا جہاں اب مزار ہے۔ یہاں اس وقت بیابان تھا۔ آپ کی وصیت سے شاہ ظہور الدین صاحب رح کو حکم ہوا کہ میرا یہی مقام ہے چنانچہ آپ کو وہیں دفن کر دیا گیا۔ اُسی بیابان کی نسبت سے آپ بیابانی مشہور ہو گئے۔ [۳]

[۳] آجکل وہ جگہ پشاور کی آبادی میں آگئی ہے۔ آپ کے مزار سے متصل حضرت لوند گنج بخش کی مسجد ہے۔

میں متعدد مرتبہ زیارت مزارات سے مشرف ہو چکا ہوں۔ ۱۳۵۴ھ ایکہزار تین سو چوّن ہجری مطابق ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس عیسوی میں اس مکان کی تولیت خلیفہ میر احمد صاحب پشاوری کے پاس تھے۔ اور اس مکان پر ایک جاروب کش بھی رہتا تھا۔

مادۂ تاریخ

"درویش سیرت" ۱۱۹۰ھ

نقشہ مزارات

احاطہ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح

شمال

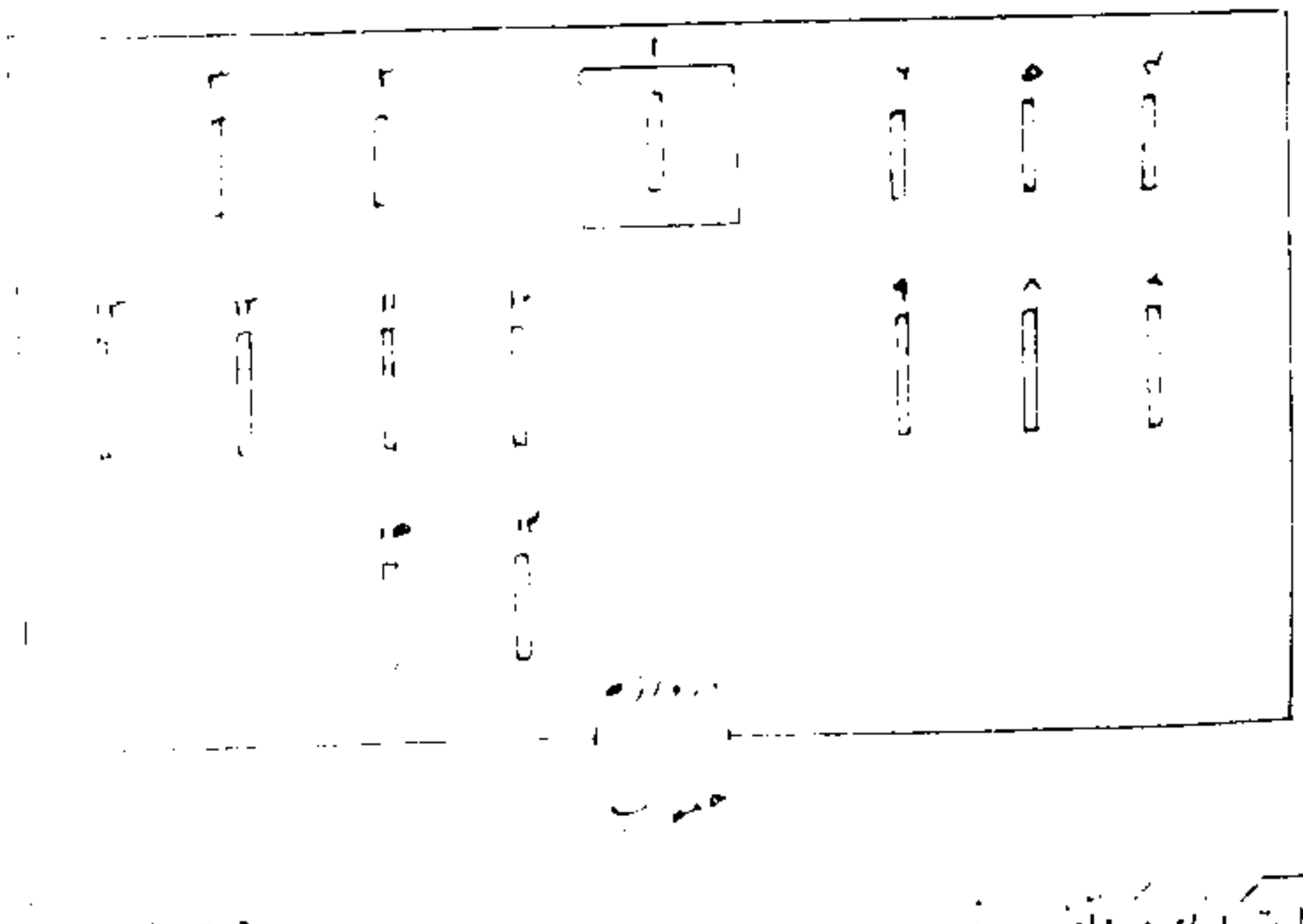

Marfat.com
Marfat.com

۱ شاہ عبداللہ بیابانی رح

۲ شاہ ظہورالدین کابلی رح مرید شاہ عبداللہ بیابانی رح

۳ میاں خیرالدین مرید بابا مستان شاہ رح

۴ دل آرام خاں بادشاہ بجاوڑ

۵ ہمشیرۂ خان بجاوڑ

۶ محمد عاشور مرید میاں خیرالدین رح

۷ دختر دل آرام خاں بادشاہ بجاوڑ

۸ سائیں عبدالرحیم مرید میاں سخو شاہ رح

۹ میاں محمد جان مرید میاں خیرالدین رح

۱۰ سید حسن شاہ مرید سید منور شاہ رح

۱۱ سید مزمل شاہ مرید سید حسن شاہ رح

۱۲ سید دلاور شاہ مرید سید حسن شاہ رح

۱۳ سید میر حسین شاہ طفل سید دلاور شاہ رح

۱۴ خوشدامن سائیں عبدالرحیم رح

۱۵ اہلیہ سائیں عبدالرحیم رح

۱۳۸۵ھ ایکہزار تین سو پچاسی ہجری میں مجھے پھر پشاور جانے کا اتفاق ہوا۔ اب ان مکان پر سیدوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ انہوں نے اہل قبور کے نام بدلا دئے ہیں۔ شاہ عبداللہ بیابانی کا نام۔ نیز چار اشخاص کے نام جو اپنے کنبہ کے وہاں مدفون تھے۔ تو بہرحال رکھے ہیں۔ باقی اہل قبور کے نام بدلا دئے ہیں۔ اور اب اُن کے یہ نام رکھ دئے ہیں۔ یہ سب بدد یانتی محض مکان پر قبضہ کرنے کے لئے کی تھی۔ وہ نام یہ ہیں۔

۱ شاہ عبداللہ بیابانی رح

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

عبداللہ

میاں عبداللہ دہلوی ؒ

آپ فرزند ارجمند اور خلیفہ حق پسند شیخ حاجی عبدالرحمٰن دہلوی ؒ کے تھے۔ والد بزرگوار کی طرح بڑے بلند پایہ بزرگ اور تھے۔ شیخ علامہ محمد شاہ صداقت گجراتی ؒ نے آپ کے حق میں دعائیہ شعر لکھا ہے۔

تا بود این قصیدہ ورد زبان اہل راز ۔۔۔ عُمرِ ایشاں باد چوں مقبل اللہ دراز

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سال تصنیف ۱۱۲۶ھ میں بقید حیات اور ایک سو چھ برس کی عمر میں ۱۱۳۲ھ مطابق ۱۷۱۹ء میں موجودہ عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۰)

عبداللہ

حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوریؒ

آپ حضرت سید حافظ قایم الدین محمد سرقندار سرداری نوشاہی پاک پتنی [illegible]
کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ لاہور میں سکونت رکھتے۔

شجرہ نسب آپ کے نسب نامہ میں اختلاف ہے۔

۱۔ ایک قدیمی خطی سایں میں جو پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں موجود تھے آپ کا نسب اس طرح پر لکھا ہے "حکیم عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد قادری داؤدی بن [illegible] بن شیخ سلطانی بن شیخ محمد بن شیخ معروف بن شیخ [illegible] بن شیخ [illegible] بن شیخ [illegible] [illegible] [illegible]

خاندانی حالات آپ کے والد حکیم محمد اسحاق بن حکیم نور محمد بن شیخ عبدالحمید (عبدالمجید) ۱۰۸۰ھ ایکہزار اسی ہجری میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "شیخ اسحاق" ہے انہوں نے علم طب اپنے والد حکیم نور محمد۔ اور بڑے بھائی حکیم محمد حیات سے پڑھا۔ اور بہ حیثیت طبیب زبردست شہرت حاصل کی۔ نواب زکریا خاں ناظم لاہور نے ان کو "ملک الحکماء" کا خطاب دیا تھا۔ "تذکرہ اسحاقیہ" ان کی مبسوط طبی تالیف ہے۔ اس مسیحا نفس طبیب نے ایک سو گیارہ[111] برس کی عمر پاکر ۱۱۹۱ھ ایکہزار اکیانوے ہجری میں اس جہان فانی سے رحلت کی۔[1] ان کے تین بیٹے حکیم عبداللہ، حکیم غلام محمد اور حکیم خدا بخش تھے۔

ذاتی حالات آپ کا تذکرہ ہمارے دوست جناب حکیم محمد موسیٰ چشتی نظامی امرتسری لاہوری نے نقوش لاہور نمبر صفحہ ۸۰۸ پر بحوالہ کتاب رجز فغفوری صفحہ ۱۴۷ اس طرح لکھا ہے۔

"آپ حکیم محمد اسحاق کے بیٹے تھے۔ والد کی زندگی ہی میں بڑے باعزت اور بامرتبہ ہو گئے تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں کشمیر کے عدالتی رہے۔ اور ملقب بہ القاب "حکیم باد شاہی" قرآپ کی باغیچہ اندرون ٹکسالی دروازہ (لاہور) میں ہے"

تعلیم پروری آپ نیک اخلاق ستودہ صفات تھے۔ آپ کے دوست سید غلام شاہ بخاری رح کا انتقال ۱۱۶۶ھ ایکہزار ایکسو چھیاسٹھ ہجری میں ہوا۔ اُن کی وفات سے چھ ماہ بعد اُن کا بچہ پیدا ہوا جس کا نام غلام حیات المعروف غلام محی الدین رکھا گیا۔ تو اُس یتیم بچہ کی پرورش آپ نے اپنے ذمہ لی، اور اپنے حقیقی بچوں کی طرح اُس کو پالا۔ علم دین اور علم طب اُس کو پڑھایا۔ آخر وہ اسقدر باکمال ہوئے کہ اپنے وقت میں "نوشاہ ثانی" کہلائے۔ اور باوجود بخاری النسب ہونے کے۔ وہ آپ کی قوم سے انصاری کہلاتے رہے اور خاندان فقیر صاحبان کا ثبوت بنے۔ اور شیخ عبداللہ کو اپنا لطفی والد ہی تسلیم کرتے رہے۔ چنانچہ وہ اپنی مثنوی وحدت نامہ میں لکھتے ہیں۔

---

[1] نقوش لاہور نمبر ص ۸۰۷ بحوالہ رجز فغفوری ص ۱۴۵۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہمچناں شد مستفید بارگاہ — والد لطفی من عبد اللہ

آنکہ سلمانی و انصاری ست بیم — بر طریق مرشدان راسخ قدم

یار حافظ قایم الدین بودہ است — کز مئے حب علی بود سرمست

حکیم شیخ عبداللہ معاصرین کی نظر میں

(۱)

فقیر سید غلام محی الدین بخاری لاہوری مثنوی **وحدت نامہ** میں لکھتے ہیں

بود عبداللہ مومن ہم نجیب — از تعقب در تحکم مجتنب

از فضولی پاک بود آں پاک دیں — در فضولاں محتر در منتعصبیں

بود مقبول خدا و مصطفٰے — کار او بود ست جملہ دلنشیں

یا حافظ قایم الدین بودہ است — یاد او باد و عمر او پایندہ است

و علامت خدائے عزوجل

(۲)

شیخ غلام محی الدین لاہوری عرف شیخ ابدال مطلع مرقع میں لکھتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

حکمت دستگاہے دلھانور ۔ مثالِ شیخ عبد[۲] مذکور

زمانۂ حیات | نامہ مراد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکیم شیخ عبداللہ انصاری ۱۲۰۳ھ اکبرآباد دو سو تین ہجری مطابق ۱۷۸۸ء اکبرآباد سات سو اٹھاسی عیسوی میں زندہ تھے۔

[۲] ارمغان شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۱)

عبدالواحد

چوہدری عبدالواحد بار ایٹ لا ساہنیالوی

والد کا نام محمد قلی والد چوہدری ساہنپال قوم بار ایٹ لا تھا۔ آپ کا دادا اور والد دونو حضرت نوشہ صاحب رح کے خواص مریدوں سے تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی راہ حق کا شوق تھا۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت آپ رات کو جاگتے۔ عبادت میں مصروف رہتے۔ دن کو روزہ رکھتے۔ ریاضت و مجاہدہ بہت کرتے۔ ایک رات دریائے چناب پر کھڑے تھے۔ دریا سے نور کے تجلیات ظاہر ہونے لگے۔ یہاں تک کہ سارا دریا روشن ہو گیا۔ اس میں سے حضرت نوشہ صاحب رح مثالی صورت میں جلوہ گر ہوئے۔ اور آپ کے چہرہ اور سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم کچھ خوف نہ کرو۔ ہم تیری محافظت کریں گے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"اے عبدالواحد ہیچ واہمہ و فکر ممکن و مترس کہ من نگہبان توام" [1]

دیوان مقرر ہونا آپ روزانہ رات کو حضرت نوشہ صاحب رح کے مزار پر حاضر ہوا کرتے قیام و آن مجید پڑھا کرتے۔ ایک دن وہاں سے حکم ہوا کہ اے عبدالواحد ہم نے تجھے سیالکوٹ دیوان کر دیا ہے۔ تم سیالکوٹ چلے جاؤ۔ آپ [illegible] ہوئے سیالکوٹ پہنچ گئے۔ وہاں آپ کی [illegible] ہوں آنے شروع ہو گئے۔ آپ [illegible] عدالت کی [illegible] ہو گئے۔ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] عطا ہوئی [illegible]

[1] [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جلے آئے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ اور کمال فیض حاصل ہوا۔ [۲]

اذکار و افکار اور اخلاق آپ صاحب ذکر و فکر تھے۔ سلطان الاذکار جاری تھا جسم کے بال بال سے ذکر کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی لکھتے ہیں۔

"عبدالواحد زندہ دار از چک سا ہندپال ہمیشہ مست احوال بود از ہر موئے ذکر الٰہی بر آید" [۳]

آپ کسب زراعت کرتے تھے جو کچھ کاشتکاری سے حاصل ہوتا۔ وہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی اولاد کی خدمت میں نذرانہ دے دیا کرتے تھے۔ [۴]

کرامت

بارش میں خشک رہنا آپ سے کرامات بھی صادر ہوتے تھے۔ ایک رات دریائے چناب کے کنارہ پر یاد الٰہی کر رہے تھے۔ اثنائے عبادت میں اونگھ آگئی۔ ایک سبز قطعہ زمین پر لیٹ گئے اور سو گئے رات کو سخت بارش ہوئی۔ تمام بیلہ اور صحرا تر آب ہو گیا۔ مگر اس پاس کا سارا قطعہ بالکل خشک رہا۔ ایک قطرہ پانی بھی نہ گرا [۵]

اولاد آپ کا ایک ہی بیٹا چوہدری محمد امین نام تھا۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں اس سے ایک روایت بھی درج ہے۔ جو خیر دین باغبان مرید حضرت نوشہ صاحب رح کی زبان سے نقل کی ہے۔

زمانہ وفات آپ سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[۲] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص۳۷۹۔ [۳] ایضاً ص۳۷۸۔ [۴] ایضاً ص۳۷۸۔
[۵] ایضاً ص۳۷۸ اشرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۲)

عثمان

شیخ عثمان قصوریؒ

آپ شیخ لکھمیر المعروف شہمیر قلندر لاہوری رح کے فرزند یگانہ اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار کے نہایت منظور نظر تھے۔ آپ کی ولادت و تربیت لاہور میں ہوئی۔ والد صاحب نے آپ کو قصور میں بھیج دیا۔ وہاں سینکڑوں لوگ آپ سے عقیدت رکھتے تھے جس کی وجہ سے آپ کی مخالفت کی۔ اُس نے سرایانی۔ تخالف قدسیہ میں تھے۔

در ینجا ہر کہ شد بے ادب مرد — بشیخ عثمان صاحب حال و درد
شنیدہ اکثر بخاک اندر برابر — وگرنہ گشت نابود سراسر

کرامات

ایک مخالفت کرنے والا قتل ہو گیا ایکبار ایک سردار آپ کا بے ادب ہوا۔ آپ کی [illegible] قتل ہو گیا۔ تخالف قدسیہ میں تھے۔

یکے سردار کاں بے ادب کرد — چناں شد کاحد راہ فنا را

کشف قلوب شیخ ہر حال [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ص

بفرمود چنیں در دل نیاری ۔۔۔ ترا تسمت بمن حق کرد جاری
ز روز ازل دست تو گرفتم ۔۔۔ نہ ایں روزے ترا تو خود گرفتم [۳] ص

تصرف | شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں کہ ایکدن میں نے خیال کیا کہ میں آپ کی کوئی مالی خدمت تو کر نہیں سکتا۔ کیونکہ نادار ہوں۔ البتہ بدنی خدمت ضرور کروں گا اور آپ کو وضو کرایا کروں گا اس ارادہ سے میں کنوئیں پر گیا۔ اور ڈول سے پانی نکالنے لگا۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ رسّی چھوٹی ہوگئی۔ میں نے اور رسّی باندھی تو وہ بھی نیچے نہ پہنچ سکی۔ آخر بہت سے رسّے گانٹھنے سے نیچے پہنچائے۔ تو کنوئیں کا پانی خشک ہوگیا۔ آخر میں نے دل میں توبہ کی کہ مجھ سے کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ تو اُسی وقت کنوئیں کی تہ سے پانی جوش مار کر ظاہر ہوگیا۔

ص

تمامی رسن تر شد آب آمد ۔۔۔ مرا چوں توبہ خوش ناب آمد [۴] ص

وجد و حالت | آپ کی وجد کی حالت قابل مشاہدہ ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ بغیر سرود سننے کے آپ کو وجد ہوگیا۔ بیقرار ہو کر شہید قلندرؒ کے مزار سے دوڑ کر بازار میں چلے گئے۔ وہاں سے پھر دوڑ کر مزار پر آگئے۔ اسی طرح چند مرتبہ چکر کاٹے تو آپ کو افاقہ ہوا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

ص

گہ از بازار بر تربت رسیدے ۔۔۔ گہ از تربت بسوئے در دویدے [۵] ص

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ شیخ برہان الدین قصوری رح

۲۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح مصنف کتاب تحائف قدسیہ

---

[۳] ص [۴] تحائف قدسیہ قلمی ص ۵۸۶۔ [۵] ایضاً ص ۵۸۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

یارانِ طریقت آپ کے مریدوں کا سلسلہ تو کافی تھا لیکن صاحبِ تحائف قدسیہ نے آپ کے چوبیس خلیفوں کے اسمائے گرامی یہ لکھے ہیں۔

۱ شیخ برہان الدین صوری فرزند اکبر آنجناب رح

۲ شیخ پیر کمال لاہوری رح فرزند اصغر آنجناب رح

۳ شیخ تتھا لاہوری رح حاروب کش مزار شیخ میر قلندر رح

۴ شیخ محکم الدین لاہوری رح

۵ شیخ خدا بخش لاہوری رح

۶ شیخ محمد یار رح

۷ شیخ تاج الدین رح

۸ شیخ تتھوح

۹ شیخ محکم الدین مجذوب رح

۱۰ شیخ سلطان رح

۱۱ شیخ راجھا رح

۱۲ شیخ جمال رح

۱۳ شیخ غلام محمد رح

۱۴ شیخ عبدالرحمن رح

۱۵ شیخ احمد رح

۱۶ شیخ نرھان رح

۱۷ شیخ عبداللہ رح

۱۸ شیخ حبیب رح

۱۹ شیخ محمد رح

Marfat.com
Marfat.com

۲۰ شیخ حیدر رح

۲۱ شیخ ابدالی رح

۲۲ شیخ لاہوری شاہ رح

مسلورات میں سے

۲۳ حضرت بی بی کونپستانی رح

۲۴ فیض بی بی لاہوری رح

۲۵ نور بی بی رح

۲۶ بی بی کلثوم رح

۲۷ بی بی مادر رح

۲۸ بی بی زلیخا رح

۲۹ بی بی صاحبو رح

۳۰ نیک بی بی رح

۳۱ بی بی بیگم رح

۳۲ بی بی بیگم تابندہ رح

مدح شریف

آپ کے اوصاف میں یہ اشعار شیخ برکمال لاہوری رح نے تحائف قدسیہ میں لکھے ہیں۔

ع

چو شد آں شیخ عثماں خوش قلندر — دریں خوش خاندان بس نور اظہر

بملک فقر بس خوش شاہے آمد — بفلک نور انور ماہے آمد

چناں روشن شدہ از نور ذاتے — شدہ آں جا سجاں خوش صفاتے

فقیر دانع و تارک ز احوال — نصیر دم شدہ مخدوم و خوشحال

Marfat.com
Marfat.com

بسیر الامکاں انور جو روح ست — سرائے کشتیِ ما ہمچو نوح ست

بغیرت غیر را سوزیدہ از جاں — شدہ با ذات خود سے نور افشاں

ہمیں گردی کہ گرد گرد گرد دید — چو گرد گرد گرد اں گرد گرد دید

ہر آں گو گشت بے ادب و برابر — ز غیرت گشت با خاک آں ہزار

بسے دل زندہ گردید از نگاہش — بسے تن شد دنا کوہ از راہش

ولی کامل و قطب زمانہ — ہمیشہ کامگار از باطن خود

بدنیا کینہ بدکارہ مکاری — نہ بیند ہیچگاہ آں نور باری

ہمیشہ با خدا با مصطفےٰ شد — درون او بیا صاحب شفا شد

ہم ابدال ست و اوتاد و قلندر — سلیماں گو خضر گو ہم سکندر

خزائن باطنی پوشید در دل — شدہ گلزار از وے تن چو گل

اگر بینی بصدق دل تو از وے — عطا یابی محمد حمد خوش نے

زمانۂ حیات | شیخ عثمان ۱۲ سال تصنیف کتاب تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ اکیاسی برس ایک سو چھیاسی ہجری۔ مطابق ۱۷۷۲ء اکیاسی برس سات سو بہتر عیسوی میں زندہ موجود تھے کیونکہ شیخ عثمان آپ کے لئے دعائیہ کلمے لکھتے ہیں کہ یا الٰہی آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رکھ

تاریخ وفات | [illegible] ۱۱۱۴ھ [illegible] ۱۸۰۹ء [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

دہلی پر اُسوقت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی کو جو تھا سال تھا۔

مادہ تاریخ

"عثمان سردار زمان" ۱۲۲۴ھ

شیخ عثمان قصوری کی اولاد کا مختصر ذکر

- شیخ عثمان قصوری خلف الرشید شہمیر قلندر لاہوری رح کے دو بیٹے تھے۔ شیخ برہان الدین لاولد اور شیخ پیر کمال صاحب اولاد۔
- شیخ پیر کمال کے دو بیٹے تھے۔ شیخ برہان الدین لاولد۔ اور شیخ شمس الدین ؒ
- شیخ شمس الدین کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام محی الدین۔ میاں مہر الدین۔ میاں فخر الدین میاں وزیر الدین اولاد۔
- میاں غلام محی الدین کے چار بیٹے تھے۔ میاں اللہ رکھا۔ میاں دین محمد۔ میاں حسن الدین میاں جلال الدین۔ موخر الذکر دو صاحب اولاد فوت ہوئے۔
- میاں اللہ رکھا لاہور میں حضرت شہمیر قلندر کے مزار پر سجادہ نشین تھے۔ کتاب تحائف قدسیہ کا ایک خطی نسخہ ان کے پاس موجود تھا۔ ان کا ایک بیٹا میاں اصغر علی سلیم ہے۔
- میاں اصغر علی سلیم اس وقت ۱۳۸۵ھ ایکہزار تین سو پچاسی ہجری میں راولپنڈی میں سلسلہ ملازمت سکونت گزین ہے۔ اس کا ایک لڑکا تنویر سہیل موجود ہے۔
- میاں دین محمد بن میاں غلام محی الدین کا ایک بیٹا میاں عزیز الدین تھا۔
- میاں عزیز الدین کا ایک بیٹا نصیر احمد موجود ہے۔
- میاں مہر الدین بن میاں شمس الدین کا ایک بیٹا چراغ دین نام تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔
- میاں فخر الدین بن میاں شمس الدین کا ایک بیٹا میاں فخر الدین راولپنڈی میں سکونت رکھتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

عثمان خاں

شیخ عثمان خاں لاہوری[1]

آپ قصبہ شمس آلی کے اعوانوں سے تھے۔ حضرت شیر قلندر لاہوری (کی ذات) سے آپ کو جاگیر عطا ہوئی تو آپ اُن کے مرید ہو گئے۔ [illegible] خدمت میں سلام کو حاضر ہوا کرتے۔ اور [illegible]

ہمیشہ سے سوال رہا ہے [illegible]

---

[1] [illegible] ۱۰۶۵ھ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۶۴)

علی

شیخ علی فقیر پشاوری رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنیالوی رح کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔ آپ کے احوال عجیب وغریب تھے۔ اعتقاد اور ادب میں لاثانی تھے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے کہ آپ ہمیشہ خوف اور رجا کی منزل میں رہتے تھے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے الایمان بین الخوف والرجاء۔ پشاور آپ کا وطن تھا۔

پابندی شریعت آپ شریعت کے بڑے پابند تھے۔ کوئی کام خلاف شرع نہ کرتے۔ اور کوئی کلام وگفتگو آپ کی دائرہ شریعت سے باہر نہ ہوتی۔ اور یاد خدا میں مشغول رہتے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے۔

"بنابراں ہیچ بے شرع کارے وامرے وقیل وقال ننمودہ۔ وباخدا مشغول ماند"[1]

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۸۳ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۵)

علیم اللہ

مولوی علیم اللہ کیلانی ؒ

آپ موضع کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے علما خاندان سے تھے۔ حضرت میاں [illegible] بن میاں شادی صاحب کیلانی ؒ کے ارادتمندوں سے تھے۔ طبع ساتھی، حالی زبان [illegible] شعر کہا کرتے۔ مندرجہ ذیل دوھڑہ ڈیوڑھا آپ کی یادگار ہے۔

دوھڑہ

یاد تیری لے چلے کھڑے ہیں کوچ جہیں [illegible]
اگ [illegible] جیہکاں [illegible] حالی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
علیم اللہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۶۶)

عوض

مہر عوض لاہوری رح

غالباً قوم ارائیں سے تھے۔ کیونکہ مہر کے لقب سے مشہور تھے۔ جو ارائیوں کا لقب ہے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے مخلص مریدوں سے تھے۔ ادب عاشقان شیخ سے تھے۔ ادب ادب خدمت میں خاص مقام رکھتا تھا۔ شیخ یعقوبؒ اور یار محمد رح آپ کے وسیلہ سے ہی قلندر صاحب رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے تھے۔ [1]

آپ صاحب صحو و ہوش تھے۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

[2]

عوض ہم عوض خدمت دید بسیار شنیدہ وے ہم بسے چوں مرد ہشیار

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۷۳ [2] ایضاً ص ۳۷۴ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

غ

(۶۷)

غلام حسین

میاں غلام حسین لاہوریؒ

آپ ابتدائی عمر میں شہر لاہور میں کسی امیر کے نوکر تھے۔ تراب نوشی [illegible]
اور فضول خرچی کے عادی تھے۔ ایکدن میاں گوالا قوال لاہوری [illegible]
سرد ہوگیا اور راہ حق کا شوق پیدا ہوگیا۔[1]

واقعہ بیعت آپ پہلے شیخ لدھا چغتائی لاہوری کے پاس گئے۔ مگر [illegible]
رہے۔[2] پھر شیخ محمد فاضل لاہوری [illegible]
کی اور اپنے ہی قصبے دونی اچھرا [illegible]
سید شاہ عصمت اللہ حسرو سیلون [illegible]
جواب میں اکھاڑے کی [illegible]
شاہد رہ گئے [illegible]
گذر رہے تھے [illegible]
آپ کا خیال [illegible]
مجمع کر اکر آ [illegible]

---

[1] تذکرہ شاہی قلمی صفحہ الف ۱۶۵ [illegible]
[2] ان کا ذکر بھی کتاب تذکرۃ الشاہد کے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

دیکھا تو فوراً پہچان لیا، اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ پیرِ روشن ضمیر نے ایک ہی نگاہِ توجہ سے آپ کو فائز المرام کر دیا۔ دو رات خدمت میں رہ کر آپ رخصت لے کر واپس روانہ ہوئے۔ جب ڈوگرانوالہ پہنچے تو فقیر صاحب قدم الذکر نے آپ کا بلند مقام دیکھ کر آپ کو مبارک باد دی اور کہا کہ آپ کو بہت اچھی باتیں حاصل ہوئی ہیں۔ "دلبیا خوب عطا فرمودند" [۳]

کرامت

نگاہ کی تاثیر | آپ ملازمت چھوڑ کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ایکدن بطورِ آزمائش شراب کی بوتل کو پکڑا۔ وہ گر کر ٹوٹ گئی پھر دوسری بوتل کو پکڑا۔ وہ بھی ہاتھ سے گر پڑی۔ پھر تیسری بوتل بھی ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ گئی۔ اُسوقت آپ نے معلوم کیا کہ اب گناہ مجھ سے ترک ہو گئے ہیں، اب کوئی گناہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ تارک الدنیا اور صاحبِ درد و ذوق ہو گئے۔ [۴]

سالِ وفات | سید غلام حسین لاہوری سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری، مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو پینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[۳] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۶۹ [۴] ایضاً صفحہ ۲۷۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۸)

غلام رسول

میاں غلام رسول قریشی بانگوی رح

آپ قریشی النسب تھے۔ موضع بانگے ضلع سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ جو علی پور سیداں کے قریب ایک گاؤں ہے۔ حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والا رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

شجرہ نسب میاں غلام رسول رح

میاں غلام رسول بانگوی رح

پیر امام علی شاہ ساکن اہل گھمناں متصل قلعہ سوھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

پیر عمر شاہ ساکن جموں۔

پیر زمان شاہ متوفی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء ساکن اہل گھمناں

سائیں اللہ دتہ چوچی	پیر حاقان شاہ المعروف	پیر حامد علی شاہ بن	پیر حسین شاہ بن
سالن گوجرانوالہ	چنی شاہ بن زمان شاہ	زمان شاہ	زمان شاہ
حافظ آباد روڈ			

۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء	پیر اولاد حسین	پیر امداد حسین بن	پیر دلاور حسین بن
ستر سال موضع	محمد نواب	حامد علی شاہ	امداد علی شاہ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۹)

غلام محمد

مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والہ رح

آپ حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والہ رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت میاں محمد اکرم بن میاں عبدالجلیل نوشہروی رح سے بھی فیض کامل پایا۔ صاحب علم و عبادت، ریاضت و مجاہدہ تھے

شجرہ فقرائے خواجہ غلام محمد رح

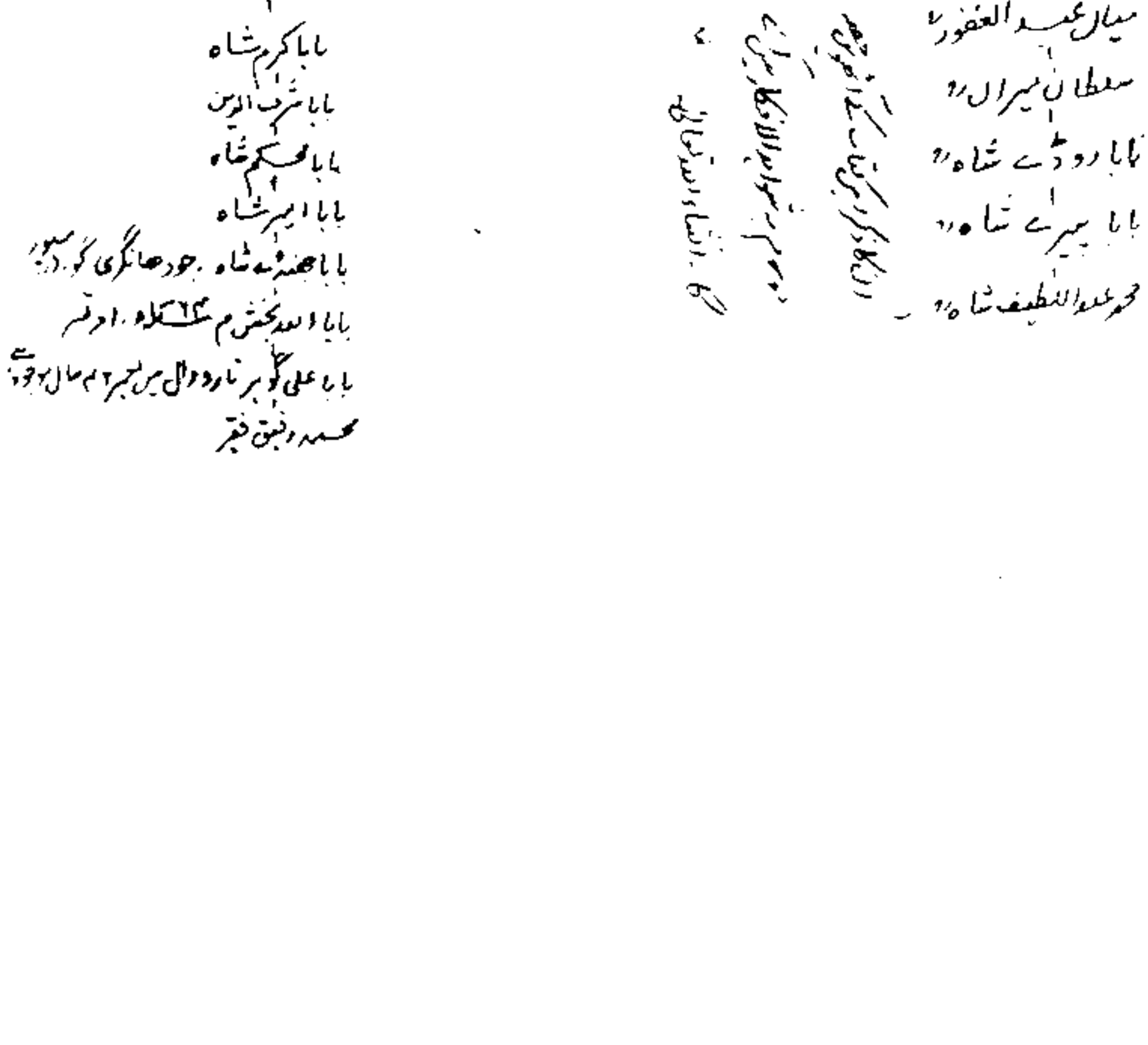

Marfat.com
Marfat.com

(۷۰)

غلام محمد

میاں غلام محمد لاہوری ؒ

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری ؒ کے مریدوں سے تھے۔

رقتِ قلب شیخ پیر کمال لاہوری ؒ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شہمیر قلندر ؒ کھچڑی کھا رہے تھے میں بھی کھانے میں شریک تھا۔ اتفاقاً میاں غلام محمد آ گئے۔ آنجناب نے ایک لقمہ اُس میں سے آپ کو دیا۔ کھاتے ہی آپ کو رونا جاری ہو گیا۔ میں تعجب کی وجہ سے ہنسنے لگ گیا۔ قلندر صاحب نے مجھ کو رونا تحائف قدسیہ میں ہے ؎

مرا ہم عسر بودہ خورد سالے — نبودم واقف از درد و زحالے
ہمے خوردیم کھچڑی باخداوند — کزو یک لقمہ دادش شد دردمند
نمودہ زار زار آں گریہ آغاز — مرا شد خندہ کاں بودم ستمکار
منع کردہ مرا ذاتِ قلندر — ادب آں تو نشود ہمدم اے سگ[1]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۶۲ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۱)

غلام مرتضٰے

میاں غلام مرتضٰے نظام آبادی رح

حضرتِ مرتضٰے ولیِ زماں　　گنجہ در معرفت نگفتہ عیاں

آپ زبدۃ المشائخ، قدوۃ الصوفیہ تھے۔ حضرت شیخ صابر شاہ قریشی سوہدروی رح کے فرزندِ ارجمند تھے۔ بیعت و خلافت اپنے جدِ امجد شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب بیگووالیہ سے بلاواسطہ حاصل تھی۔

نام و لقب | آپ کا نام غلام مرتضٰے۔ لقب میاں صاحب تھا۔

اوصاف و اخلاق | آپ بڑے عالم و فاضل اور عامل و کامل تھے۔ ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جود و سخاوت میں مشہور تھے۔ اپنے دادا صاحب کے سجادہ نشین تھے۔ سکونت نظام آباد میں رکھی تھی۔ لیکن جب بزرگوار کا عرس دو بار بیگووالہ میں جا کر کیا کرتے۔

نظام آباد کی آبادی کا ذکر | اس کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈھرہ قانونگوئے گجرات۔ چار باغ پنجاب میں لکھا ہے۔

"نظام آباد موضع البست متصل وزیر آباد از دولت مغلاں کہ باغات درختان انب خوب لذیذ در آنجا اند" [1]

نظام آباد ایک گاؤں وزیر آباد کے پاس ہے جو مغلوں کی وراثت سے ہے جہاں آم کے درختوں کے باغات موجود ہیں۔

---

[1] چار باغ پنجاب المعروف صاحب نامہ قلمی ورق ۱۱۸ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری ؒ مخزنِ پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"نظام آباد۔ پہلے پہل عہدِ شاہجہاں بادشاہ میں مسمی نظام الدین خاں قوم مغل نے یہ گاؤں آباد کر کے اپنے نام پر نظام آباد نام رکھا۔ اور ایک باغ عالیشان لگوایا۔ اور ایک نہر دریائے چناب سے لا کر باغ کو سیراب کیا۔ اس باغ کا اب نام و نشان نہیں رہا۔ جب سلطنت مغلیہ ضعیف ہوئی اور آئے دن افغانی فوج کی کابل سے پنجاب میں ہونے لگی۔ تو ایک مرتبہ فوجی افغانوں اور قصبہ والوں کے درمیان تکرار ہو گیا۔ اور افغانوں نے اس قصبہ کو لوٹ کر جلا دیا۔ دو سال تک یہ آباد رہا۔ پھر مولا دتا نے اس کو آباد کیا۔ ملکیت اس کی اب بھی بہ قبضہ قوم مغل ہے۔ اس قصبہ کے لوہار اپنے کام میں اُستاد مشہور ہیں۔ چاقو۔ چھری وغیرہ ایسا بناتے ہیں کہ ولایتی کام کے برابر کر دیتے ہیں۔ سکھی عملداری میں ان لوہاروں کی بنائی ہوئی بندوقیں دُور دُور بطور تحفہ جاتی تھیں۔ گو ان کی ہسٹری اب بھی اس گاؤں میں بہت اچھا ہونا ہے۔ چار سو پندرہ ۴۱۵ گھر۔ اور پچاس ۵۰ دکانیں اس قصبہ میں ہیں۔ ان میں سے باسٹھ ۶۲ گھر۔ اور چھتیس ۳۶ دکانیں پکی ہیں۔ باقی سب خام ہیں۔ اور ایک ہزار چار سو چورانوے ۱۴۹۴ نفوس مردم شماری ہے" [۵۲]

کرامت

باز کا واپس لانا منقول ہے کہ ایک مرتبہ عرس شریف کے موقعہ پر میاں سلطان محمد بن میاں محمد اکرم سجادہ نشین کا باز اڑ گیا۔ وہ نہایت مغموم و محزون ہوئے۔ کوئی کار و بار نہ سوجھتا۔ انہوں نے کہا کوئی درویش ایسا ہو جو ہمارا باز واپس لا دے۔ فقراء کا کافی مجمع تھا۔ لیکن کوئی نہ بولا۔ آخر آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ ابھی باز واپس آتا ہے۔ آپ نے ایک نقش لکھ کر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کے نیچے دبایا۔ اتنے میں وہ باز اڑتا ہوا آپ کے قدموں پر آ گرا۔ سب لوگ آپ کے کمالات کے معترف ہوئے۔

---

[۵۲] مخزن پنجاب ص ۲۸۴ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات

آپ صاحب کلام تھے۔ پنجابی میں اشعار کہا کرتے۔ فارسی میں بھی تصنیفیں پائی جاتی ہیں۔ جو معلوم ہوئی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ رسالہ تصوف | یہ فارسی نثر میں ہے۔ جا بجا اشعار بھی ہیں اس کا شروع اس طرح ہے۔

ے

"دراحد گم شو کہ تا باشی احد گر ندانی سر اللہ الصمد

طالبان ہزار و رہروان باجبار مژدۂ روشنی بخش در شب تار چنیں میگویند"

اور اس رسالہ کا اختتام اس طرح پر ہے۔

"اے غلام مرتضےٰ دامن مرتضےٰ بگیر و خاموش برو و بریں سخن خاتمہ کتاب۔ واللہ اعلم بالصواب"

۲۔ قصہ ہیر و رانجھا | یہ پنجابی زبان میں منظوم ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

ے

خالق خلقت جاون ہاری کیتے لکھ پسارے ملک حضوری تے تا انبیا منزو منزل کھلارے

قدرت کولوں کرن اندیشہ خاص حضوری چارے جن و انس ملائک نوری اوڑک ڈھونڈن ہارے

اہا احمد اکٹھے ہوئے جاں عشق گھٹاں نچ آیا کیسے نہ لدھا پار کنارہ جو رب اسباب بنایا

ہوئی لکھ درے عمر عشق دی اجے دم دم نال سوایا

مکہ مدینہ بڑا دوارہ نیں دو گئے ہر جائے جتھے وگدی ٹھاٹھ عشق دی ہر جو ہے ہر دا ہے

کیسکن جا قلندر کیتے جنہاں عشق حقیقی لائے مرتضےٰ عشق مجازی کولوں صاحب سچ بچائے

۳۔ قصہ مرزا و صاحباں | یہ بھی پنجابی منظوم ہے۔ میری نظر سے نہیں گذرا۔ مجھے ایک دوست حافظ محمد اکرم قادری نوشاہی۔ ساکن منڈی بہاء الدین تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات نے بتایا ہے کہ یہ قصہ قلمی لکھا ہوا میں نے نظام آباد میں دیکھا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۴۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی | یہ اردو زبان میں بلکوی مسدس ہے۔ بقدر ضرورت یہاں درج کیا جاتا ہے۔

اے صبا بہر خدا گر شاہ کے کوچہ گذر — مجھ کو دل مہجور کی ہو دست بستہ عرض کر
تجھ کو کھڑو نا سخت ہے ورنہ کہوں سارا ذکر — کہنا وہاں میری طرف رحمت کی اک ہووے نظر

ہو منتظر رستے میں ترے از شام تا وقت سحر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

مرتضےٰ کے شوق کا آتا نہیں ہرگز حساب — ہجر کی آتش نے ڈالا ہے مجھے در پیچ و تاب
منتظر ہوں یک نظر کا اے شہ عالی جناب — کس کے آگے جا پکاروں درد کا نا ہیں حساب

شائد کرے مہجور کو جام وصل سے بہرہ ور
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

کرنی معدا پیغام کی جانا نہیں دَر سے دَر دل — ابتر نہ ہو لچھے زلف پھیلے زمت شہر دجنوں
دہشت رقیبوں کی تجھے مت عشق ہو پردہ بر دل — تجھ معذرت میں اے صبا دل رات ہوں میں سرنگوں

شائد کہ طالع یار ہو دیکھوں کدھیں لیلے قمر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کر کے بیکسوا لے سے نوشہرہ کا کرنا جمال — پیر دستگیر کون کہنا ہے تجھ سا کس کا مجال
دیوانگی ہے ترا غلام اس سیر سے دے نوال — لیجو خبر جلدی سے کہنا ہے طالب کا حال

اتنا ہجر مت دے تجھے نہ ہیں ہے اسقدر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں

ہو کر کے نوشہرہ سے پھر جلدی تو سا ہنیال جا — حال جو ہے یہاں کا یہاں لیکر کہو کر سارا سنا
اک سوال اُس پیر کو ں کرنا میرا بہر خدا — آ [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جان سرا پنا تیرے پا پر وہ راکھوں در نظر

تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کے سا ہنپال سوں پھر حضرت بھلوال ۷ ... شاہ سلیماں ۸

غالب ہو یا شور و جنوں اس پھر کا جنجال ۷

... اوپر

تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

پہنچیو بھلوال سوں تو جب کھردلی اے ہوا ۹ وہاں حضرت معروف کو سوال میرا دے سُنا

سب حقیقت حال کی اُس پیر کے آگے بتا حضرت معروف چشتی قادری ۱۰ ہے مدعا

جلدی ہو رخصت وہاں کر خاکبوسی در اوپر

تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کھردلی سے تو جا کر اوچ کے قربان ہو ، ۱۰ سید مبارک پیر کو وہاں حال کہنا جا کھڑ د

بغداد کے رستے کو آ کر اوچ کی کر جستجو ۱۱ سید علی ہے پیر میرا اس کے جا ہو روبرو

جلد ہو رخصت وہاں کر خاکبوسی در بدر

تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

سید علی سوں ہو وداع دیکھو حضرت مسعود کو کہنا تمامی کھول کے مہجور کے مقصود کو

ٹک آ کھیو جا کر وہاں پھر احمد محمود کو احوال جا کہنا وہاں بھی اُس میرے مسجود کو

---

۷ مسکن و مدفن شاہ سلیمان نوری ۱۲ ۸ جہاں نقطے دیئے ہیں یہاں سے کاغذ کرم خوردہ تھا ۱۲ ۹ مسکن شاہ معروف چشتی قادری ۱۲ لیکن اس وقت کھردلی موجود نہیں ۔ دریائے جہلم کے کنارہ پر یہ گاؤں تھا ۔ دریا برد ہو چکا ہے اب شاہ صاحب ۱۲ کا روضہ شریف خوشاب سے ایک میل مشرق شمال کو ہے ۱۲ ۱۰ مسکن و مدفن سید مبارک حقانی ۱۲

۱۱ مسکن و مدفن غوث الثقلین ۱۲ ۱۲ سید مبارک اور سید علی کے درمیان تین اسماء متروک ہیں ۔ شاعر کی تحقیق میں یہ تین اسماء داخل شجرہ نہیں تھے ۔ سید محمد غوث الحسنی اوچی ۔ سید شمس الدین حلبی ۔ سید شاہ میر حلبی ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

داخل غلاموں میں رکھیں جائیں نہیں دل سے بسر
تجھ کو خرادے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

سید احمد پیر کی جا خاک بوسی کیجیو — صوفی سالار دیں کو سب حقیقت دیجیو
سید بوالفرح سے میرے سند لیسے لیجیو — عبدالوہاب پیر سول جام محمد دیجیو
آتا نہیں دیکھے بتاں مہجور کو ہرگز حضر
تجھ کو خرادے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

غوث اعظم پیر کے آگے دست بستہ ہو سنا — نظر رحمت سے مطالب ہو ہمیں کچھ انتہا
حق کیا تجھ پیر کوں آپ قدرت اپنی کا عطا — خاک پاؤں سے دل مہجور کا لیجو ملا
اپنے خادم کے تائیں رسوا نہ کیجو در بدر
تجھ کو خرادے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر سنہ ۱۱۷۱ھ

سیحرفی کے اشعار آپ کی مکمل سیحرفی تو نہیں مل سکی۔ یہ چار آخری اشعار ملے ہیں جو لکھے جاتے ہیں۔

ھ یار جمیلاں نوں آگ لائیں سو شے یار پیا بچوں کیہڑے کار میرے
جس اک نہیں وچ جگ رہیا پیا اُٹھ خیال سنسار میرے
کوئی بیڑھ پیا ملیوں پیاریاں دے اکھیں دیکھ اندھیر غبار میرے
مرتضےٰ میاں کدیں آن ملیوں میلے مٹھ دیم دے یار میرے

و لاکے تیر فراق دا لا گئے ہوں ہیں مکھ نا میرا
مکھ سوہن نہ بیڑا بیٹھ پیر ملیوں جد اپنی کھیڑ دے گلوں لایا
ملیوں اگے ناتوں تجھ گھٹ نا ہیر جد اسوں شوق ملاں دا

مرتضےٰ آخری جیونی ہال رکھ ست صاحب شاہ ال الا ہال

سلہ سیاض قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول مہجور غلام مرتضےٰ ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

الف اج تے کل دا قول آہا نہیں سُکھ سنیہوڑا ٹول مینوں
اُٹھے پہر کلیجے دے وچ رہے تیرے عشق انیتے دا سُول مینوں
سونجیں عشق دے بان اوتڑے نے کیہا ڈھکانے آنڑ دل مینوں
مرتفئے میاں ہو یا تدھ دتوں جھورا درد فراق دھول مینوں

ی یار ناہیں ہا بیجوں رحمت سائیں مینوں جگ جہان تے ہور میاں
آپ اُٹھ گیوں گل گھت گیوں سونجی عشق والی گل ڈور میاں
میں تاں حال تھیں گذر بے حال ہوئی پایا درد فراق نے زور میاں
مرتفئے مینوں نیہوں لائے کے تے کیتو گل جہان دا چور میاں [۱۴]

۶۔ باراں ماہ | آپ کے بارانِ ماہ مکمل نہیں مل سکے۔ صرف تین مہینوں کے اشعار ملے ہیں وہ یہ ہیں۔

ماہ چیت

جاں چڑھیا موسم چیت دا | کون حامی میرے کھیت دا
میرے یار ہزاراں چایاں | جا چھاواں ہور سوہے یاں
میں کس در کوکاں جائیکے | کون میلے کونت لیائیکے
پئی مکھ ویکھن نوں سہکدی | نہیں خبر وچھڑے یار دی
سب سیاں سکھ سمہالیا | مینوں ہتھ نہ آوے بھالیا
جاں کونت نہ نظری آوندا | پیا درد وچھوڑا کھاوندا
کون راکھا لیاوے بھال کے | میرا رکھے کھیت سمبھال کے
ایویں پھڑک پھڑک مرجلیاں | کون پیڑ ونڈے غمخواردی

[۱۴] بیاض قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول مرحوم۔ یہ بیاض ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول۔ اولادِ شاہ غریب نوشاہی کے پاس مقام گاجرگو ضلع گوجرانوالہ میرے ملاحظہ سے گذری۔

Marfat.com
Marfat.com

پئی پت اوجاڑاں دیکھدی — آکھاں کس نوں ماری لیکھ دی
میرے مگر نہ کوئی بھار ہے — کی وعدے دا اعتبار ہے
میں اک اکلی رہ گئی — ہُن دھرتی پھٹ کے بہہ گئی
کوئی آن سناوے ہانڈڑی — اج خبر وچھڑے یار دی

میں جنت مہینے ٹھیاں — وچ درد وچھوڑے ڈھیاں
اج لوکاں بھا بہار ہے — میرے سینے سوز انگیار ہے
اُس آون مُول نہ بولیا — جس خوف رہندا دل ڈولیا
مر نفیے گھٹا گھنی ول ٹپیئیں — سب بھجی ہوئیں سنگاردی

ماہ وساکھ

جاں چڑھیا ماہ وساکھ دا — کوئل کوکھ ہری ساکھ دا
کوئی آکھے انہوں جا ملے — مت کھبے سمائے آ ملے
سبھ لوک سجائے کھاوندے — اسے بھیس سجن گلاوندے
[illegible] — [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اوہ چڑھے وساکھ نہ آیا — اوس پھُلاں باغ گوائیا
پیا باغ نگوفہ جھاڑدا — مار یا ہجر سونجے دی دھاڑدا
میرا کرنا دُکھا باغ دا — جیوں مُکا تیل چراغ دا
مرتھئے میں اِک اِکلی رہ گئی — جیوں اَسوں کلی ناردی

ماہِ جیٹھ

جاں جیٹھ مہینہ آیا — جگ سیوے نوں ہتھ پایا
میرا باغ پیا سب سکھنا — جبڑا یار نہ جاتا رکھنا
لوک گاہن کھیت پکائیکے — میں بیٹھی سب گوائیکے
اوس جبدا کھیت اُجاڑیا — جیویں سُدھوا رار نہ پاردی

میں سب کھیت گھُمانیاں — جے اکھیں دیکھاں جانیاں
میں کھیتر نہوں ہتھ دھونیاں — جے سانویں سُکی ہونیاں
میں سب سواد گوائیا — جے یار نہ پھیرا پائیا
میری دُوتی سکھن نہاں ہے — جبڑی کس کس لعنے ماردی

میں کجھ نہ آکھا ئیا — اوہ ہتھ نہ کنکے لائیا
ہکن بیٹھی گیٹھیاں گالدی — کس پیڑ اساڈے حال دی
اوہ ویلا ہتھ نہیں آوندا — نیہوں لگ گیا اَنیاؤندا
جس ویلے اکھیں لائیاں — سو ویلا پئی شماردی

میری جان برہوں نے ساڑیا — اوہ من لگڑی توڑ نہ چاڑیا
میں سُتاں جان گھُوائیکے — جبڑا توڑ نبا ہے لائیکے
ہتھ پایا اوس پریت نوں — جے نیہوں نہ ہووے پریت نوں
مرتھئے پیت ہوندی مُڑ آوندا — لیسنڈا خبر سویلے ناردی

Marfat.com
Marfat.com

ماہ ہاڑ

ہُن ہاڑ رُتی نے تائیاں — گیا پیتم کرن کمائیاں
کون لیاوے جانی جائیکے — ویکھے حال تتی دا آئیکے
اج تھل نارد اپندھ ہے — جیوں اگی وچ سیندھ ہے
ہُن کون کڈھے اِس بندیوں — جو خبر لیاوے یار دی [۱۵]

الیٰ آخرہ

یاران طریقت آپ کی صُلبی اولاد نہیں ہوئی۔ رُوحانی اولاد کافی تھی۔ چند خلیفوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱	میاں فقیر اللہ ؒ	نظام آباد ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں عبداللہ ؒ	〃 〃
۳	میاں شرف الدین ؒ	لدھیوالا حبیب 〃
۴	میاں غلام نبی بن شرف الدین فاروقی ؒ	〃 〃
۵	میاں شمس الدین ؒ	〃 〃
۶	میاں پیر بخش بن حکیم قل احمد فاروقی ؒ	اجنالے 〃
۷	میاں غلام محمد بن عبدالسلام قریشی ؒ	سوہدرہ 〃
۸	میاں غلام محمد ؒ	جاوا کے
۹	میاں قادر بخش ؒ	
۱۰	میاں محمد بخش ؒ	〃
۱۱	میاں محمد بخش ؒ	ملائکہ ضلع سیالکوٹ
۱۲	میاں محمد بخش ؒ	نرسنگ 〃

[۱۵] میاں فضلی کلہ بہ میاں غلام محمد مع ۱۲ تراوت

Marfat.com
Marfat.com

۱۳ میاں پیر بخش باچھی رح

۱۴ میاں فضل رح

۱۵ میاں غلام رسول صاحب بیاض قلمی

۱۶ میاں محمد حاجی بن میاں محمد مظفر فاروقی رح [۱۶]

۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری میں آپ کے مزار پر میاں چراغ علی سجادہ نشین تھے فرزند میاں نذیر حسین بن میاں محمد بخش بن میاں فقیر اللہ صاحب۔

مدحیات

۱۔ شیخ محمد اشرف فاروقی رح جو آپ کے ہمعصر تھے۔ انہوں نے آپ کی توصیف میں لکھا ہے۔ از انجملہ

(۱)

از کتاب کنز الرحمت

دلا ہر زماں کن ہمیں التجا — کہ باشی غلام درِ مرتضا

شود چشم دل روشن از نورِ حق — کہ از خاکپائش کنی توتیا

بخاکِ درش جبہہ سائی بکن — کہ روئیت چو خورشید یابد ضیا

بمحرابِ ابروئے او سجدہ آر — کہ در راہِ حق ہست قبلہ نما

رخِ شاہدِ غیب بینی بہ پیش — نہی پا چو در راہِ صدق و صفا

جنابش جنابِ غریب النواز — نہ بینی در بن سخن روئے ریا

تنت گرد اشرف چو زرد طلا
گر از خاکپائش کنی توتیا

---

[۱۲] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول، ص ۱۹۸، شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

از کتاب کنز الرحمت

زہے ذاتِ والائے نور قمر — کہ تابد شب چاردہ چوں بدر

زہے ذات مجمع فیوضاتِ حق — کہ بر عرشِ اعلیٰ رساندہ سبق

زبانش کلیدِ کتابش حرام — کلامش مسیح دل و جاں پیام

بحلم و بعلم و تقویٰ سمی — [illegible] سپہر دوسرا

زبان دان و خوش خلق و محترم — سراپا قرب نوشیدہ جام ارم

شب و روز در یادِ حق مشتعل — [illegible]

(۳)

رکھتہ اردو معلّیٰ

از کتاب کلیات اشرف

جب کہ میں اپنے پیر کا ہوں خاکپا ہوا — تا حشر میرے وجود کا سجدہ ادا ہوا

استاذ مولیٰ جناب کا دل سے مدّاح ہوا — تو شعر کا ہوا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

گل میں پڑا ہے رشتہ مجھے اس حباب کا — سب اُٹھ گیا ہے خطرہ حساب و کتاب کا
دونوں جہاں میں کچھ نہیں غم ہے جناب کا — ہوں خاکسار دل سوں ہے بوتراب کا

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

حاجی نہیں کہ کعبہ طرف ہو میرا دھیان — صوفی نہیں کہ جنت مانگوں خدا سوں آن
نہ شیخ و نہ شمائخ نہ حافظ قرآن — یہ کچھ ہے رات دن بھی مجھے ورد ہر زبان

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

افسوس نہیں ہے اور میرے دل میں التجا — پیرا پنے کا ہوئے ہے ہوں میں خاکسار
کر دیں گے مہربانی سوں حاجات کو روا — انسان کو کہا ہے نبی نے صفات خدا

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

دربار رحمت اللہ کا ہیں گدا سوا

تاریخ وفات | میاں غلام مرتضےٰ صاحب رح کی وفات بروز جمعہ نویں شوال ۱۲۴۰ھ ایکہزار دو سو چالیس ہجری مطابق ستائیسویں مئی ۱۸۲۵ء ایکہزار آٹھ سو پچیس عیسوی۔ موافق تیرھویں جیٹھ سمت ۱۸۸۲ ایکہزار آٹھ سو بیاسی بکرمی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی، سنہ چالیسواں جلوسی تھا۔

اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب کا پچیسواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ نظام آباد متصل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ میں شہر سے شمالی جانب چاردیواری میں ہے۔ چاردیواری سے باہر شرقی و غربی طرف درویشوں کی قبریں ہیں مسجد پختہ۔ اور پکا۔ اور درخت سایہ دار کافی ہیں۔ یہ مکان تمام "ڈیرہ میاں صاحب" مشہور ہے۔ ہر سال چودھویں جیٹھ کو میلہ ہوتا ہے۔ میں کئی مرتبہ زیارت مزار سے مشرف ہوا ہوں۔

مادہ ہائے تاریخ

۱۲۴۰ھ
۱۔ ۲۰ یا رز چمن نوشد فتادہ سروے ،،
۲۔ ۲۰ ہادی مظہر ،،

Marfat.com
Marfat.com

نقشہ خانقاہِ میانصاحبؒ

شمال

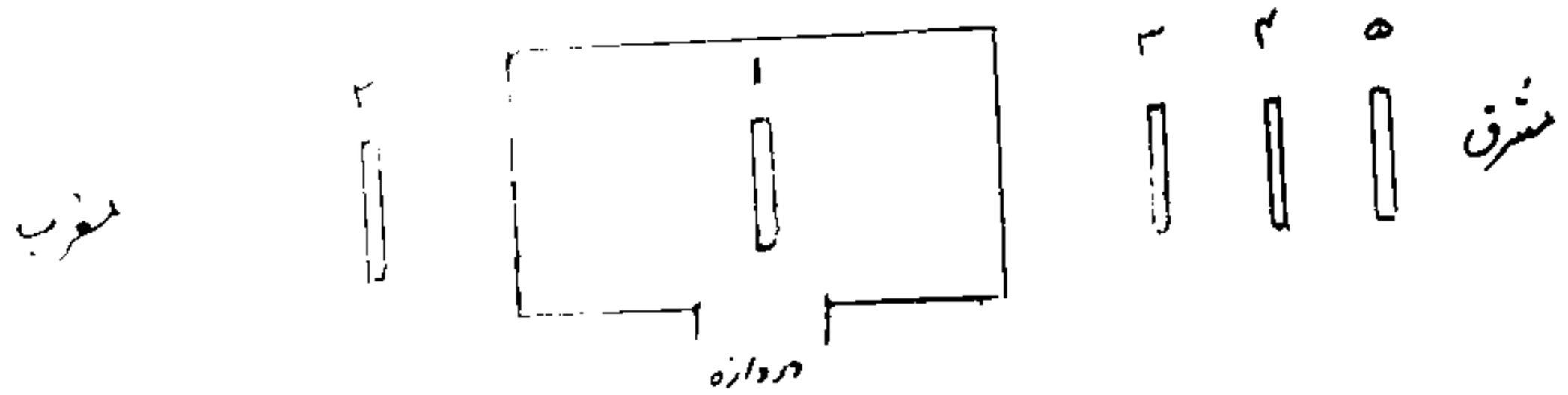

جنوب

اسمائے اہلِ مزارات

۱ حضرت میانصاحب میاں غلام مرتضےٰ صاحبؒ

۲ میاں غلام محمد صاحبؒ

۳ میاں فقیر اللہ صاحبؒ

۴ میاں محمد بخش بن میاں فقیر اللہ صاحبؒ

۵ میاں عبدالعزیز حسین بن میاں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والا رح

آپ خواجہ بخت جمال جھنگی والا رح کے فرزند اصغر یعنی تیسرے بیٹے تھے۔ اور اپنے والد ماجد کے خلیفہ تھے۔ جھنگی بخت جمال۔ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے تھے۔

اولاد آپ کی اولاد موجود ہے۔ مجھے ان کی تفصیل نہیں مل سکی۔ ان میں سے ایک صاحبزادہ محمد جاوید اختر نام بعمر اکیس سال مجھے عرس بوشہرہ شریف پر ۱۳۹۶ھ ربیع الاول بمطابق ۱۹۷۶ء میں ملا تھا۔ جو آجکل موضع نہالیکے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ اس کا سلسلہ نسب اس طرح ہے خلف الرشید میاں غلام سرور متوفی ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء بن میاں مولا بخش بن میاں علی گوہر بن میاں نور الٰہی مدفون ٹانڈہ شریف بن میاں عبد الغفور بن میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والا رح

یاران طریقت آپ کا سلسلہ فقر جاری ہے۔ چند دوستوں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں عبد الغفور فرزند آنجناب رح جھنگی والا رح

۲ بابا محمد یار رح

۳ بابا امیر دین رح

زمانہ وفات آپ بارہویں صدی ہجری کے آخری عشرہ میں فوت ہوئے۔ مزار شریف جھنگی بخت جمال ضلع گورداسپور میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ فقرائے میاں غلام مصطفےٰ جھنگی والے

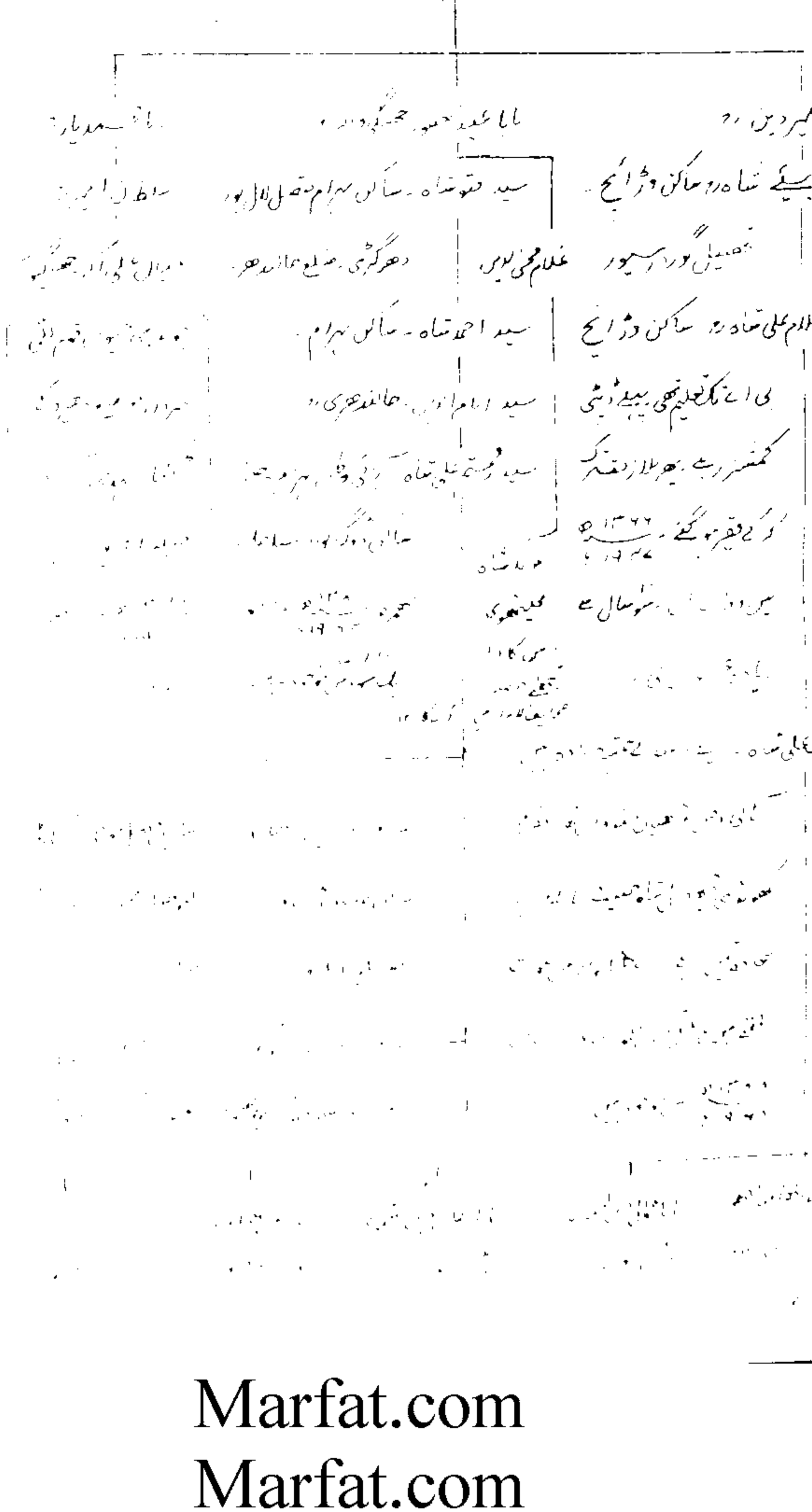

Marfat.com
Marfat.com

ف

(۷۳)

فاضل شاہ

داتا فاضل شاہ قلندر لاہوری رح

آپ کے والد کا نام میاں نور محمد تھا۔

ولادت و تربیت صوفی کرم بخش لاہوری رح کے قلمی بیاض پر آپ کے متعلق چند سطور لکھی ہیں۔ جو یہ ہیں۔

"حضرت فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالمگیر بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ قریباً سنہ ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء ایکہزار پچاسی ہجری تھا۔ یہ ادھیار کے رہنے والے۔ اور قوم راجپوت سے تھے۔ سنہ ۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۶ء (ایکہزار ستانوے ہجری) میں بعمر بارہ سال لاہور آگئے۔ آپ کے والد میاں نور محمد اور چھوٹے بھائی میاں عادل شاہ بھی ہمراہ تھے۔ لاہور۔ محلہ گنج میں قیام فرمایا۔ میاں وارث نے جو اس محلہ کا چوہدری تھا۔ دونو بھایوں کی پرورش اپنے بیٹوں کی طرح کی" لکھا

بیعت و طریقت آپ جب جوان ہوئے۔ تو قاضی عبدالرحمن لاہوری رح کی بیعت سے سرفراز ہوئے اور بعد تکمیل کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ قلندر مشرب تھے۔ بوجہ کثرت جود و سخا کے لوگ آپ کو "داتا فاضل شاہ" کہتے تھے۔

ریاضت و مجاہدہ مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح تحقیقات چشتی میں رقمطراز تھا۔ وہ بیر بخش کی

سنہ ۱۱۰۲ھ سنہ تحقیقات چشتی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ قاضی صاحب نے آپ کو گورستانِ میانی میں ایک قبر کھدوا کر اس میں بند کر دیا، اور فرمایا کہ تعدادِ معینہ کے بعد تم کو نکالیں گے۔ چنانچہ چلہ پورا ہونے کے بعد آپ کو نکالا گیا، تو آپ کا رنگ زعفرانی تھا۔ لوگ آپ کے زندہ نکلنے پر بہت متعجب ہوئے۔ قاضی صاحب نے چند روز تک آپ کو آشِ جو پلائی۔ پھر طبیعت میں کچھ طاقت آئی۔ اور کچھ ہوش سنبھالا، خدا تعالیٰ نے آپ کے حال پر بہت نوازش کی۔ اور آپ ولی کامل ہوئے۔ [۳]

حصولِ کمالات آپ نے اپنے دادا پیر حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھلواروی کو بھی دیکھا تھا۔ اور اُن کی زیارت و فیضان سے مستفیض ہوئے۔ صاحب وجد و حال تھے۔ سوز و گداز آپ کی طبیعت میں کافی تھا۔ فقر میں مقامِ بلند پایا۔

ایکبار حضرت پاک صاحب رح کی مجلس میں آپ کو وجد ہوا۔ کسی مخالف نے تلوار ماری۔ آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ [۴]

مطالعہ کتب آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ کتاب تذکرہ نویسی مصنفہ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی سہانپوری رح کا نسخہ مولانا غلام محی الدین پر ہوں نقشہ بہاولپوری سے نقل کرایا۔ اس کا مطالعہ رکھتے۔ اس کتاب کے حاشیہ پر آپ نے اضافات

"خاتمہ نسخہ تذکرہ مطابق مقامات حاجی الحرمین شاہ امداد صاحب مہاجر مکی نسخہ اصل

[۱] [۲] [۳] [۴] [۵]

[۱] تحقیقات چشتی ص ۵۶ [۲] ص ۴۸ [۳] [۴] [۵]

Marfat.com
Marfat.com

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندۂ گنہگارم

آلہی بیامرز این ہر مقدر را — تو لیندہ خواندہ بیندہ را

آلہی بحق نبی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی و قبول — من و دست و دامان آل رسول

صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمام شد کار من تمام شد۔ بالبسملہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد "

یاران طریقت آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لئے آپ کے بھائی عادل شاہ کی اولاد آپ کے یاران طریقت رہی۔ آپ کے سلسلہ کے مرید بکثرت ہیں۔ اور فاضل شاہی کہلاتے ہیں۔ آپ کے تین جانشین یہ تھے۔

۱ شیخ عادل شاہ لاہوری رح آپ کا بھائی۔

۲ شیخ بہاول شاہ لاہوری رح آپ کا بھائی

۳ دیوان بہادر لاہوری رح آپ کا بھائی۔

۴ شیخ اکبر شاہ لاہوری رح

۵ بابا کریم شاہ لاہوری رح

۶ بابا احمد شاہ لاہوری رح۔ ان کا فقر علاقہ دوابہ میں عام ہے۔

۷ بابا نبوت شاہ رح

۸ بابا نور شاہ رح

۹ بابا فاضل شاہ پشاوری رح

۱۰ بابا بندگی بھری لاہوری رح

تاریخ وفات دانا فاضل شاہ قندرکی وفات بقول صاحب تحقیقات چشتی ۱۱۵۵ھ ایکہزار ایکسو پچپن ہجری مطابق ۱۷۴۲ء ایکہزار سات سو بیالیس عیسوی مطابق بندرھویں ساون سمت ۱۷۹۹ ایکہزار سات سو ننانوے بکرمی میں بعہد خان بہادر حاکم لاہور ہوئی۔ آپ کا عرس ماہ رجب کے آخری انوار کو ہوتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

آپ کی قبر لاہور میں متصل ریلوے سٹیشن ہے۔ علامہ اقبال روڈ پر۔ اقبال کی کوٹھی کے عقب میں ہے۔ مجھے (شرافت کو) ۱۰ رجب ۱۳۴۷ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۸ء کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی۔

عمارتِ مزار مولوی نور احمد چشتی رح نے کتاب تحقیقات چشتی میں لکھا ہے۔

"حال عمارت مزار یہ ہے کہ ایک چوکھنڈی پختہ بنی ہوئی ہے۔ اور اس پر چار قبریں ہیں۔ ایک داصفل شاہ کی۔ اور دوسری حضرت عبدالرحمٰن صاحب رح کی۔ اور تیسری میاں نور محمد والد ان کے کی۔ اور چوتھی ان کے بھائی بہادل شاہ کی۔ یہ مقام مزار مسجد دائی انگا سے متصل گورنمنٹ کے ہے۔ اور سوائے اس کے اور بھی چند چبوترہ پختہ ہیں۔ پہلے یہاں فقیر بھی بیٹھتا تھا۔ اور میلہ عرس بھی کرتا تھا۔ اور ہر روز عرس اکثر جاسد فقرائے نوشاہی کا بھی ہوتا تھا۔ اب بباعث دخل گاہ اور سڑک ریل کے یہ مکان بالکل خراب و ویران ہو گیا۔ اب صورت حکمہ [illegible] وہاں چند اشجار کھڑے ہیں۔ مگر فقیر کوئی نہیں بیٹھتا۔ اور تمام زمین اس مکان کی [illegible] مکانات ریلوے ہو گئی ہے۔ اب اس مکان کی محافظت اور چراغ [illegible] ہیرکشن سنار جو حقیقی بھائی میاں فاضل شاہ کا ہے کرتا ہے۔ اور [illegible] چھوڑتا ہے۔"

سلسلہ سجادگی [illegible] تحقیقات چشتی میں لکھا ہے۔

"[illegible]

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

چنانچہ مندرجہ ذیل سرکاری نقل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے افسرانِ پولیس اور معزز نمبرداروں کے روبرو اعتراف کیا کہ اصلی سجادہ نشین سائیں نظام الدین ولد سائیں شہاب الدین ہے۔ نقل یہ ہے۔

"بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۳۹ء (۲۰ رجب ۱۳۵۸ھ) کو محمد دین موچی متولی نے تھانہ نوشہرہ میں رپورٹ کی کہ تکیہ خانقاہ حضرت داتا فاضل شاہ صاحب میں کسی شخص نے لاش دفن کردی ہے۔ اس رپورٹ پر مسول سرجن لاہور ہمراہ چوہدری مشتاق احمد صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ اول اور ہیڈ کنسٹیبل سید احمد شاہ موقعہ پر تشریف لائے اور قبر معتقدہ کھود کر ملاحظہ کیا گیا تو اس قبر میں سے چند اوراق قرآن شریف کے نکلے اور یہ رپورٹ غلط ثابت ہوئی۔ دیگر پولیس کی تفتیش رپورٹ میں محمد دین موچی نے روبرو نمبردار موضع گڑھی شاہو اور چوہدری معراجدین سکنہ موضع گڑھی شاہو اور دیگر معززین پولیس علاقہ۔ اس بات کو قبول کیا کہ اس گدی کے اصلی جدی جانشین اور اولاد حضور داتا فاضل شاہ صاحب مالک مکان سائیں نظام الدین ہی ہے اور میں مرید و طالب کی حیثیت سے صرف خدمت گار ہی ہوں۔ مجھے سائیں نظام الدین ولد سائیں شہاب الدین سجادہ نشین نے بٹھلایا تھا۔"

مولف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی عفی عنہ کہتا ہے کہ سائیں نظام الدین آجکل ۱۳۷۷ھ ایکہزار تین سو ستتر مطابق ۱۹۵۷ء میں محلہ آویاں۔ مزنگ لاہور میں موجود ہے۔ [illegible] سائیں نظام الدین ولد سائیں شہاب الدین سجادہ نشین حضور داتا فاضل شاہ صاحب ہ

مادہ تاریخ وفات

[illegible] ۱۱۶۵ھ

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ فقرائے داتا فاضل شاہ قلندر لاہوریؒ

Marfat.com
Marfat.com

(۷۴)

فتح محمد

شیخ فتح محمد چشتی لاہوری رح

آپ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رح کی اولاد اور شیخ عبدالحضور چشتی لاہوری کے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدائے شباب میں بڑے مکار، بدعتی اور شرارت پیشہ تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنیالوی رح جب لاہور وارد ہوئے تو اُن سے توجہ کی درخواست کی۔ چنانچہ ان کی نگاہ سے بیہوش ہو گئے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"حضرت توجہ فرمودند تا دیر گاہ بیہوش و مست ماند" [1]

اس کے بعد حضور انور کی بیعت ہو گئے اور نسبت جذبہ آپ پر غالب ہو گئی، سرمست حال الست اور اکابر مشائخ سے ہو گئے۔ اہل ترک و تجرید تھے۔

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۵ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۵)

فتح محمد

مولانا فتح محمد کاتب رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سیلوان زمخوروری سابقیاوی رح کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اور خط نسخ اور نستعلیق کے بہترین خوشنویس تھے۔ اپنے پیر صاحب۔ اور اُن کے فرزندوں کے واسطے کتابیں اپنے قلم سے لکھا کرتے۔ یہ کتابوں پر سے آپ کے دستخط یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط **پندنامہ سعدی** | "تمام شد کتاب پند نامہ مشتمل از نصائح حضرت شیخ سعدی ... ۱۱۱۵ ... ۱۲ ... سنہ ... بقلم ... خاکسار فتح محمد ... معارف ... شیخ سعدی ..."

(۲)

دستخط **زرادی** | "... سنہ ... بقلم ... خاکسار فتح محمد ..."

(۳)

دستخط **شرح مقامات** | "... سنہ ... بقلم ... خاکسار فتح محمد ..."

Marfat.com
Marfat.com

الحنیف الراجی الی رحمۃ اللہ فقیر فتح محمد۔ اللھما غفرلکاتبہ ولمن نظر
فیہ۔ مالکۂ صاحبزادۂ بلند اقبال عالی تبار میاں شیر محمد ولد مبارکہ العقراء والاتقیا
شیخ عصمت اللہ ولد شیخ برخوردار ولد حضرت نوشہ حاجی عفر اللہ لہ ولوالدیہ
واحسن الیھما والیہ۔ بوقت ظہر۔ . . . . . "

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

"الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ وکمال صفاتہ المتقدس فی نعوت الجبروت
عن شوائب النقص وسماتہ"

یہ کتاب خوشخط عربی رسم الخط میں ہے۔ ایک سو بانوے (۱۹۲) صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں پندرہ (۱۵) سطور ہیں۔ یہ کتاب ہمارے جد بزرگوار حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری سابنیانوی نے صاحبزادہ محمد واسع ولد سید شیر محمد صاحب مرحوم کے ذریعہ خریدی تھی۔ اور اُن کے کتب خانہ میں موجود رہی۔ چنانچہ اس کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے۔

"این کتاب مسمی شرح عقائد از جناب صاحب میاں شیر محمد حیوۃ کالف میاں محمد واسع فقیر نور اللہ خریدہ۔ ہر کہ دعوی کند نامسموع و کاذب باشد"

(۴)

دستخط حاشیہ خیالی | "تمام شد حاشیہ خیالی بوقت جمعہ در روز جمعہ تاریخ دہم شہر صفر ختم اللہ بالخیر والظفر فی سنۃ الف و مائۃ و ثلاث و عشرین من ھجرۃ النبی العربی" "در سال وفات دیار شاہ بادشاہ غازی بود۔ بواسطہ قرائت صاحبزادہ عالی تبار میاں شیر محمد کہ زاد اللہ ھدایتہ عطا لعتہ۔ آمین رب العالمین۔ کاتب حروف فقیر فتح محمد ھر کہ خواند بدعا خیر کاتب را یاد کند"

یہ حاشیہ خیالی پر ہے میاں شیر کا عدد مرحوم ہوا ہے۔ یہ دستخط بواسطہ میاں نگواعاشق تحریف

Marfat.com
Marfat.com

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے ۔

"اما بعد الحمد لمستاھلہٖ۔ والصلوٰۃ علیٰ سید رسلہٖ۔ وعلیٰ آلہٖ و صحبہٖ موضحی سبلہٖ"

یہ کتاب خوشخط عربی میں ہے ۔ ترانوے ۹۳ اوراق ہیں ۔ ہر صفحہ پر پندرہ ۱۵ سطریں ہیں ۔ یہ کتاب بھی حضرت سید حافظ نور اللہ صاحبؒ موصوف نے سید شبیر محمد صاحب سے خریدی تھی چنانچہ اس نسخہ پر یہ عبارت تحریر ہے ۔

"این کتاب در تملیک فقیر نور اللہ از دیوانخانہ صاحب شبیر محمد خریدہ بود"

(۵)

دستخط گلستان سعدی | "تا نام رسانید توفیق ایزد منان و اعانت خالق سبحان نسخہ شریف گلستان را بروز جمعہ سابع جمادی الثانی شہر شوال ختم اللہ بالخیل الامانی و الاقبال ۱۱۲۵ ہجری مقدس مطابق سنہ احد خمسین و مائۃ و الف مانوس بندگان حضرت ذوالجلال قہرمان دوران ماحی بدعت محیی سنت ابوالظفر معین الدین محمد عالمگیر غازی الاعظم و فقہ لما یحب و یرضی و جعل آخرتہ خیرا من اولاہ احقر الانام فقیر [illegible] علی مطالعتہ و وقوف اسرارہ [illegible]

یا رب تا جعل رجائی [illegible]

الطف بعبدک [illegible]

نوٹ

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اور دو کتابیں نمبر ۳ - اور نمبر ۴ - آجکل مولانا سید محمد یعقوب شاہ خلف الرشید سید نور الہدیٰ صاحب خوارزمی حنفی کے کتب خانہ میں مقام کیرانوالہ شاہی نہ منصل مگھووال ضلع گجرات موجود ہیں - میں نے بچشم خود ملاحظہ کی ہیں -

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نوشاہیہ - اور حضرات سادات خوارزمیہ کے آپس میں علمی تعلقات تھے - اس لئے ہمارے بزرگوں کے کتب خانہ کی کتابیں کسی زمانہ میں کیرانوالہ میں پہنچ گئیں -

Marfat.com
Marfat.com

(۷۶)

فدا

مولانا فدا لاہوری رح

آپ کا اصلی نام خیر اللہ۔ تخلص فدا تھا۔ صاحب علم و فضل۔ اردو فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ حضرت شیخ فرید لاہوری رح (مدفون دھولنوال لاہور) کے مریدوں میں سے تھے۔

تصنیف آپ نے ۱۱۵۶ھ ایکہزار ایکسو چھپن ہجری مطابق ۱۷۴۳ء ایکہزار سات سو تینتالیس عیسوی میں قصہ مرزا و صاحبہ فارسی میں نظم کیا۔ اس کی تاریخ نظم آپ نے اس لفظ سے نکالی "واتوا السودۃ" ۱۱۵۶ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے (ظاہر رہے

حمد اد گل بصد زبان گوید ۔۔۔ عیسیٰ ہم نالہ و فغان گوید

اس مثنوی کے آخری اشعار یہ ہیں۔ لاہور کی تعریف میں لکھتے ہیں

از کمالات صانع ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

بارِ دیگر دعائے شہر کنم حفظ رو ہیں برائے شہر کنم

تا بود مدتِ سنین و شہور

باد حیفتم بداز سوادش دور

اس مثنوی مرزا وصیحہ کا ایک خطی نسخہ ۱۱۷۹ھ کا لکھا ہوا گورنمنٹ کالج لاہور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کا ذکر ۱۳ صفحہ کے مخطوطات فارسی کے کتاب نما میں ہوا ہے۔ اس کا نمبر کتاب ۱۰۸۱/۲ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۷)

فیض بخش

شیخ فیض بخش امن آبادیؒ

آپ مشہور روایت کے مطابق قوم جوجہ سے تھے۔ مگر ایک قول یہ ہے کہ آپ قریشی الاصل تھے اور اولاد خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے تھے۔

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سہانیالوی کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ صاحب ذوق و شوق اور وجد و تاثیر تھے۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں خلفائے شاہ عصمت اللہ کے حالات میں آپ کا صرف نام ان الفاظ میں تحریر ہے۔

"میاں فیض بخش ساکن امن آباد" کوئی مزید تفصیل نہ دی۔

دریائے ستلج پر جانا آپ کو مرشد ارشد نے حکم دیا کہ تم دریائے ستلج کے کنارہ پر جا کر مخلوق خدا کو ہدایت دو۔ چنانچہ آپ بیل پر سوار ہو کر اوچ روانہ ہوئے۔ دریائے ستلج کے کنارہ پر پہنچے۔ وہاں [illegible] آپ کو [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ق

(۷۸)

قادرشاہ

مرزا قادرشاہ لاہوریؒ

آپ قوم مغل سے لاہور کے باشندہ تھے۔ حضرت شیخ محمد پناہ گھلوٹی والا رح کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ اور خلافت حاصل کی۔

مرشد صاحب کے حکم سے لاہور کی سکونت ترک کر کے موضع گھکل میں رہائش اختیار کی

کرامت

باشندگان کوٹلہ آپ کے مرید تھے۔ اُن کو دعا دی کہ یہاں تمہارے گاؤں میں کوئی چور چوری نہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ یہ گاؤں چوروں کی عارتگری سے آجتک محفوظ چلا آتا ہے۔

آپ کا مزار موضع گھکل ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ تیسری ماہ ہر سال آپ کے مزار پر عُرس ہوتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

فاقشال خاں

مرزا فاقشال خاں دہلوی رح

آپ مرزا احمد بیگ لاہوری رح کے بڑے بیٹے تھے۔ غالب والد صاحب کے ہی مرید تھے۔ آپ اپنی سکونت لاہور سے منتقل کر کے شاہ جہاں آباد (دہلی) چلے گئے، وہاں حضرت حاجی عبدالرحمٰن دہلوی رح کے فیض صحبت سے بھی فیض یاب ہوئے تھے حاجی صاحب رح حضرت بختیار صاحب بوشہروی رح کے اکابر خلفا، سے تھے۔

حاجی صاحب رح آپ سے آپ کے والد بزرگوار کی تصنیف رسالۃ الاعجاز الاحمدی رسالۃ احمد بیگ کا مسودہ لے کر علامہ شیخ محمد شاہ حمد الدین خاں دکوتا جہاں آباد میں دیا۔ انہوں نے اس کی سادہ عام فہم فارسی عبارت کو رنگین اور مسجع فارسی عبارت میں منتقل کیا اور اس کا نام نوادر المناقب رکھا جیسا کہ آپ خود لکھتے ہیں۔

"مرشد چارہ ساز ..... مسودہ ..... معیار احمد بیگ ..... نوادر ..... از سر دیگر بیراغ دودمان سعادت فاقشال خان جامع المناقب ..... نفیس مرقع"

زمانۂ حیات مرزا فاقشال خاں سال اصنیف نوادر المناقب ۱۱۷۲ھ کے بعد کسی وقت چھلیسر بجری میں شاہجہان آباد میں فوت ہوئے تھے

لہ عبارت میں جہاں نقطے ہیں وہاں مسودہ ..... معیار احمد بیگ ..... نوادر ..... کے الفاظ ہیں

Marfat.com
Marfat.com

کرم قلی

میاں کرم قلی لکھنوی رح

والد کا نام میاں شاہ محمد و والدہ آکم بی بی سے تھے۔ اپنے حقیقی چچا صاحب حضرت میر شاہ سلطان بگا شیہ لکھنوی کے مرید خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ تصوف لکھنے والے میں سکونت رکھتے تھے۔

مدح و توصیف دیوان سست عنصر قادری نوشاہی نے آپ کی مدح قادری بوستان میں اس طرح لکھی ہے،

ہیں قربانی شیر میراں توں مرد کمال اکابر — اسدے گھر وچ لعل بدخشاں ہو یا ہیرے نشابر
کرم کلی جس اسم مبارک مظہر شان اُجاگر — ہو یہ شیر میراں گھر ایہو یا یا فوق دثیرا
شاہ محمد بھائی سد کا میراں شاہ سلطانے — اسدا بیٹا کرم کلی اے بانے فقر خزانے
کنی کرامت اسدے بھارے کتن وچ نہ آون — لاٹ عشق دی سعد مارے خلقوں بت ارادن
سُندر سیرت صورت سوہنی خوش خلق کمالی — گویا کرم ربانان آیا کلی گھٹ نرالی
کرم کلی توں جیندہ جاری ہو یا فیض کرم دا — گویا اوہ جو شد فلک پر چمکیا آن عجم دا

ہر جا بانے کرم فزا سہ گفتند گنج معانی
دست عنصر ہو در تے آیا پایا گنج حقانی

---

۱ اصلی نام کرم علی ہے۔ ترکی زبان میں قلی غلام کو کہتے ہیں۔ سرداری مقدمات سے ہے۔ دیوان دست عنصر نے کاف پہلے سے کرم کلی لکھا ہے۔ ہمارے معلومات سے کچھ بھی نکلتا کہ وہ [illegible] قادری بوستان [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں دیدار بخش سجادہ نشین۔

۲۔ میاں خدا بخش۔

آپ کی اولاد کا مفصل شجرہ زمانہ حاضرہ تک اس کتاب نزکۃ الخواطر کے دفتر ششم حصہ الموسوم بہ لطائف الاخیار میں آپکے نام نامی تحریر ہوتا رہا۔ سلطان گلاشیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یاران طریقت آپ کا حلقہ فقر ارادت ہے۔ آپ کے چودہ یاروں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں دیدار بخش (زندگی)

۲ میاں خدا بخش (زندگی)

۳ میاں عبدالرحمٰن جدھڑ جتوراں۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

۴ بابا جیون شاہ

زمانہ وفات آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخری عشرہ میں ہوئی۔ آپ کا مزار

Marfat.com
Marfat.com

گ

(۸۱)

گل محمد

حضرت سید گل محمد نوشاہی بر خوردارؒ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ابن سید حافظ محمد برخوردار نوشاہی سانبیالویؒ کے دوسرے فرزند اور مرید خلیفہ تھے۔

آپ کا تذکرہ اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد حصہ سوم یعنی طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چوتھے باب میں گزر چکا ہے۔ مزید ذکر چند کتابوں کے تعارف کے متعلق یہاں لکھا جاتا ہے۔ کچھ تو آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور کچھ آپ کی ملکیت میں رہی ہیں۔ کچھ دستخط یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ (۱)

دستخط نام حق | "تمت تمام شد کتاب نام حق روز سہ شنبہ وقت پیشین در شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۱۲ ہجری سید علیہ السلام در حق و ملک فقیر حقیر پر تقصیر گل محمد ولد حضرت صاحبال عصمت اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ

نوشتہ باند سیہ بر سفید — نویسندہ را نیست فردا امید"

(۲)

دستخط محمود نامہ | "تمت تمام شد کتاب محمود نامہ روز پنجشنبہ وقت قریب الظہر فی اول الیوم الشہر المحرم سنہ ۱۱۲۲ جلوس سعدی مطابق سنہ ہجری کہ یکہزار و یکصد بیست و دو بود مرقوم نمودہ شد

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندہ گنہ گارم"

سلہ مطابق جون ۱۷۱۰ء۔ سلہ مطابق مارچ ۱۷۱۰ء تحریر افت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

مولانا یا قربن شرف الدین مفتی دار السلطنت لاہور نے کتاب خلاصہ کیدانی کا ترجمہ فارسی میں نظم کیا ہے جس کا نام دام حق بروزن نام حق رکھا ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے

ه

دام حق صید کرد جان مرا — نام حق یار شد نہان مرا
جام عشق رسول مے نوشم — حلقہ ذکر او ست در گوشم
دام اصحاب او دال و میم — دایر حال او د قال و میم
بود حمد خدا و نعت رسول — باد حلوا کہ یابان شمول
کر فقیرے شکستہ مسکین — کمترین بابا بن شرف الدین
مفتی دار سلطنت لاہور — صان اللہ عن الخطا والجور
کرد نظم خلاصہ کیدانی — لایق دہ تمامی

دستخط دام حق | "وقت تمام شد کتاب دام حق روز پنجشنبہ وقت دہ ساعت یازدہ ۱۱۰۵ھ"

(۴)

دستخط پدر نام عطار | "وقت تمام شد کتاب [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۵)

دستخط عزیز نامہ | دو تکمہ تمام شد عزیز نامہ بروز جمعہ اول وقت ظہر ۱۲ شہر جمادی الاول
سنہ جلوس والا ۵

نوٹ

یہ سب قلمی کتابیں آجکل ۱۳۸۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاسی ہجری صاحبزادہ
اٹھانشہ علیموی میر صاحبزادہ محمد شریف ولد سید محمد عالم صاحب لوشاہی رحمانی کے گھر میں
بمقام دھل شریف متصل سرائے عالمگیر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات موجود ہیں۔

سنہ ۵ مطابق سنہ ۱۷۔۔۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۸۲)

گونڈ

میاں گولا قوال لاہوری

یہ حضرت سید شاہ محمد [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] تھے [illegible]

[illegible] صاحب ذوق عام ہوتا ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کہتا کہ یہ سب کچھ [illegible]

میاں غلام حسین [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ل

(۸۳)

لطف اللہ

مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری رح

آپ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح مصنف رسالہ الاعجاز المعروف مقامات حاجی بادشاہ المشہور رسالہ احمد بیگ ۔ کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے ۔

آپ صاحب علم و فضل ۔ کتابوں کے مطالعہ سے دلچسپی رکھتے تھے ۔

شجرۂ طریقت کی تحقیق | جس زمانہ میں حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح نے کتاب تذکرہ نوشاہی تالیف کی ، مرزا لطف اللہ بیگ رح نے اپنے متبرکہ پہنچ کر شجرۂ طریقت خاندان نوشاہی ۔ مخدوم سید عبدالقادر سجادہ نشین مخدوم سید محمد غوث الحسنی الجیلانی رح سے تحقیق و تصدیق کرایا ، اور وہ شجرہ مصدقہ تذکرہ نوشاہی میں درج ہوا ۔ صاحب تذکرہ نوشاہی لکھتے ہیں ۔

" سلسلہ عالیہ و شجرۂ طیبہ قدوۂ اعاظم اولیا ۔ و زبدۂ اماجد اتقیا ۔ ہادی طریق ارشاد و ہدایت ۔ حامی سبیل ولایت آں شاہِ دالاجاہ یعنی حضرت حاجی محمد نوشاہ از سید عبدالقادر کہ از فرزندان حضرت سید محمد غوث حیات اند از بلدہ اچہ مرزا لطف اللہ بیگ کہ بہ مرزا احمد بیگ

یہ بلند سلسلہ اور پاکیزہ شجرہ ۔ اکابر اولیا کے برگزیدہ ۔ اور جلیل القدر پرہیزگاروں کے خلاصہ ارشاد اور ہدایت کے راستہ کے رہنما ۔ ولایت کے طریقہ کی حمایت کرنے والے شاہِ دالاجاہ یعنی حضرت شاہ حاجی محمد نوشاہ کے خاندان کا ہے جو مرزا لطف اللہ بیگ فرزند مرزا احمد بیگ نے سید عبدالقادر سے جو حضرت

Marfat.com
Marfat.com

نسبت فرزندی دارد تحقیق نمودہ آوردہ
باینجا رسانیدہ داخل کتاب نمودہ شد ۔۔
۲

سید محمد غوث ؒ کی اولاد میں سے ایک شریف
میں حیات ہیں تحقیق کرکے یہاں لکھا گیا ہے
اور کتاب میں داخل کیا گیا ہے ۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جب بقول مشہورہ الولد سرّ لابیہ آپ بھی تحقیق کا مادہ رکھتے تھے ۔ اور بزرگان سلسلہ سے بھی نہایت عقیدت رکھتے تھے ۔ اس لئے اج متبرکہ جاکر زیارات مزارات مشائخ سے مشرف ہوئے ۔

مندرجہ ذیل اختلافات کی تحقیق ہوئی

پہلا شجرہ	مصدقہ شجرہ
۱۔ شاہ مبارک ۔ محمود بودلہ ۔ سید علی ۔	شاہ مبارک ۔ سید محمد غوث ۔ سید محمد امین ۔ سید شاہ ۔ سید علی ۔
۲۔ سید صوفی ۔ سید ابوبکر ۔ سید عبدالوہاب ۔	سید صوفی ۔ [illegible]
۳۔ شیخ حمید ۔ شیخ حسن بوردان ۔ شیخ محمود گرخی	شیخ [illegible]

[illegible] زمانہ سے کر ہمارے وقت تک [illegible]

سنہ ۱۲۶۹ [illegible]

مرزا لطف اللہ بیگ [illegible]

زمانہ حیات مرزا لطف اللہ بیگ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۸۴)

لعل شاہ

شیخ لعل شاہ فقیرؒ

مشہور نام لال شاہ تھا۔ آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سیلوانی بن سید حافظ محمد بردار بحر العشق نوشاہی رح کے مقبول خلیفوں سے تھے۔ صاحب زہد و ریاضت تھے۔ آپ سلسلہ فقر جاری تھے۔

شجرہ فقرائے شیخ لعل شاہ فقیرؒ

شیخ لعل شاہؒ

|

بابا خاکی شاہؒ

|

بابا غوث شاہؒ

|

بابا فیض شاہؒ

|

بابا ابر شاہؒ قوم سوئن۔ ساکن بھنگم سیدھم۔

|

سائیں رنگ شاہ ولد ابر شاہؒ

|

سائیں بھرے شاہ ولد جھنڈے شاہ قوم بھٹی راجپوت

تحصیل احمالہ ضلع امرتسر۔ یہ مجھکو ایکمرتبہ ملا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

(۸۵)

لعل شاہ

میاں لعل شاہ گاجرگولیہؒ

شہور نام لال شاہ۔ آپ حضرت شاہ غریب گاجرگولیہ کے اکلوتے فرزند اور مرید وخلیفہ وسجادہ نشین تھے۔ زاہد عابد حیمان نور غریب پر در تھے۔

مطالعہ کا شوق | آپ صاحب علم تھے۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ علم تصوف و توحید سے خاص دلچسپی تھی۔ کتاب ستر مکنون مصنفہ شیخ فقیر اللہ نوشاہی پر تعلیقات کی رقم میاں کرم الٰہی ولد میاں عبداللہ جو شنولیس نے آپ کے واسطے کتابت کی۔ جس کا دستخط یہ ہے۔

"نقل تمام شد کارمن نظام شد بدست خط فقیر حقیر کرم الٰہی ساکن گاجرگولہ ولد میاں عبداللہ برائے یادداشت دیال لال شاہ۔ تحریر شد بتاریخ پنجم ماہ مانگھ سنہ ۱۹۰۳ بروز جمعہ بوقت چاشت"

تحریر کتب | آپ کے ہاتھ کا ایک بیاض لکھا ہوا آج کل ۱۳۸۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۹۶۸ء ایکہزار نو سو اٹھاسٹھ عیسوی میں صاحبزادہ نذر محمد ولد میراں بخش [illegible] سید کریم اللہ نوشاہی خورجوی کے پاس موجود تھا جس میں مختلف حالات اور واقعات اور کلام اور نوٹ لکھے ہوئے تھے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ میاں دیال لال شاہ۔

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۲۔ میاں امیر شاہؒ

۳۔ میاں کرم شاہؒ

آپ کی اولاد کی تفصیل اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں آپکے والد حضرت شاہ غریب گاجر گولیہؒ کے ذکر میں کی جا چکی ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	میاں امیر شاہ فرزند ثانی	گاجر گولہ	ضلع گوجرانوالہ
۲	مولوی محمد حسین شاعر قوم کھوکھر	〃	〃
۳	میاں حیات گلگو	〃	〃
۴	کرم دین ولد ساھی ولد بوٹا گلگو	〃	〃

واقعہ شہادت | آپ موضع منصورِ والی ضلع گوجرانوالہ میں تشریف لے گئے۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے۔ سجدہ کی حالت میں آپ کو سکھوں نے شہید کر دیا۔[۲]

تاریخ شہادت | آپ کی شہادت بروز جمعہ ستارہویں رمضان ۱۱۶۰ھ ایکہزار ایک سو ساٹھ ہجری مطابق بائیسویں ستمبر ۱۷۴۷ء ایکہزار سات سو سینتالیس عیسوی میں ہوئی۔

آپ کی نعش منصورِ والی سے گاجر گولہ میں لے جا کر اپنے والد صاحب کی پائیں طرف دفن کی گئی۔

مادۂ تاریخ

" نظیر " ۱۱۶۰ھ

---

[۲] نیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۲۶۵۔ جلد ہشتم ص ۲۴۰ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۸۶)

لعل

شیخ لعل خیاط لاہوریؒ

یہ لاہور میں درزی کا پیشہ کیا کرتا حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے ارادت مندوں سے تھا۔ اس پر ایسی نگاہ تھی کہ حسب وجد و حالت میں زمین پر تڑپتا۔ یا کوٹھے سے کبھی گر پڑتا تو اس کو کوئی ضرب نہ لگتی۔ چنانچہ اس کا قول صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے۔

مرا زیں پیش شد حالت بصد بار — سیفتادم ز کاخ، بام بردار
نیامد ضرب بر جسم شکستہ — شدم غلطاں سر گلہائے رستہ

کچھ دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ وجد میں گرنے کی حالت میں اس کو چوٹیں آنے لگیں۔ یہ قلندر صاحب کے سامنے التماس کی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے [illegible] غذا میں کچھ نقص ہے۔ حلال کھایا کرو [illegible]

لہ تحائف قدسیہ قلمی، ص ۲۰۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ماھی شاہ

بابا ماھی شاہ ہوشیارپوریؒ

آپ کا آبائی وطن موضع سنکھول متصل شہر سرھند نسبتی علاقہ ریاست پٹیالہ تھا۔ آپ کے والد کا نام میاں علی محمد قوم ارائیں تھا۔ ساٹھ گھماؤں اراضی کے مالک تھے۔ تین پختہ کنوئیں تھے۔ جن سے فصلوں کو سیراب کرتے تھے۔[1]

تاریخ پیدائش آپ کی پیدائش بقول صاحب تذکرۃ المشائخ تیئیسویں رمضان ۱۰۸۹ھ ایکہزار اُناسو نوے ہجری مطابق آٹھویں ماہنگ ۱۷۲۷ء ایکہزار سات سو ستائیس بکرمی کو ہوئی سلیم التواریخ میں بھی یہی تاریخ لکھی ہے مگر سمت ۱۷۱۲ ایکہزار سات سو بارہ بکرمی لکھا ہے۔

تقویم ہجری و عیسوی مرتبہ ابوالنصر محمد خالدی ایم اے۔ کے رُو سے ۲۳ رمضان ۱۰۸۹ھ کو دنگلوار کا دن تھا۔ اور انتیسویں اکتوبر ۱۶۷۸ء ایکہزار چھ سو اٹھتر عیسوی تھا۔ اس کے مطابق پیلی کا تک ۱۷۳۵ ایکہزار سات سو پینتیس بکرمی ہوتا ہے۔

تقویم تاریخی مرتبہ عبدالقدوس ہاشمی سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس قمری تاریخ کے مطابق آٹھویں نومبر ۱۶۷۸ء ایکہزار چھ سو اٹھتر عیسوی تھا۔

ولایت مادرزاد صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ آپ مادرزاد ولی سالک مست تھے۔ اور آپ نے بوقت پیدائش ماہ رمضان میں دن کو روزہ رکھا۔ اور شام کو بوقت افطار والدہ کا شیر پیئے۔ دن کو دُودھ نہ پیتے تھے۔ آپ وقت پیدائش سے ہی شریعت کے پابند تھے۔

---

[1] تذکرۃ المشائخ قلمی مصنفہ مولوی میر احمد مولوی فاضل جھنگی والہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

بیعت طریقت | آپ جب سن بلوغ کو پہنچے تو سرہند شریف سے کامل کمیل ہو کر واپس ہوئے۔ دریائے راوی کے کنارہ جھنگی اقامت حال میں پہنچے۔ اور حضرت خواجہ محمد حسن قدس سرہ کی بیعت اختیار کی۔ اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔[۲]

جھنگی شریف کی سکونت | پیر صاحب نے دریائے بیاس کی ولایت سے آپ کو سرفراز فرمانے کی اجازت روانگی عطا کی۔ آپ نے دریائے بیاس کے کنارے موضع جگوال کے نزدیک سکونت اختیار کی۔ وہاں ان دنوں قوم راجپوت کی سلطنت تھی۔ انہوں نے آپ کے لئے اراضی رقبہ جو بیس گھماؤں میں واقع تھا لگا دیئے۔ آپ نے وہاں پختہ مکانات بنوائے۔ ایک کنواں۔ اور اس کے نزدیک عبادت کے لئے حجرہ تعمیر کرایا۔ آپ کے والد ماجد[۳] مستجو کرتے ہوئے وہاں جگوال میں آ پہنچے۔ آپ وہاں سے اٹھ کر جھنگی میں چلے آئے۔ وہاں کنوئے درخت تھے اور درندے جانور وغیرہ بھی رہتے تھے۔ اور بہت سے پرند طیور بھی بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کے وہاں ہونے سے عالم جنات نے آپ کے آنے کا حسد کیا اور طرح طرح کی تکالیف دینے لگے۔ آخر میں وہ بھی تابع فرمان ہو گئے۔ تمام عالم میں آپ کا [illegible] [۴] [illegible] [۵]

[illegible]

[illegible]

---

۲ تذکرۃ المشائخ قلمی ۳ حاجی شاہ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جا کے اپنے مرشد اگے سر دیوے نذرانہ — ایہ عشق بازار سہراں دا بجھنہ گراں یارانہ
جا کے اپنے مرشد اگے عجزاں نال جھکاواں — کراں نجات ہوئی عشق نہیں مڑکے پرت نہ آواں
چھڈ ونجھ دنیا والے قصے عشق نے چایا — طرفے بخت جمال ولی دے ہجروں قوم اٹھایا
یار تر رہے علاقے گھر دے چایا جیوں پردا — چلیا اپنے مرشد دے ول سر دا نذرانہ
کٹ سداقت جھنگی پہنچیا رب دا شکر بجایا — ڈٹھوس بخت جمال ولی دے ہجرے نور سوایا
ضرورت پچ سلام علیکم عجزاں آن سنایا — قدم لگے توں دھکا تازہ عشق خزانہ آیا
بیعت کر لوئیں عاجزتوں ہیں جاواں قربانی — برکات پیر ولی رب دی عشق سلطانی
وچ کنجھ والی گھٹ عشق دی خود تھیں خبر زیاواں — آیاں توں گل اوتھوں تاں تھیں کھلاں دھیاواں
ماہی شاہ توں پیر ہوراں نے سینے نال لگایا — بیعت پچ شرف کیتا سئے عنایتاں پایا
دے رنگن توحید عشق تھیں ایسا رنگ وکھایا — ماہیئے دا ماہی شاہ ہویا کامل ولی بنایا
بیعت کنوں ذراعت پائی جد ماہی شاہ بھائی — توں جھنگی طرف روانہ ہو جا آکھے ولی خدائی
تاں ماہی شاہ نے آکھیا میری جھنگی ونجھ نہ کائی — ایہ جھنگی ہے جیسے اندر نور کھلی روشنائی
تاں بخت جمال ولی نے آکھیا دل دی نال دلیری — جاہ بچہ کڑ کموں جھنگی دوجی جھنگی تیری
قدماں دے وچ رکھو حضرت ماہی شاہ دعاوے — ایہ دوری نہ نظر ہی حضرت سیدہ عشق تیاوے
بخت جمال نگے فرماون سن میرے فرزندا — روکے بیعت سنا نہیں ایوں کٹھن ہجر دا دھندا
جا خالق نوں کامل کرسی بڈیا جھنگی تیری — ٹر جاوے گی کجھ دن پچھے او تھے رونق میری
او جھنگی آباد ہووے گی کامل ولی تاوے — اس جھنگی وچ رہے نہ رونق اندک خلقت آوے
ماہی شاہ پیر اپنے دا پھیر نہ سخن ودھایا — جھنگی طرف روانہ ہویا بوجھ عشق سرچایا

تا دوہاں دیہاں جھنگیاں دے وچ حکموں حرکت پائی
ہوئے ختم دوہاں دے تھے منزل دھرا بنائی ۶

۶: بیت الفقرا قلمی ص۱۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

زہد و ریاضت | بابا ہاشم شاہ ہر وقت زہد و ریاضت میں مصروف رہتے۔ صوم و صلوٰۃ کے سوا تمام عمر بھوکے عبادت الٰہی آپ کی غذا تھی۔ افطار کے وقت گھر سے بلا ناغہ روٹی کا ٹکڑا آیا کرتا تھا۔

آپ نے دریائے سیاسن کے کنارہ پر بارہ سال میں دو دفعہ تلاوت قرآن کا ایک کروڑ ختم کیا اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں سے مشرف ہونے سے آپ کو علم حاصل ہوا صرف قرآن شریف پڑھ سکتے تھے۔ [۷]

وجد و حالت | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ کسی راہگیر نے آواز دی "لے لو ترا ں" یعنی خیار خرید لو۔ آپ کو سنکر وجد ہو گیا اور فرمایا "ہاں ہمارے تال ترا ں" چند گھنٹے اضطرابی حالت میں تڑپتے رہے۔ [۸]

مقام قطبیت | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ "آپ راہ تربیت کے الی تھے یعنی آپ کا مرتبہ قطبیت کا تھا۔ [۹]

قطب آں باشد کہ دارد ہفت سند گردش افلاک گرداند بمند"

کرامات

آپ کی چند کرامتیں مشہور ہیں۔

تصرف | آپ کے گھر میں کچھ مرتبہ شکر سے بھرے ہوئے ٹکڑے ایک والدہ کو گدا کر لے جانے چاہیئے۔ اُس نے طعن آمیز لہجہ میں کہا کہ جاتے شکر کے تھے ہاتھ (ہمارے) نے فرمایا کہ اچھا یہ سب شاہ ہی ہو جائے گی۔ اس نے دیکھا تو سب [illegible]

روزینہ غیب ملنا | جس وقت آپ مسجد اور تالاب [illegible]

ادا کیا کرتے جب مزدوروں نے اپنا حصہ کیا [illegible]

کھودنا شروع کیا لیکن ان کو [illegible]

ہاں سے ان مزدوروں کو [illegible]

شہ کرتا تھا [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا کہ یہ مزدور رات کو بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اس واسطے ان کو دو چند مزدوری دی گئی۔ تمام لوگ اس بات پر قربان ہو گئے۔ [1]

ایک ہندو ساحر کا مسخر ہونا | جس وقت آپ تالاب بنوا رہے تھے۔ ایک ہندو ساحر وہاں آموجود ہوا اور بزور راستہ رائج تالاب کی دیوار کو گرانا چاہا۔ مگر جب اس نے اپنی باطنی طاقت لگائی تو مسلوب الحال ہو گیا۔ اور آپ کے قدموں پر آگرا۔ اور عرض کیا کہ میں نے تمام ملک پھر کر دیکھا ہے آپ جیسا باکمال کہیں نہیں پایا۔ پھر کہا۔ "ماھی ماھی او سب خفتہ" اس ہندو ساحر کا نام پرشوت بھلوان تھا۔ آخر آپ کا مسخر ہو گیا۔ اور سلام کر کے چلتا بنا۔ [2]

ایک شخص کو غرق ہونے سے بچانا | ایک مرتبہ آپ حجامت بنوا رہے تھے کہ آپ پر ایک عجیب حالت طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ کا جسم تر اور جسم پر ریت پڑی تھی۔ حجام نے پوچھا یہ کیا معاملہ تھا، آپ نے فرمایا ہمارا ایک معتقد اس وقت دریا میں غرق ہو رہا تھا۔ ہم اس کو نکالنے گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے اس واقعہ کا اعتراف کیا، اور بہت اعتقاد [3]

کشف القلوب | ایک دفعہ دو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہونے۔ راستہ میں ایک شخص نے کہا کہ اگر مجھ کو فلاں کھانا کھلائیں تو سمجھوں گا کہ ولی ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ اگر مجھے اپنے ساتھ کھانا کھلائیں تو ولایت کا معترف ہوں گا۔ چنانچہ لنگر تقسیم کرنے کا وقت ہوا تو آپ نے پہلے شخص کو تو اس کا مطلوب کھانا عطا کیا۔ دوسرے کو فرمایا تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ جب اس نے کھڑنڈ اٹھا ہوا دیکھا تو بہت تعجب ہوا کہ اتنا وسیع لنگر ہوتے ہوئے خود کھڑنڈ کھاتے ہیں۔ مگر جب اس نے ایک لقمہ کھایا تو اس کا باطن صاف و روشن ہو گیا۔ وہ دونوں شخص آپ کے مرید ہو گئے۔ ان کے نام کمال شاہ اور فاضل شاہ تھے۔ [4]

---

[1] سلیم التواریخ۔ تذکرۃ المشائخ۔ یہ کرامت کئی بزرگوں کے نام منسوب کی جاتی ہے۔ مثلاً حضرت شاہ دولا دیوان ساگر والے کے خلیفہ حضرت نوشہ صاحب اور شاہ دولا گجراتی کے نام سے بھی مشہور تھے۔ ۱۲ [2] تذکرۃ الاتقیاء [3] تذکرۃ المشائخ یہ کرامت بھی کئی بزرگوں سے منسوب ہے۔ ۱۲ [4] تذکرۃ المشائخ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

چور کا اندھا ہو جانا | ایکدفعہ ایک چور نے آپ کے مزار کا غلاف اُتار لیا، وہ اندھا ہو گیا، باہر نکلنے کا رستہ نہ ملا۔ پھر وہاں رکھ گیا۔ ۱۲

اولاد | آپ تمام عمر مجرد رہے۔ شادی نہیں کی۔ آپ کے بھائی کی اولاد متولی درگاہ ہوئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے مریدین و معتقدین تو بکثرت تھے۔ خواص اصحاب یہ حضرات تھے۔

۱	بابا	سپاہی شاہ برادر خورد آنجناب۔	جھنگی بابی شاہ مدفن ہوشیار پور
۲	بابا	فقیر ئیے شاہ۔ ساکن ظہورہ۔ متصل ٹانڈہ۔ تحصیل دسوہہ	〃
۳	بابا	شادے شاہ۔ ساکن شادپور	〃
۴	بابا	نور شاہ۔ ساکن جھنگی نور شاہ۔ متصل موجودال	〃
۵	بابا	کمال شاہ۔ ساکن کبیر پور بھاٹیڑے۔ متصل ٹھٹھہ	〃
۶	سید	غریب شاہ۔ ساکن پن کھوہ۔ متصل پیل منجاں	〃 ۵
۷	شیخ	عبدالغفور المعروف بابا گھوڑے شاہ	ساکن [illegible]
۸	بابا	ہادی شاہ ساکن ٹھیکہ ٹھٹھال۔ متصل بھیلوور	[illegible]
۹	بابا	منصور شاہ۔ ساکن جھنگی داسے شاہ	[illegible]
۱۰	بابا	[illegible] شاہ ساکن [illegible]	[illegible]
۱۱	بابا	[illegible]	
۱۲	بابا	[illegible]	
۱۳	بابا	[illegible]	
۱۴	[illegible]	[illegible]	
۱۵	[illegible]	[illegible]	
۱۶	بابا	[illegible]	

Marfat.com
Marfat.com

مدحیات

آپ کی مدح میں تو مصنف بابا امام شاہ سیدپوری نے اپنے رسالہ مجموعہ کافیات میں دو غزلیں اس طور پر مناجات لکھی ہیں۔

(۱)

دلا نہ خوف کر کوئی تمہارا پیر ہادی شاہ — چمن کے بیچ پھولے رن میں ہزارا پیر ہادی شاہ

چلے اس بھاگ دنیا کے جہاں روضہ ولی اس کا — چمکتا ہے دوا بہ میں ستارا پیر ہادی شاہ

جدھر جاواں ملائق میں ذکر تیرا سنا جاوے — کہ ہندوستان اور بلخ و بخارا پیر ہادی شاہ

میری جو آس دل کی ہے تمہارے واسطے مشکل — نہیں اسوا سطے دل میں چتارا پیر ہادی شاہ

جو میرا نال دوجگ کا تصدق نام تیرے پر — دیا میں جسم جاں اپنا کفارا پیر ہادی شاہ

گناہ میرے نہ بخشو گے بھلا جی کون بخشندہ — پکڑ لے ہاتھ جلدی سے ہمارا پیر ہادی شاہ

زہے تم پیر پیروں میں دھری اب دھیر دھیروں میں
کہ داس امام شاہ اس کا پکارا پیر ہادی شاہ

(۲)

زباں تیرے میرا کون پیارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا — توں نوشہ صاحب دا ہیں پیارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

پڑا ہے سر پر یار غم کا نہ کچھ وسا مجھ کو ایک دم کا — کرو نگاہ اب سنو پکارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

چلی نکل کر کے جان میری یہ عشق تیرے نے آن گھیری — لاچار ہو کر پڑا بچارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

ہے او کھے ویلے یا پیر میرے کیوں تنگ ہوون فقیر تیرے — بچالے جلدی کرو حصارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

جو کس کسی کام مرد ہووے دا اسطرف دیکھ روے دھووے — میں دیکھ یا یا سیر تمہارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

جاں پر میرا دھیان پاوے یہ دولت او کھا کبھی نہ آوے
امام شاہ کو دیہو نظارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

Marfat.com
Marfat.com

تاریخِ وفات | بابا ماہی شاہ کی وفات بقول صاحبِ تذکرۃ المشائخ وسلیم التواریخ بعمر ایکسو پانچ سال ۱۱۹۴ھ ایکہزار ایکسو چورانوے ہجری مطابق سمت ۱۸۳۲ ایکہزار آٹھ سو بتیس بکرمی میں ہوئی۔ تقویم ہجری وعیسوی کی رُو سے ۱۷۸۰ء ایکہزار سات سو اسی عیسوی تھا۔ اس کے مطابق بکرمی سمت ۱۸۳۷ ایکہزار آٹھ سو سینتیس تھا۔ زمانہ سلطنت ابوالعدل مرتّج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی تھا۔ سنہ ۲۲ بائیسواں جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بمقام جھنگی ماہی شاہ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ہے۔ جو بکریاں ریلوے سٹیشن سے جنوب مغرب کی طرف صرف دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ روضہ پختہ پیلو بنا ہوا ہے۔ کسی نے تاریخ وفات یوں موزوں کی تھی۔ ؎

شد مرمت خانہ دریا پنج و روز چہار　　پس وفات سیّد عالم یازدہ صد نود و چہار

میرے خیال میں یازدہ پنج سے قمری کا پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ مراد ہے۔ و روز چہار سے اُس ماہ کی چوتھی تاریخ مراد ہے۔ یعنی آپ کی وفات چوتھی جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۹۴ ایکہزار ایک سو چورانوے ہجری کو ہوئی۔ جو تقویم ہجری وعیسوی کی رُو سے روز جمعہ آٹھویں ۱۷۸۰ء ایکہزار سات سو اسی عیسوی موافق چوتھی ستمبر ۱۸۳۷ ایکہزار آٹھ سو سینتیس بکرمی ہوتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"خورشید جمال"　　۱۱۹۴ھ

عرس شریف | آپ کا عرس شریف بڑے اہتمام سے ہوتا ہے۔ [illegible]

(۱)

مولوی صوفی محمد اکبر علی صاحب مؤلف جالندھری [illegible]

مؤلف سنہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں لکھا ہے۔

"ختم شریف آپ کا ۱۴ کے بیشک میں ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

سوا ہر جمعرات کو گرد نواح کے لوگ آتے ہیں۔ اور بارونق میلہ ہوجاتا ہے۔ بڑا میلہ جو جیٹھ میں ہوتا ہے اس میں بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ پندرہ دن تک رہتا ہے۔ دور دراز سے مرید اور عام لوگ آتے ہیں۔ دکانیں لگتی ہیں۔ سب قسم کے کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ بڑی رونق ہوتی ہے۔ مگر فحش گیت اور بولیوں سے پاک ہوتا ہے۔ اس بڑے میلہ پر تقریباً ہر سال پانچ سو روپیہ چڑھت کا ہوجاتا ہے۔ اور تیس پچیس بکرے ساٹھ ستر من غلہ۔ مریدوں اور درویشوں اور مسافروں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ تالاب مسجد اور مقبرہ اور دیگر عمارات کی مرمت بھی کرائی جاتی ہے۔"

(۲)

صاحبزادہ پیر مہر احمد صاحب مولوی فاضل بن میاں احمد شاہ صاحب ساکن جھنگی بابی شاہ رسالہ تذکرۃ المشایخ میں لکھتے ہیں۔

"آپ کا بڑا عرس ماہ جیٹھ بکرمی کے مہینے میں جو چاند چڑھتا ہے۔ اس کی گیارھویں کو ہوتا ہے۔ اور گیارہویں تاریخ چاند سے لے کر پندرہ تاریخ چاند تک رہتا ہے۔ اور یہی تواریخ گورنمنٹ کے کاغذات میں گرنڈ ہے۔ اور محکمہ پولیس و محکمہ حفظانِ صحت کا ضابطہ انتظام ہوتا ہے۔ اور ہر موقعہ میلہ خلقت کی بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ دور دراز سے خلائق برائے زیارت دربار آتی ہے۔ اور دکانات بے حد و حساب ہوتی ہیں۔ سب قسم کے تماشے ہوتے ہیں۔ بڑی رونق ہوتی ہے۔ مگر فحش گیت اور بولیوں سے پاک ہوتا ہے۔ اور دکانات چاند کی پہلی تاریخ کو دور دور سے آنی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور دس تاریخ چاند تک دکانیں آتی رہتی ہیں۔ اور میلہ گیارہویں تاریخ چاند سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور پندرہ تاریخ چاند تک بہت زور شور سے رہتا ہے۔ اور پندرہ تاریخ چاند کے بعد دکانیں چلی جاتی ہیں۔ اور ہر موقعہ میلہ صفائی کا انتظام بہت عمدگی سے ہوتا ہے۔ بازاروں میں حاکروب روزانہ صفائی کرتے ہیں۔ اور داکٹر مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور خراب اشیاء فروخت نہیں ہونے دیتے۔ اور خراب مٹھائی وغیرہ تمام کو دبا دیتے ہیں۔ اور ناقص اشیاء فروخت کرنے کی

Marfat.com
Marfat.com

سخت ممانعت ہوتی ہے ۔ ہر موقعہ پر قلعہ تمام چاہات (نو عدد کنوؤں) میں دوائی پٹاشیم پرمیگنیٹ ڈالی جاتی ہے ۔ اور یہ نو عدد چاہات دربار کی حدود کے اندر واقع ہیں ۔ اور ان کے علاوہ تین تین میل تک یہی دوائی چاہات میں ڈالی جاتی ہے ۔ اور قلعہ میں ڈاکٹری انتظام باقاعدہ ہوتا ہے ۔ اور سب انسپکٹر پولیس اور دیگر اصلاع کی پولیس کا انتظام باضابطہ انتظام ہوتا ہے ۔ اور ہر ہر بازار میں دن اور رات کو پولیس باوردی پہرہ دیتی ہے اور تمام قلعہ کی نگرانی کرتی ہے ۔ اور کسی اشخاص کا نقصان وغیرہ نہیں ہوتا ہے ۔ اور مدعاشوں کو گرفتار کیا جاتا ہے ۔ اور ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی دوم دہلی میں برابر انتظام آتے ہیں ۔ اگر کوئی مدعاش ہو تو پولیس فوراً گرفتار کر کے حاکم ان کے آگے پیش کرتی ہے ۔ اور سرکاری انتظام کے علاوہ سینکڑوں سے علماء اور درویش لگے ہوئے ہیں ۔ علماء اپنی جوش سیاسی سے خلقت کو سدھارتے ہیں ۔ اور درویش اپنی دعائی قوت سے مستفید اور مستفیض فرماتے ہیں ۔ اور قوال اپنی خوش الحانی سے خلائق کو حاضرات میں لاتے ہیں ۔ اور رنگا رنگ کے تماشاؤں کا ہجوم ہوتا ہے ۔ سایہ دار درختوں سے شیشہ کا نمونہ نظر آتا ہے ۔

۵ —

اگر فردوس بر روئے زمین است ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

اور گلیاں ہوئیں نایاب کہ ہوتا ہے [illegible]

ہوتے ہیں [illegible]

ہر ہفتم [illegible]

ہر اتوار زیارت [illegible]

معاقبین [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تمام زمین معافی ہے۔ جو تقریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) گھماؤں ہے جس پر دارتوں کا تعفد ہے۔ مکان میں مسجد اور تالاب پختہ بابا ماہی شاہ نے اپنی حیات میں بنوایا تھا۔ اور ان کا حجرہ بعد میں بنوایا گیا ہے۔ حجرہ خام جو بابا ماہی شاہ کا عبادت خانہ تھا اب تک قائم رکھا گیا ہے" - رسالہ تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"یہاں جھنگی حضرت بابا ماہی شاہ میں اراضیات معافی تقریباً چار سو (۴۰۰) گھماؤں بنام خانقاہ انور اج کا عنایت ہے۔ اور اس کے علاوہ رقبہ ساٹھ (۶۰) گھماؤں ملکیت مقبوضہ مالکان ہے۔ اور اراضی ملکیت میں مکان۔ اور دربار شریف۔ اور مسجد اور تالاب پختہ ہیں۔ جو آپ حضرت بابا ماہی شاہ صاحب نے اپنی موجودگی میں بنوائے تھے۔ اور بیت سی چوکی پختہ ہیں۔ جن پر خلفا صبح شام عبادت کیا کرتے تھے۔ اور ایک حجرہ بھی ہے جس میں حضرت ماہی شاہ صاحب تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے علاوہ تیس (۳۰) گھماؤں اراضی ملکیت واقعہ رقبہ مراد پور میں ہے۔ اور جھنگی شریف میں ملکیت مالکان ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی مالک غیر اقوام نہیں ہے۔ کل اراضی معافیات وملکیت وغیرہ تقریباً پانچسو (۵۰۰) گھماؤں ہے۔ اور تمام معافیات حین حیات سجادہ نشین بنام خانقاہ انور اج کا عنایت ہے۔ اس میں سوائے سجادہ نشین کے اور کسی کا نام درج نہیں ہوتا ہے۔ اور اس اراضی معافی کا معاملہ گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے معاف ہے۔"

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ فقرائے بابا ماھی شاہ جھنگی والے

بابا ماھی شاہ رح

شیخ عبدالحضور المعروف بابا گھوڑے شاہ فیروزپوری

بابا سلیمان شاہ۔ نرائن گڑھ

بابا پیارا شاہ۔ ساکن باغ سکندر مدفون فیروزپور

سائیں امر علی شاہ۔ مہاجر پٹیالہ۔ مدفون بھٹی بھنگو ضلع گوجرانوالہ۔ یہ میرے عقیدتمندوں سے تھا

محمد شاہ ولد امر علی شاہ سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود تھے

بابا رحیم شاہ۔ مدفون ڈھیلی ضلع کوہاٹ کچھ اراضی بنام خانقاہ معاف ہے۔ (تذکرۃ المشائخ)

بابا ھادی شاہ۔ کامل ولی اللہ مدفون بھیگ کھالہ متصل بھلور بستر کلو بیاں ضلع جالندھر خانقاہ کے نام کچھ زمین بھی ہے۔ (تذکرۃ المشائخ)

بابا فقیر شاہ۔ عالم زاہد مدفون ظہورہ متصل ٹانڈہ سے چار میل جانب جنوب واقع ہے کچھ زمین خانقاہ معاف ہے سنہ ۱۱۳۲ھ / ۱۷۲۰ء میں

بابا قادر شاہ

حافظ عبدالغفور شاہ لودھی۔ چھت بنوڑ۔ ریاست پٹیالہ

میاں حامی شاہ رئیس۔ ساکن شاہ آباد ضلع کرنال

میاں غلام قادر شاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

شجرۂ فقرائے بابا ماہی شاہ جھنگی والے

بابا شادے شاہؒ ۔ مدفون شاہ پور تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور

میاں شرف الدین

بابا امام شاہ ولیؒ

بابا گوہر شاہؒ ۔ ساکن دباکھڑی ۔ ڈپھر متصل منڈالی ۔

بابا احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
مدفون دباکھڑی

متوفی ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء

میاں غلام غوث متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء ۔ مدفون رام دیوالی ضلع لائل پور

سائیں یقین علی قوم سپرا ۔ بتیس سال تک درگاہ حضرت نوشہ صاحبؒ پر مجاور رہے ۔ اب ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں بمقام پنڈی کالو ضلع گجرات موجود ہے ۔

بابا برکت علی شاہ متوفی ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

بابا ملنگ شاہ ساکن عمر پور ماکھہ

ساکن دگل دباکھڑی ۔

تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ۔

علی بخش بن نور محمد قریشی ۔ لائل پور متوفی ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء

میاں مبارک علی ۔ اعوان ۔ اصل وطن کنڈی ضلع لدھیانہ

بابا شاہ ملک شاہ ۔ تلونڈی رانگا والا

حال مہاجر ساکن چک ۵۰ سوہل ضلع لائل پور ۔

۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود ہے ۔ میرا سالہ محمد ۔

۱۳۴۷ھ جمادی الاول

میاں نیاز دین بن برکت علی شاہ ۔ متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۶ء

حمید شاہ

حمال الدین بن برکت علی شاہ

حید رشاہ

سائیں علم الدین ۔ ساکن جھنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ

شاہ محمد ۔ سوہل

سید اشرف شاہ ۔ لاٹھیانوالہ ۔ محمد سلیم اعوان میانہ گونڈل

بابا کریم شاہ لوہار ساکن ماچھیار تحصیل دوسوہہ ۔ مدفون دھرم پورہ ۔ تحصیل کصور والہ ضلع ملتان ۔

متوفی ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء

علی بخش گوجر ۔ دھرم پورہ ۔

سائیں ہیر دین گوجر ۔ ریاست بہاولپور

مولوی محمد صدیق ۔ ملتانی

سید غلام محمد شاہ اول پور ضلع ہوشیارپور
مدفون دھرم پورہ

سائیں عبدالغفور ہوشیارپوری حال سیالکوٹ

سائیں عنایت شاہ ہوشیارپوری
منڈی کامونکی ضلع گوجرانوالہ

سائیں احمد علی شاہ گوجر ۔ وطن لسوہی تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور ۔ مدفون دھرم پورہ ۔

نور محمد گوجر چک ۷۰۸ھ

عطا محمد گوجر چک ۷۰۸ھ

محمد حسین گوجر چک ۷۰۸ھ

رحمان گوجر چک ۷۰۸ھ ۔ تحصیل سمندری

فیروز گوجر شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

عظمت علی گوجر چک صادا ۔ سائیں رحمت علی گوجر چک صادا ضلع گجرات ۔ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہے ۔ ضلع لائل پور

Marfat.com
Marfat.com

(۸۸)

محمد اکرم

میاں محمد اکرم ٹالوی

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیرا نوار جھنگیوالہ رح کے معزز خلیفوں سے تھے۔ ٹالہ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔ آپ کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

شجرہ فقرائے میاں محمد اکرم ٹالویؒ

میاں محمد اکرم

بابا شیر دیندار ٹالویؒ

بابا قطب الدین لدھیانوی

بابا دسوندھی شاہ لدھیانوی

بابا حاکم شاہ ساکن جوشیور ضلع لدھیانہ

Marfat.com
Marfat.com

(۸۹)

محمد امین

مرزا محمد امین خاں لاہوری ؒ

آپ قوم افغان قصور کے رہنے والے تھے۔ حضرت شاہ فرید بھاکھری لاہوری ؒ کی بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا، اور ترکِ وطن کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا، اور سعادتِ سرمدی حاصل کی۔ آپ بڑے زاہد تھے۔

آپ اپنے شیخ کے بعد اُن کے سجادہ نشین ہوئے۔ اور بہت لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ آپ نے حلقہ درگاہِ شاہ فرید میں ایک مسجد۔ اور چاہِ چرخی دار تعمیر کرایا۔ [1]

یارِ طریقت | آپ کے مرید تو بہت تھے۔ لیکن آپ کے ایک خلیفہ مشہور تھے۔ جن کا نام نامی شیخ محمد صدیق المعروف مرزا صدیق بیگ لاہوری ؒ تھا۔

تاریخ وفات | آپ کی وفات بقول صاحب تحقیقاتِ چشتی۔ گیارھویں رمضان ۱۱۹۶ھ (ایک ہزار ایک سو چھیانوے ہجری) مطابق بیسویں اگست ۱۷۸۱ء ایک ہزار سات سو اکاسی عیسوی میں بعہد حکومت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ ۲۴ جو بیس جلوسی تھا۔

آپ کی قبر لاہور کے متصل۔ ڈھولن وال میں اپنے پیر شاہ فرید صاحب کے حلقہ درگاہ میں خشتی چبوترہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"خورشید نگاہ" ۱۱۹۶ھ

---

[1] تحقیقات چشتی ص ۴۲۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۹۰)

محمد تقی

میر محمد تقی پشاوری ؒ

آپ شاہی منصدار تھے۔ ایکمرتبہ شیخ ہرخوردار ھرل خلیفہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن بابا صاحب نوشاہی بھڑیوالہ ؒ سے ملنے کے واسطے پشاور گئے۔ یہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کی مجلس میں نوشاہی خاندان کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔ یہ اپنے عیال سفر کرکے ساہن پال شریف پہنچے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ رحمہ سے ملے اور ارادت کی بیعت کی۔ اُن کی توجہ سے آپ پر حالت جذب طاری ہوئی آپ گجرات تک گئے وہ واپس آگئے۔ اور عرض کیا یا حضرت، میرا قدم آگے نہیں جاتا [illegible] خدمت میں رہے۔ آخر پیر و مرشد نے آپ کو خلافت دے کر روانہ کیا۔ آپ پشاور پہنچ کر مجذوب مطلق ہو گئے۔ آپ نوشاہی ہیں۔

"پشاور زندہ صحبت باقی ہے مطلق گمنام ہے"

تاریخ وفات | میر محمد تقی کی وفات [illegible]

سنہ ۱۷۵۷ء [illegible]

[illegible] شاہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۹۱)

محمد حیات

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی
نوشاہی ساہنپالوی

آپ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ کمالات ظاہری و باطنی سے مشرف تھے۔ آپ کا ذکر خیر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے طبقہ اول میں چوتھے نمبر پر۔ اور طبقہ دوم کے چوتھے باب میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ نیز ایک مستقل کتاب بنام حیات ربانی آپ کے حالات میں میں نے لکھی ہے۔ یہاں بڑا جامع مطور تحریر کی جاتی ہیں۔

حافظ ربانی صاحب مورخین کی نظر میں | خواجہ عبد الرشید نے کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھا ہے

"نمبر ۳۵۷۔ محمد حیات سید نوشاہی۔ ساہن پال۔ اسمش سید محمد حیات و لقبش ربانی بود۔ اسم پدرش حافظ جمال اللہ۔ و اسم پدر بزرگش حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی بود۔ و دگر ایں دو در ایں تذکرہ مرقوم گردیدہ است۔ سید محمد حیات حافظ قرآن بود۔ و در علوم عقلیہ و نقلیہ معلومات وافی داشت۔ کتابے بنام تذکرہ نوشاہی نوشتہ بود۔ و کتابے دیگر باسم مجمع اللطائف ہم از تصانیف وے ست۔ در سال ۱۱۷۳ھ درگذشت۔ دفترش را در دہ ساہن پال در نواحی شہر گجرات ساختند۔ اشعار بسیار خوبی را بفارسی و عربی میسرود۔ از اشعارش ابیاتے چند بنظر رسیدہ است کہ در ہر قول دیگر دد ؎

محمد ز سر تا قدم پاک بود　　نبی بود و آدم در آں خاک بود

Marfat.com
Marfat.com

چو تا حشر لولاک آمد بسر — زمیں زار زار کے و ہیبتش آید بسر

چو وصّاف او خود خداوند شد — زبانم ز تعریف او بند شد

چہ یارائے ایں ذرہ با آفتاب — تقلزم چہ قدرست سرچشمہ را ؟

تصنیفات

آپ کی تصانیف بہت تھیں، طبقات النوشاہیہ اور حیات ربانی میں ان کا مفصل تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱ تذکرہ نوشاہی فارسی۔

۲ مجمع اللطائف فارسی۔

۳ شرح اسماء اربعین فارسی

۴ حاشیہ شمائل النبی ترمذی

۵ رسالہ سماع۔ فارسی

۶ ترجیح المقلوب۔ فارسی۔ یہ کتابیں آپ کی مختلف [illegible]

[illegible] ۱۳۶۰ھ [illegible]

۱۳

[illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶ [illegible]

۱ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۷ علم تعبیر خواب

۸ علم تاریخ

۹ خواص سورت ہائے قرآن و وظائف

۱۰ بیان عملیات

۱۱ طریقہ فال گرفتن

۱۲ علم لغت

۱۳ علم طب

۱۴ اقتباسات از کتب حضرت حافظ ربانی۔

۱۵ بیان بعض تحریرات ضروری

۱۶ در اشعار عربی۔ فارسی و اردو۔ و خاتمہ۔

اولاد آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

۱ سید حافظ نور الحق صاحب فرشتہ صفات مفتی رسول نگر۔ مدفون سابنپال شریف

۲ سید ضیاء اللہ رح

۳ سید مراد اللہ رح

۴ سید عباد اللہ رح

تاریخ وفات سید حافظ محمد حیات ربانی رح کی وفات ۱۱۷۳ھ ایکہزار ایک سو تہتر ہجری مطابق ۱۷۶۰ء ایکہزار سترہ عیسوی میں بعہد سلطنت محی السنت بن کام بخش بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہوئی۔ اس نے صرف چھبیس روز حکومت کی۔ قبر سابنپال شریف۔ گورستان نوشاہیہ میں،

مادہ تاریخ

"محب خوش اطوار" ۱۱۷۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

میاں محمد زمان دولا بھٹی والے

آپ میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھٹی والے کے بیٹے اور حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب رح کے نواسہ تھے۔ ان کی بیٹی حضرت حسین خاتون رح کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت سید شاہ عصمت اللہ رح پہلوان برخورداری صاحب کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کا فیض عام تھا۔ آپ کا مفصل تذکرہ شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النقشبندیہ کے پانچویں طبقہ کے پہلے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

سید حافظ محمد حیات ربانی نقشبندی نے کتاب تذکرہ نقشبندی میں یاران حضرت شاہ عصمت اللہ رح میں آپ کا نام ان الفاظ لکھا ہے

"میاں محمد زمان نواسہ حضرت شاہ عبدالرحمن جیو رح جناب ایشان شہ نشیار صاحب شوق و تاثیر کیفیت تھے"[1]

اولاد آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ میاں ابراہیم شاہ صاحب۔

۲۔ میاں نور شاہ صاحب۔

---

[1] تذکرہ نقشبندی میاں محمد زمان ۲۹۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳ - میاں محبوب شاہ صاحب ؒ

آپ کے خلفا و یارانِ طریقت کے اسماء طبقات نقوشابیہ میں لکھے جا چکے ہیں - وہاں سے دیکھے جا سکتے ہیں .

وفات | میاں محمد زمان دُولا کی وفات ۱۲۱۵ھ ایکہزار دو سو پندرہ ہجری مطابق ۱۸۰۰ء ایکہزار آٹھ سو عیسوی میں بعہد سلطنت شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۴۳ھ تینتالیس جلوسی تھا -

آپ کا مزار بھرمی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں - روضہ شاہ رحمان سے غربی جانب ہے - اوپر پالکی بنی ہوئی ہے .

Marfat.com
Marfat.com

(۹۳)

محمد شریف

حاجی محمد شریف جگدیوی ؒ

آپ اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ بڑے شریف النفس حلیم المزاج سراپا تبسم فیض و اخلاق تھے۔ خواجہ بخت جمال جھنگی والے کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔

نسب نامہ آپ کی اولاد میں سے ماسٹر ابوالضیا غلام نبی لاہوری نے رسالہ تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کا نسب اس طرح لکھا ہے۔

"حاجی الحرمین الشریفین سید محمد شریف بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمن بن سید موسیٰ بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید صالح بن سید عبدالعزیز بن سید عبداللہ بن سید مسعود بن سید احمد بن سید عبدالسلام بن شیخ سید عبدالوہاب بن شیخ سید ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم قدس سرہ العزیز"[۱]

---

[۱] میں نے یہ شجرہ نسب تذکرہ ہاشمیہ صفحہ کے حوالہ سے لکھ دیا ہے لیکن تاریخی لحاظ سے اس کی صحت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی اول یہ کہ مولانا سید سعداللہ نصوی موسوی کتاب کو الشہاب میں لکھتے ہیں سید محمد سید احمد کے صرف ایک بیٹے سید ابوالحسن علی کی اولاد ثابت ہے۔ نیز سعداللہ نام سید مسعود کا کوئی مقام نہیں ملتا اس لئے آپ کی سیادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ دوم یہ کہ سید مسعود بن سید عبداللہ کی وفات ۱۰۲۶ھ میں ہوئی جبکہ محمد شریف کی وفات ۱۰۷۶ھ میں ہوئی درمیان میں صرف ۵۰ سال کا فاصلہ ہے جو [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

صاحب تذکرہ علمائے حمیدیہ نے لکھا ہے کہ آپ کے پانچویں پشت کے جد امجد سید موسیٰ حالت تحصیل علم کی خاطر بلادِ عجم میں ہوتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور مسجد نبوی میں درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ اور اسی طرح باپ کے بعد بیٹے نے اس کام کو جاری رکھا اپنا فرض منصبی سمجھا۔

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت بارہویں جمادی الاولیٰ ۱۰۵۳ھ ایکہزار ترپین ہجری مطابق انتیسویں جولائی ۱۶۴۳ء ایکہزار چھ سو تینتالیس عیسوی میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے قریب ظہور میں آئی۔ اور تربیت و تعلیم ظاہری وہیں پائی۔

پنجاب میں وارد ہونا | جب آپ کی عمر ننانوے سال ہوئی تو درگاہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم ہوا کہ تم تبلیغ دین حق کے لئے پنجاب میں جاؤ۔ چنانچہ آپ سفر کرتے ہوئے ہندوستان ۱۱۵۲ھ میں پنجاب میں بمقام جگدیو کلاں ضلع امرتسر تشریف لائے۔ آپ کے عم زاد محمد معصوم ساتھ بھی ساتھ آئے۔

بیعت طریقت | آپ نے پنجاب میں آکر حضرت خواجہ بخت جمال صاحب تیر انداز جھنگی والا رہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے آپ کو نعمت خلافت و ولایت سے مشرف فرما کر جگدیو میں رہنے کا حکم دیا۔ آپ نے پندرہ سال تک لوگوں کو راہِ حق کی طرف رہنمائی کی۔

فضیلت حج | آپ چونکہ مدت العمر عرب شریف میں رہے۔ اس لئے چالیس حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اور چالیس سال مسجد نبوی میں درس دیتے رہے۔

توصیف کمال | مولوی مقبول محمد جلالوی رح کتاب سبیل سلسبیل میں لکھتے ہیں۔

"حاجی الحرمین الشریفین حضرت محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت بخت جمال رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور اپنے فرزند ارجمند حضرت ہاشم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں۔ آپ کا روضہ مبارک موضع جگدے ضلع امرتسر میں ہے"

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ شیخ ہاشم شاہ۔ ان کا ذکر اس کتاب کے چوتھے حصہ الموسوم۔ مآثر الاحرار میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۔ شیخ رحمت اللہ شاہ متولد ۱۱۵۵ھ ایکبر / ایکسو پچپن ہجری مطابق ۱۷۴۲ء ایکبر / سال [illegible] ہجری

۳۔ شیخ قاسم شاہ رح

یارانِ طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	شیخ ہاشم شاہ فرزند اکبر آنجناب	تھریال ضلع سیالکوٹ
۲	شیخ رحمت اللہ شاہ فرزند دوم	〃
۳	شیخ قاسم شاہ فرزند سوم	〃
۴	شاہ کمال 〃	بھسکلہ
۵	حاجی شاہ 〃	گوئیے
۶	حاجی نور محمد	

مناقب حاجی صاحب | آپ کے پوتے شیخ ہاشم شاہ صاحب مؤلف چہار رسالہ میں آپ کی مدح میں لکھتے ہیں

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

بخوان نام حاجی محمد تریف

بغر با تو این نام با حق پرست نه با خود پرستی که او خود خرست
بداند یقین هر که نیک اختر ست که در ورد جان نام این رہبر ست

مگو با کسے لعنتی و کثیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

یقین نام این پارس و کیمیاست خدا را درین دان برا این رواست
خدا و خدا دان سر هرگز جداست شدن بے یقین زین سمین بس خطاست

مرا مارخ گفت و گومند حریف

بخوان نام حاجی محمد تریف

چو اکسیر این نام بیمار را رہ مغفرت بیں گنہ گار را
حصار امینی بہست زردار را یقین دوالفقار ست پیکار را

قوی تن شوی ہم چو کوہ بحیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

فلک لاژورد ہائے پر از نیلش بہست گر بیں چرخ ما تو جفا کیش بہست
بسا مشکل و درد در یقیں بہست مجرب دوائے برا این دلیل بہست

بکن تا شود جملہ آفت ضعیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

زعرفان شنو نقطۂ بے مثال اگر ہستی اہل برو فرخندہ فال
سیابی درین رحمت لایزال ز آفات ہرگز نگیرد زوال

متاع تو فصل ربیع و خریف

بخوان نام حاجی محمد تریف

Marfat.com
Marfat.com

اگر صادق ایں راہ باشی وگر مفلسی کیمیا گر شوی
مکرم معظم مقرر شوی ہر در ہر کار بہتر سوی

گرانمایہ بخشی ۔ بانی خفیف

بحوالہ نام حاجی محمد شریف

ایں فقرہا ہم تو دانندہ باش رہ پارسایاں شناسندہ باش
شب و روز ایں نام خوانندہ باش قل و فاتحہ ہم رساننده باش

ایں رہ سوئے حق دقیقہ شریف

بحوالہ نام حاجی محمد شریف

تاریخ وفات | حاجی محمد شریف کی وفات بعمر ایک سو چودہ سال بروز جمعہ تیئیسویں ماہ
محرم ۱۱۶۷ھ ایکہزار ایکسو سڑسٹھ ہجری مطابق گیارہویں اکتوبر ۱۷۵۴ء ایکہزار سات سو چون
سنوی میں عہد سلطنت عزالدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی یہ سنہ ال دسنوی ہجری
سنت حکومت پر بیٹھا ۔ مزار موضع حکیمو ضلع مرادآباد میں ہے ۔

ماده تاریخ

" حاجی فخر دارین " ۱۱۶۷ھ

شجرہ نسب حاجی محمد شریف حکیمو

حاجی محمد شریف
بابا امیر شاہ
بابا ابراہیم شاہ
میاں شیخ محمد ابدال مدفون موضع حکیمو
میاں علیمحمد شاہ
میاں غلام مصطفیٰ

Marfat.com
Marfat.com

(۹۴)

محمد شہید

بابا محمد شہید قصوری رح

آپ حضرت شیخ محمد پناہ گھلوٹی والا رح کے اکابر خلیفوں سے تھے قصور کے رہنے والے تھے۔

واقعہ شہادت جن ایام میں آپ کے پیر صاحب رح کا روضہ تعمیر ہو رہا تھا۔ آپ اُس کے مصارف کے لئے ایکہزار روپیہ لا رہے تھے جب امین آباد کے علاقہ میں آئے۔ تو ڈاکوؤں نے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اور جو کچھ پاس تھا چھین لیا۔ آپ خواب میں اپنے مرشد صاحب کے بھتیجے میاں محمد جی ولد میاں محمد اکرم صاحب رح کو ملے۔ اور اپنی شہادت کے واقعہ سے خبردار کیا۔ وہ بیس آدمیوں کو ساتھ لے کر امین آباد پہنچے۔ اور ڈاکوؤں سے سارا مال واپس لیا۔ اور آپ کی نعش اُٹھوا کر ہمراہ لائے۔ اور شیخ محمد پناہ رح کے جوار میں بمقام بھدر کی متصل گھلوٹی دفن کیا۔ جو تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا بابا دارث شاہ نام تھا۔ جو بھدر کی میں مدفون ہے

میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ العزیز بیسویں ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری میں بھدر کی تشریف لے گئے۔ وہ اپنی کتاب فیض محمد شاہی میں لکھتے ہیں۔ کہ اسوقت آپ کی اولاد میں سے صرف نواب علی سجادہ نشین تھے۔ باقی آپ کے سولہ پوتے چھ پڑپوتے شہر قصور میں گزرا ہے۔ [فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۷۲]

Marfat.com
Marfat.com

(۹۵)

محمد صدیق

حافظ محمد صدیق رتیامی

آپ قوم اعوان سے تھے۔ قلعہ رتیا ضلع جہلم کے رئیسوں میں سے تھے۔
قرآن مجید کے حافظ تھے حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سیلوانی سرخوداری صابنیاوی
کے مریدوں سے تھے۔ پیر صاحب کی کمال مہربانی آپ کے حال پر تھی۔ تذکرہ صابنی میں
حافظ محمد صدیق رئیس آں شہر از اعتقادمندان شدہ ۔۔۔

نشہ حیات آ ۔۔۔ ا تصنیف تذکرہ صابنی ۔۔۔ ایکڑ ا لکھو ۔۔۔
سطابق ۔۔۔ کی ۔۔۔ ات ۔۔۔ ۔۔۔

۔۔۔ حافظ ۔۔۔ ۔۔۔

Marfat.com
Marfat.com

۹۶

محمد عاقل

خواجہ محمد عاقل ککڑ ضلع

آپ کے والد کا نام شاہ کمال چشتی تھا جن کا مزار موضع [illegible] متصل اچھرہ لاہور
آپ حضرت خواجہ محمد کمال جھنگیوالہ کے اکابر خلفاء سے تھے۔ موضع ککڑ [illegible]
اور آپ نے سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔

شجرہ نسب خواجہ محمد عاقل ؒ

میاں فیض اللہ شاہ۔ یہ لوگ ککڑ ضلع امرتسر بعض شجروں میں ان کا نام
فضل اللہ شاہ۔ بعض میں ذوالفقار شاہ بعض میں فضل شاہ
تحریر ہے۔

بابا سوہنے شاہ ؒ

بابا [illegible] شاہ ؒ لوہار ضلع امرتسر
ایکدن آگ سے سرخ آہن کو ہاتھ
سے اٹھالیا۔ اس کرامت کے دیکھنے سے
بہت لوگ مرید ہوگئے۔ سکھوں نے
آٹھ گھاؤں زخمی کر دیئے ؒ

بابا دوجے شاہ۔ قلعہ شیخوپورہ میں
بابا پورانے شاہ۔ [illegible]
بابا صدر شاہ۔ [illegible]
بابا رفاقت شاہ۔ [illegible]
مخلیوہ [illegible]

بابا [illegible] شاہ ؒ لوہار

حاجی غلام محمد سیناح
[illegible]
ان کا کرامتوں کے
[illegible]
[illegible]
میں لکھا جائے گا۔

سائیں سردار علی شاہ ؒ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سید کالکے شاہ [illegible]
کھڈور تحصیل
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بابا عبدے شاہ [illegible]
سائیں محمد الدین [illegible]
[illegible]
[illegible]

بابا پورنے شاہ
بابا صدے شاہ
بابا [illegible] شاہ
بابا معظم شاہ
بابا تاج چراغ
بابا سلیمان شاہ
بابا امام شاہ
بابا چراغ شاہ
بابا سیاہے شاہ سیہ
بابا جواہر شاہ تہوڑیا
بابا نواب شاہ کا مزار

میاں عبداللطیف
میاں محمد شاہی

غلام محمد المعروف مرنے شاہ
دلدار محمد فقیر ساکن [illegible]

ضلع امرتسر (فتح [illegible]

[illegible] ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۰ء میں
[illegible] پاک گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی [illegible] کے لئے

Marfat.com
Marfat.com

(۹۷)

محمد عظیم

حضرت سید محمد عظیم بوشاہی برخورداری رح

فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان ابن سید حافظ محمود برخوردار بحر العشق بوشاہی رح صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کے مفصل حالات تشریف النوایح جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ضمن میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ چند نئی باتیں لکھی جاتی ہیں۔

سفر شاہجہان آباد | حافظ محمد شرف الدین شاہجہان آبادی رح کے ایک مکتوب سے جو انہوں نے سید فتح الدین صاحب ڈھلوالہ رح کے نام بھیجا تھا پتا چلتا ہے کہ آپ نے شاہجہان آباد کا سفر بھی کیا، اور بعہد سید نور عالم صاحب کے وہاں تشریف لے گئے مکتوب کے الفاظ یہ ہیں۔

"بندہ موحضرت حضرت [illegible] تشریف آوردہ بودند"

مطالعہ کتب | آپ کتابوں کا مطالعہ کرنے کے [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

فدوۃ المتاخرین شیخ نظام الدین کنجوی بالتاریخ بیست چہارم شہر
صفر ختم اللہ بالخیر والظفر فی سنۃ الف ومائۃ وست وثلثین من ھجرۃ
النبی العربی علیہ افضل الصلوٰۃ واجمل التحیات وعلی الہ واصحابہ برائے
صاحبزادہ عالی تبار میاں محمد عظیم ولد حقایق ومعارف آگاہ میاں عصمت اللہ تحریر یافت
اللھم انفع لہ بقرایتہ سنہ جلوسی محمد شاہ بادشاہ "

[شد از عصمت اللہ محمد عظیم]

العبد شمس الدین ۲۹ ۱۲ھ

ف شمس الدین آپ کے پڑوسی تھے۔ ابن سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین بن سید محمد عظیم صاحب ذکر ھذا۔

دستخط حنف الفردوس | " باتمام رسید بنسخہ حنف الفردوس بعون اللہ تعالیٰ روز شنبہ وقت چاشت ۱۱۳۷ھ (مصنفہ محمد بن نصیر الدین بن وجی راج بن درویر سلطان لنگاہ) "

اولاد | آپ کے چھ بیٹے تھے۔

۱۔ سید محمد اکرم ۔۲۔ سید محمد مکرم ۔۳۔ سید رکن الدین ۔۴۔ سید محکم الدین ۵۔ سید فیض بخش ۔۶۔ سید فتح الدین ۔ رحمہم اللہ۔

تاریخ وفات | سید محمد عظیم صاحب کی وفات ۱۱۸۴ھ ایکہزار ایکسو چوراسی ہجری مطابق ۱۷۷۰ء ایکہزار سات سو ستر عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالعدل مرتج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ ۱۲ھ بارہ جلوسی تھا۔

آپ کی قبر موضع دھماوا۔ علاقہ کنش گماں۔ ضلع مرزپور میں ہے۔

سنہ مطابق ۲۳ نومبر ۱۷۲۳ء ۔ سنہ مطابق ۱۷۲۴ء شرفت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۹۸۶)

محمد غوث

شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوریؒ

آپ جامع علوم ظاہری و باطنی کاشف رموز طریقت و حقیقت تھے ... گیلانی سادات کرام سے تھے۔

نسب نامہ | آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابوالبرکات سید حسن شاہ بن سید ... بن سید محمود بن سید عبدالقادر بن سید عبداللہ اسعط بن سید حسین بن سید قطب الدین ... سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید شرف الدین ... سید قطب العالم بن سید ابو صالح نصر بن قطب ... النقلین حضرت سید محیی الدین عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رحمہا اللہ

ہندوستان میں ورود | آپ کے دادا سید محمود ... تشریف ... آپ کے والد سید حسن شاہ ... سلوت اصفیاء کی۔ آپ کی ولادت ... ہجری ... حضرت غوث الاعظم ... کی ... ہے

Marfat.com
Marfat.com

مشائخ عظام کی زیارتیں اور استفادہ آپ نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد مشائخ وقت کے دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر اختیار کیا چنانچہ اثنائے سفر میں آپ نے ذیل کی زیارتیں کیں اور استفادہ کیا۔

۱ حافظ عبدالغفور نقشبندی کشمیری رح
۲ شیخ یحییٰ نقشبندی رح
۳ میاں نور محمد خلیفہ شاہ ربانا مجذوب۔
۴ شاہ محمد فاضل رح۔
۵ شاہ زندہ فقیر رح
۶ اخوند محمد نعیم رح
۷ شاہ حسین کبرویہ رح
۸ شاہ چراغ قادری پوٹھوہاری رح
۹ شاہ لطیف مجذوب رح
۱۰ شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی رح
۱۱ شیخ محمد جعفر گجراتی رح
۱۲ شیخ حامد لاہوری رح
۱۳ میاں جان محمد محدث لاہوری رح
۱۴ شیخ جان محمد ثانی لاہوری رح
۱۵ میاں نور محمد مدقق قادری لاہوری رح
۱۶ شیخ سرور پشاوری رح
۱۷ شیخ محمد چشتی شاہجہان آبادی رح
۱۸ شیخ کلیم اللہ چشتی رح

Marfat.com
Marfat.com

۱۹ میراں سید بھیکھ چشتی ؒ

۲۰ شیخ صبغۃ اللہ محمودی سرہندی ؒ

۲۱ میاں عبد الاحد المشہور میاں گل محمدی سرہندی ؒ

۲۲ شیخ عبد النبی نقشبندی ؒ

۲۳ شاہ مشتاق محمود ؒ

۲۴ میر سید ہدایت اللہ دہلوی ؒ

۲۵ شیخ محمد اعظم درویش ؒ

ان سب سے اشغال و اوراد کی اجازتیں حاصل ہوئیں۔ مگر تسلی کی وجہ سے کشمیر گئے۔ وہاں بزرگان سلف میں سے حضرت داتا گنج بخش لاہوری ؒ، حضرت میاں میر قادری لاہوری ؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ؒ کی زیارتیں بھی کیں۔

بادشاہی سلسلہ میں مرید ہونا جب آپ واپس پشاور پہنچے تو وہاں میر قاسم علی کی حالت کو دیکھا۔ تو آپ کو پسند آئی۔ پوچھا[۳] تم نے یہ سلسلہ کہاں سے حاصل کیا ہے تو اس وقت بادشاہی خاندان میں حضرت شاہ کمال ؒ ہیں جو حضرت داتا گنج بخش ؒ کے حقیقی بھائی اور میاں محمد یوسف ؒ کے فرزند ہیں۔ ان کے نام سے میاں شاہ کمال ؒ مشہور ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے فائدہ ہوا۔

حضرت مولانا محمد حافظ ؒ سے میاں بادشاہی ؒ اور میاں بادشاہی ؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کا فائدہ ہوا۔

---

[۳] یہ بادشاہی کون سے خاندان کے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

"سید محمد غوث جیو نبیرہ حضرت غوث الصمدانی قدس سرہ العزیز بجناب حضرت میاں صاحب جیو ارادت آوردہ۔ اگرچہ از باب کابل تا بدروازہ دہلی ہر جا کہ فقیرے شنیدے دیدے۔ و میاں پیر محمد را ہم دیدہ بود۔ اما از ہیچ کس تسکین خاطر و اطمینان قلبی حاصل نشد۔ و جمیع مقاصد و مطالب این راہ از ایں جناب یافت۔ ادبے داشت کہ از دو ہفتہ پیادہ شدہ آمدے۔ و ہیچگاہ بسوئے چشم حضرت ندیدے سوئے پائے حضرت نظر داشتے۔ بیت

بمجلسے کہ سوال و جواب بے ادبی ست
سخن گناہ عظیم و نگاہ بے ادبی ست

و مردمان کہ ہمراہ پیرزادہ بودند ہمہ صاحب حال شدند۔ یک نوبت کہ از خدمت میاں صاحب رخصت شدند تا حسن ابدال ہمہ مست رفتند از انجا ہوش در آوردند و ہمیشہ بخدمت آمد و رفت داشت صاحب تاثیر شد" ؎

سید محمد غوث صاحب جو حضرت غوث الاعظمؒ کی اولاد میں سے تھے۔ وہ حضرت میاں صاحب (شاہ عصمت اللہ) کی جناب میں حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ ان کا طریقہ تھا کہ کابل سے لے کر دہلی تک جو درویش سننے میں آیا اُس کو جا کر ملاقات کی۔ حضرت سچیار صاحب رح کو بھی دیکھا تھا۔ مگر کہیں سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ اور نہ ہی قلب کو اطمینان حاصل ہوا۔ بدار راہ سلوک کے تمام مقاصد و مطالب اسی درگاہ سے آپ کو حاصل ہوئے۔ ادب میں اس حد تک تھے کہ جب خدمت مرشد میں آتے تو دو تین کوس سے پیادہ چل کر آتے۔ کبھی حضرت صاحب کے چہرہ کی طرف نہ دیکھتے۔ ہمیشہ اُن کے پاؤں پر نظر رکھتے۔ جس مجلس میں سوال اور جواب کرنا بے ادبی ہو۔ وہاں بات کرنا اور دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ تصور ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ پیرزادہ کے ہمراہ آئے تھے۔ وہ بھی صاحب حال ہو گئے۔ بلکہ ایک دفعہ جب حضرت میاں صاحب کی خدمت سے رخصت ہوئے تو موضع حسن ابدال تک سب مست و مخمور ہی چلے گئے۔ وہاں جا کر ہوش آئی۔ پیرزادہ ہمیشہ حضرت صاحب کی خدمت

؎ بیا بصاحب سے مراد شاہ عصمت اللہ مخاطب ہیں ۱۲ شہ تذکرہ نوشاہی قلمی سخوالف صفحہ ۲۶۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں آپ کو رفت رکھتے تھے حتّٰی کہ صاحب تاثیر ہو گئے۔

خود آپ نے اپنے رسالہ اسرار الطریقت (رسالہ غوثیہ) میں حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب رح کے متعلق لکھا ہے۔

"نسبت جذبہ غالب داشتند گاہے در وقت سماع توجہ میکردند و بحضار اثر از حرکت قلب پیدا شد و گریہ میشد از صحبت ایشاں متاثر اکثر شدم۔ در وقت اکثر در مجلس ایشاں مے شد۔ اگرچہ حرکت قلب سابق ہم بسیار بود۔ اما گریہ و درد از صحبت ایشاں بسیار شد۔"

آپ جذبہ کی نسبت غالب رکھتے تھے۔ اور کبھی سماع کے وقت توجہ کرتے تو حاضرین مجلس کو حرکت قلب کا اثر ہو جاتا۔ اور رونا اور گریہ و زاری ہو جاتی تھی۔ ان کی صحبت سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اور رونا تو ان کی مجلس میں اکثر جاری رہتا اگرچہ حرکت قلب مجھ کو پہلے بھی تھی لیکن رونا اور درد و ذوق ان کی صحبت سے بہت حاصل ہو گیا۔

اس کے بعد ۱۲ بارہ سال تک آپ حضرت صاحب کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔

تفصیلی حالات | مولوی سید امیر شاہ قادری گیلانی نے [illegible]

میں آپ کے مفصل حالات لکھے ہیں۔ جو یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ کا اسم گرامی سید محمد غوث لقب [illegible]

کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد [illegible]

سادی خاندان سادات [illegible]

کی سیر کی [illegible]

آپ [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تحصیل علوم | آپ کی تعلیم و تربیت اپنے والد محترم کے زیر سایہ ہوئی چنانچہ آپ خود رقمطراز ہیں یہاں آپ کے کلام کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

جب اس احقر کی عمر سات سال کی ہوئی تو سبق بھی قرآن مجید پڑھا، مگر ضبط نہ ہوا بڑا ہی فاہم الفہم تھا۔ جناب قبلہ گاہ والد صاحب نے باطنی طور پر حضرت پیر دستگیر (غوث اعظم) کے حضور میں عرض کی کہ اس لڑکے پر مہربانی فرما دیں۔ آپ نے عنایت فرمائی۔ اور ظاہر و باطن کے علوم سے نوازا گیا، اس مہربانی کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علوم کے دروازے کھل گئے اور بہت تھوڑی مدت میں علم ظاہری حاصل ہو گیا، چنانچہ اٹھارہ[18] برس کی عمر میں تمام علوم کی مروجہ کتابیں پڑھ لیں، مطول کو چھ ماہ میں پڑھ لیا، نیز دیگر کتابوں کو بھی جلدی جلدی پڑھ لیا۔ تلویح تو صحیح جناب عالم علوم ظاہری و باطنی اخوند مولانا محمد نعیم رح سے پڑھی، جناب مولانا کابل کے پرگنہ "محمود کار" میں رہتے تھے۔

آپ جب علوم متداولہ سے فارغ ہو گئے تو احادیث پڑھنے کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور استماع حدیث میاں جان محمد کلاں[1] سے کی۔ جو جنڈی والیزار آباد میں سکونت رکھتے تھے۔ اور حدیث شریف کی اجازت بھی انہیں سے لی۔ بعض علوم آپ نے میاں نور محمد مذنق۔ حاجی یار بیگ۔ مولانا عبدالہادی۔ اور میاں محمد مراد نابینا سے اخذ کئے۔

طریقہ سلوک | آپ دوران تعلیم ہی میں والد گرامی مرتبت کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ سلوک و معرفت کے علوم سے بھی آپ کو حصہ عطا فرمایا جاوے۔ مگر والد محترم ہمیشہ آپ کو ارشاد فرماتے کہ پہلے علوم ظاہر کی تکمیل کر لو۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ جب آپ تحصیل علم کر چکے تو اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ[18] برس تھی۔ جناب قبلہ والد گرامی کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اب حصول علم سے فارغ ہو چکا ہوں، راہ حقیقت کی طرف رہنمائی کیجئے۔ والد بزرگوار نے آپ کی اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے طریقہ عالیہ قادریہ میں داخل فرما کر ذکر الٰہی کی تلقین کی۔

---

[1] میاں جان محمد، میاں وڈا سہروردی کے خلیفہ تھے۔ ۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ء میں انتقال کیا۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

خلوت میں بٹھا دیا۔ دو چار جملے والد محترم کے حضور میں دکر آپ کے پورے کئے۔ اس کے بعد آپ چھ سال تک ایک علیحدہ دستانی کمرے میں مراقبہ عبادت و ذکر میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں معرفت کے دشوار گذار منازل کو طے کیا۔ اس عرصہ میں جو کچھ آپ پر واردات ہوتیں اپنے والد صاحب کی خدمت میں عرض کرتے۔ اگر ٹھیک ہوتیں تو تحسین فرماتے۔ اگر کوئی لغزش ہوتی تو اس کا تدارک فرماتے۔ غرضیکہ چھ برس تک آپ ذکر خفی جہر خفیہ۔ ذکر قلبی اور مراقبات میں مصروف رہے۔ چھ برس کے بعد جناب والد بزرگوار نے آپ کو مسند خلافت تحریر کر دیا۔

سیر اور زیارات مشائخ آپ نے اولیاء اللہ کو ملنے۔ اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے متعدد سفر کئے۔ سب سے پہلے بغداد شریف ہی میں حافظ عبدالغفور کشمیری نقشبندی کی صحبت میں حاضر ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ان کی صحبت فائدہ مند تھی۔ مگر مجھ کو ہرگز اُن سے تسکین حاصل نہ ہوئی۔ پھر مختلف مقامات کو طے کر آپ اٹک تشریف لے گئے۔ وہاں حاجی شیخ بچلے[58] سے ملاقات کی۔ ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے بہت مہربانی فرمائی۔ ان کی صحبت میں ذکر قلبی غالب ہوا ذکر قلبی جلیسی کا طریقہ۔ اور بعض دیگر مقامات جو کہ حبس کے لئے ضروری ہیں۔ ان کی صحبت سے حاصل ہوئے۔ یہ آپ نے طریقہ علیہ نقشبندیہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

اٹک کے گرد و نواح کے مقامات کو طے کر راولپنڈی کے قریب کوہ پوٹھوہار میں شاہ محمود سے ملے۔ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ پر توجہ فرمائی [illegible] ایک دن کے بعد واصل ہو گیا۔

پھر گولڑہ گئے۔ اس کے قریب [illegible]

متعلق فرماتے ہیں کہ وہ سو سال سے زیادہ [illegible]

[illegible]

---

۵۸ یہ بڑی امام [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کون عزیز ہے کہ اس کے ہاتھوں سے مجھے ذکر کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے تین روز تک مجھے اپنے پاس رکھا اور اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں لقمے دیتے تھے۔ اور مجھ میں حرکت معلوم ہوتی تھی۔ پھر شیخ نے اپنی ٹوپی اور خرقہ دے کر مجھے رخصت کیا۔

پھر آپ کنجاہ میں محمد جعفر درویش کو مل کر لاہور پہنچے۔ لاہور اُس وقت علماء و مشائخ فقراء اور مجاذیب کا مرکز تھا۔ لاہور کے تمام بزرگوں سے ملاقات کی۔ مجذوبوں۔ گوشہ نشینوں سالکوں اور سب اہل شوق کو دیکھا۔ بزرگوں کے مزارات پر بھی کئی راتیں گذاریں۔ میاں حاجی محمد علاؤ الدین چشتی قصاب پورہ والے۔ میاں نور محمد صدیق۔ حاجی بارسیک۔ مولوی عبدالہادی۔ میاں محمد مراد نابینا۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ اور دوسرے بزرگوں کی ملاقات کی لاہور سے چل کر نواح سرہند شریف میں حضرت سید بھیکھ چشتی رح سے ملے۔ بعض اذکار اور اشغال کا استفادہ کیا۔ اشغال سے بازپرس کرکے اجازت اُن سے حاصل کی۔

پھر سرہند شریف تشریف لائے۔ یہاں پر حضرت شیخ صبغۃ اللہ۔ میاں عبدالاحد المعروف میاں گل رح اور میاں فرخ شاہ رح سے ملاقات کی۔ میاں گل صاحب رح نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رح کے مزار پر لے جاکر توجہ دی۔ اور اپنی کتاب مسمی بہ معجزات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عنایت فرمائی۔

سرہند شریف سے رخصت ہوکر آپ دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں شیخ محمد چشتی رح اور شیخ کلیم اللہ رح کی ملاقات کی۔ شیخ کلیم اللہ رح نے اپنی مصنفہ کتاب اشارات آپ کو عنایت فرمائی۔ چند گاہ خواجہ قطب الدین بختیار کے مزار پر رہے۔ وہاں سے اکثر آباد ہوتے ہوئے اجمیر شریف پہنچے۔ اور حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین حسن سنجری رح کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے باطن میں مہربانی کی اور توجہات سے نوازا۔

اجمیر سے واپس لاہور پہنچے۔ دُھن شوق دہی لگن تھی۔ اور یار اللہ کی خدمت کا جذبہ

Marfat.com
Marfat.com

آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ لاہور کے قریب ایک گاؤں بنام سیام چوراسی تھا۔ وہاں ایک ولی اللہ تھے جن کا اسم گرامی عبداللہ تھا۔ وہ ان دنوں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جتنے ان کی خدمت اور مجلس میں حاضر ہونے سے نسبت ذاتِ حق کی توجہ کرتے تھے۔ اس سے بے خودی اور سرمستی غالب کرتی تھی۔ اس صورت میں گریہ و اشک اور ذکر و شغل کی حالت قطعاً کبھی وہ نسبت غالب ہوتی ہے۔ کبھی نہیں ہوتی۔

ایک طویل سفر کرنے کے بعد جب آپ واپس پہنچے تو [illegible] ہر رگوں، سالکوں، مجذوبوں، صلحا اور مرتاض لوگوں کی زیارت کی۔ بہت سے بزرگوں نے مہربانی فرمائی جو مقدر قسمت میں تھا حصہ ملا۔ مگر میری ذاتی مزاج کی [illegible]

[illegible]

آپ نے لاہور سے پھر کشمیر کا سفر اختیار کیا اور [illegible] کشمیر میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اخلاق و کمالات آپ کے علم و [illegible]

آپ کی [illegible]

حسنِ حال [illegible]

آپ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کی گئیں۔ آپ نے یہ فرماتے ہوئے واپس کر دیں۔ کہ مستحق افراد میں ان کو بانٹ دو۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ یہ غریب اور مفلوک الحال لوگوں کا حق ہے۔

جب محمد شاہ کلاں شاہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔[۹] (اسوقت آپ لاہور میں تشریف فرما تھے) تو اس نے پشاور سے آپ کے نام حکمنامہ لکھا۔ کہ دربار میں حاضر ہوں۔ اور میرے لئے دعا کریں۔ آپ نے محمد شاہ بادشاہ کو صاف جواب لکھ کر بھیج دیا کہ

"طریق پیر ما نیست کہ نزد بادشاہ روند و باستمداد دے پردازند کہ برائے ہر یک استمداد حق جل و علا کافی ست"

ہمارے پیر کا یہ طریقہ نہیں کہ بادشاہ کے پاس جائیں اور مدد طلب کریں۔ کیونکہ ہر شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ کی امداد کافی ہے۔

آپ کے اس جواب سے بادشاہ بہت برافروختہ ہوا۔ غصہ سے جھلا اٹھا۔ اور حکم دیا کہ سب سے پہلے لاہور پہنچ کر حضرت شاہ محمد غوث[۱۰] کو اس حکم عدولی پر سزا دوں گا۔ اس کے بعد دہلی کی طرف قدم بڑھاؤں گا۔ قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جب محمد شاہ بمعہ لشکر کے دریائے اٹک پر پہنچا تو دریا میں طغیانی آگئی۔ اور روز بروز بڑھنے لگی۔ کافی دن محمد شاہ کو وہاں پر رکنا پڑا۔ اس نے امراء سے مشورہ کیا۔ مشورہ کرنے کے بعد بادشاہ نے اپنا قاصد پشاور میں آپ کے خلیفہ محمد غوث کے پاس بھیجا۔ کہ وہ دعا کرے کہ طغیانی ختم ہو۔ آپ کے خلیفہ نے بادشاہ کو جواب لکھا۔

"این ہمہ توقف از شامت ارادہ بد بادشاہ است کہ بہ نسبت حضرت سید محمد غوث اندیشیدہ است۔ اگر شاہ ازاں ارادہ باز آید ممکن ست کہ از آب دریا عبور نماید"

یہ توقف بادشاہ کے بُرے ارادہ کی شامت ہے جو اس نے سید محمد غوث کے متعلق خیال کر رکھا ہے اگر بادشاہ اس بُرے ارادہ سے باز آجاوے تو ممکن ہے کہ دریا کے پانی سے عبور کر سکے۔

---

[۹] یہ حملہ محمد شاہ نے بعہد بادشاہ ۱۱۵۱ھ / ۱۷۳۸ء میں کیا تھا۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد)

[۱۰] محمد غوث۔ شاہ محمد غوث کا خلیفہ تھا۔ سید حسن رح کے مزار مقدس پر مجاور تھا۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

جب بادشاہ کو ایک فقیر درویش کا یہ رقعہ ملا تو لرز گیا، توبہ کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے طغیانی کو ختم کر دیا۔ بادشاہ دریا عبور کر کے لاہور پہنچا۔ محمد شاہ بادشاہ نے لاہور پہنچ کر اپنے حضور طلب کیا۔ مگر آپ نے شدت کے ساتھ محمد شاہ کے دربار میں جانے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اشرفیاں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نہایت ہی اخلاق کریمانہ سے بادشاہ کو ملے۔ مگر اشرفیاں لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میرا توکل اور اعتماد اللہ جل جلالہٗ پر ہے۔ اور وہی مجھے کافی ہے۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں۔

"کہ (بادشاہ) در لاہور رسیدہ مخلصانہ ملاقات کرد"

علمیات شاہی سے پرہیز جس وقت آپ کے والد محترم حضرت ابوالبرکات سید حسن بادشاہ رح کا انتقال ۱۱۱۵ھ (ایکہزار ایک سو پندرہ ہجری) میں ہوا تو اس کے فوراً بعد بادشاہ ہندوستان اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کے نام سید حسن رح کے مزار شریف کے گرد چالیس جریب زمین کی سند لکھ کر بھیج دی۔ مگر آپ نے جواب دے دیا، کہ میں فقیر آدمی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا دروازہ مجھے کافی ہے۔ وہی میرا کارساز ہے، وہی میرا مولا ہے۔ اور وہ بہت اچھا آقا ہے۔

سلسلہ درس وتدریس ۱۱۲۰ھ (ایکہزار ایک سو بیس ہجری) میں بیساوہ شہر میں خانقاہ عالیہ قادریہ سید حسن بادشاہ رح پر باقاعدہ سلسلہ تدریس شروع کر دیا۔ درس قرآن۔ درس حدیث اور طریقہ مبارکہ کے ارشادات خود فرماتے۔ آپ کے درس مبارک میں اکابر علماء کے لڑکے۔ اور مشائخ کرام کے صاحبزادگان آکر علوم سے بہرہ ور ہوتے۔ حدیث شریف کا درس اتنا وسیع تھا کہ علاوہ پنجاب وسرحد کے۔ کابل۔ ہرات اور غزنی کے طلباء حدیث آکر شامل ہوتے۔ تمام طلباء کی رہائش۔ لباس اور طعام کا انتظام آپ خود فرماتے۔ سلسلہ مبارک کی نشر واشاعت میں اتنا کام کیا۔ [illegible] آستانہ اور خانقاہ ہدایت سے سیراب ہو کر [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

فقہ شریف۔ اور تصوف کی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ تو کوئی نفی اثبات کے ذکر میں مشغول ہے۔ کوئی مراقبہ کر رہے تھے۔ کوئی رابطہ قلب کے ساتھ درد و شوق بڑھا رہا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ سب پر آپ کی نظر کرم موجود ہے۔

لاہور میں تشریف فرما ہونا ۱۱۳۱ھ ایک ہزار ایک سو اکتیس ہجری میں آپ نے بخاری شریف کی شرح لکھی۔ آپ ۱۱۴۸ھ ایک ہزار ایک سو اٹھتالیس ہجری تک پشاور میں رہے۔ اور پھر لاہور تشریف لے گئے۔ چار برس تک لاہور میں بھی اسی طرح تبلیغ دین۔ اشاعت سلسلہ میں منہمک رہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بادشاہ روحانی حضور غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الاقطاب کے مقام پر سرفراز ہو کر لاہور میں مقیم ہوئے۔

کرامات

آپ کے کشف و کرامات کو اگر جمع کیا جائے تو ایک مکمل الگ کتاب بن جائے گی۔ مگر آپ کی ذات ستودہ صفات ان باتوں سے ارفع۔ اعلیٰ اور منزہ تھی۔ آپ نے خود بھی ان باتوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "سالک کو بعض اوقات ذکر کی حالت میں اپنے اور غیر کے قلب کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اور باتیں بھی کھل جاتی ہیں۔ کشف قبور بھی حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ (سالک) مطلوب حقیقی سے محروم رہ جاتا ہے" اور کیوں نہ ہو جب کہ آپ ایسے روحانی درس گاہ کے فیض یافتہ تھے جس کے [illegible] الاقطاب سید حسن بادشاہ نیشاپوری رح کا یہ ارشاد تھا۔

ایں ہمہ (کشف و کرامات وغیرہ) — سب کچھ [illegible] و کرامات وغیرہ جو کچھ تم دیکھتے

آنچہ دیدی و شنیدی بازی طفلان ست — اور سنتے ہو یہ سب بچوں کا کھیل اور دوسرا کام ہے

و کار دیگر ست۔ سالک را ایں کارہا آفات — سالک کو یہ کام آفات ہے۔ اور [illegible] ہوں

Marfat.com
Marfat.com

است و مانع علوِ درجات ست » کے حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔

اسی وجہ سے اس میں اختصار کیا جاتا ہے۔ اور آپ کی دو کرامتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن سے آپ کا تعلق بالکل ظاہر ہوتا ہے۔ یہ جن کرامات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دنیا کو آپ نے کسطرح پائے استحقار سے ٹھکرایا۔

ایک نابینا کا بینا ہونا | ملتی محمد دین فوق امرتسری، رح یاد رفتگاں میں لکھتے ہیں۔

ایک نابینا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ سید آل رسول ہیں۔ مجھے دم کریں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے بینائی نصیب فرماوے آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اُس کی آنکھوں پر دم کیا۔ اور پانی چھڑکا۔ وہ شخص فوراً بینا ہو گیا۔

ایک عیسائی کا مسلمان ہونا | جب آپ لاہور جاتے ہوئے اٹک پہنچے تو ایک عیسائی اپنے چیلوں کے آپ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ آپ درویش ہیں آپ کے لنگر سے سینکڑوں آدمی روٹی کھاتے ہیں لہذا آپ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیمیا کا حاضر ہے آپ جتنا چاہیں لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں کیمیا کی ضرورت نہیں ہے ہمارا اللہ ہی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اس نے کہا یہ بہت اچھا ہے اور وہ کیمیا آپ نے کہا میں بھی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

وفات کے بعد کرامت

مفتی غلام سرور لاہوری، حدیقۃ الاولیا میں لکھتے ہیں۔

حضرت کی کرامتیں اکثر مشہور ہیں۔ مگر چشم دید یہ ہے کہ جب رنجیت سنگھ کے بعد کھڑک سنگھ جانشینِ حکومتِ لاہور ہوا تو اس کے بیٹے نونہال سنگھ نے جو با اختیار حاکم تھا حکم دیا کہ فصیل لاہور کے باہر چار ہزار قدم تک زمین صاف کر دی جائے۔ مکانات گرا دئیے جائیں، اور درخت کاٹ دئیے جائیں۔ ایک انگریز دلاروس اس کام پر مقرر کیا گیا، اُس نے مکانات گرانے شروع کر دئیے۔ آپ کے مکان کی چار دیواری بھی گرانی شروع کی گئی۔ درخت کاٹ دئیے گئے۔ جب اندرون دیوان خاص مزار کی چار دیواری گرائی گئی تو قدرت الٰہی سے اُسی روز کھڑک سنگھ مر گیا اور نونہال سنگھ جب نعش جلا کر آیا تو سلامی کی توپوں کے زلزلے سے قلعہ کی دیوار کا پتھر جدا ہو کر نونہال سنگھ کے سر پر آگرا اور وہ جوان جوانمرگ ہوا۔ اسکی والدہ چندر کور ڈری اور حکم دیا کہ مزار حضرت کا نہ گرایا جائے۔ چنانچہ گرا ہوا مکان اسی وقت تعمیر کیا گیا۔ [۱۲]

تصنیفات

آپ جس طرح مقامات و علوم باطنی سے مشرف تھے اسی طرح علوم ظاہری سے بھی آراستہ و پیراستہ تھے۔ موخ کشمیر مفتی سعادت تحریر کرتے ہیں۔ خواجہ محمد مراد بیگ جیسے حقیقت شناس بزرگ نے آپ کی تعریف و توصیف میں لکھا ہے۔ کہ "بکلی علم آراستہ است بذکر و فکر اشتغال دارد"

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں "جامع ظاہر و باطن۔ کاشف رموز طریقت و حقیقت بود" جس علم و عرفان کی آپ چالیس برس تک اشاعت کرتے رہے۔ آپ نے اسکو کتابوں میں تحریر فرمایا۔ زبانی طور پر آپ کے خاندان میں یہ بات جلی آرہی ہے کہ آپ نے تقریباً چار سو

---

[۱۲] حدیقۃ الاولیا ص ۲۶۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

کتابیں لکھیں۔ مگر چونکہ آپ کی تمام اولاد تبلیغ کے لئے میدانوں اور پہاڑوں میں پھرتی رہی، اس لئے کتابیں محفوظ نہ رہ سکیں۔ جو کتابیں مل سکی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ شرح غوثیہ بخاری | آپ نے بخاری شریف کی یہ شرح ۱۱۳۱ھ میں لکھی۔ یہ ایک ضخیم علمی کتاب ہے۔ ۱۷۱۹ء میں یہ شرح سات سو انیس صفحوں میں طبع ہوئی۔ جو کہ شرح غوثیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ شرح علم حدیث میں ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ حدیث شریف کے متعلق جتنے علوم [illegible] شرح میں آپ نے حل فرمائے ہیں۔ اس شرح میں علاوہ [illegible] متعلقہ علوم کے اسماء الرجال کو مکمل بیان کیا ہے۔ [illegible] علی احمد شیخ الحدیث رد نے جب یہ شرح ملاحظہ [illegible] کے سامنے یہ محفوظ تھی جس کو دیکھ کر آپ نے شرح [illegible]

مولانا عبدالحق محدث دہلوی [illegible] سے بہت متاثر ہوئے ہیں [illegible]

[illegible] میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

چنانچہ آپ خود اس رسالہ میں قمطراز ہیں کہ طالب کو اگر اس راہ کی طلب ہے تو پہلے مرشد پکڑے۔ کہ اس کے سوا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر مرشد نہ مل سکے تو جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہوا ہے اس پر عمل کرے۔ اگر کما حقہٗ عمل ہو گا تو منزلِ مقصود تک پہنچے گا۔

اس رسالہ میں ایک دیباچہ اور چھ فصلیں ہیں۔

دیباچہ میں ذکر مدام۔ اور فکر تمام۔ اکمل حلال، صدق مقال وغیرہ پر بحث ہے۔

پہلی فصل شریعت کے بارہ میں ہے۔ نماز کی پابندی ہونی، استفادہ کا طریقہ۔ حضورِ پرنور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود۔ طریقہ تہجد۔ طریقت سے کیا مراد ہے۔ اور ذکر کے طریقوں کا بیان ہے

دوسری فصل میں ان مراقبوں کا ذکر ہے۔ جو ذکر کے بعد کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مراقبہ حضور۔ مراقبہ شہود۔ مراقبہ معیت۔ احاطہ ذاتیہ۔ اور نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

تیسری فصل حقیقت کے بیان میں ہے۔

چوتھی فصل معرفت کے بیان میں ہے۔

پانچویں فصل مراتبِ وجود اور ظہورِ حق کے بیان پر مشتمل ہے

چھٹی فصل میں اپنے مرشد والد محترم کا تذکرہ۔ اور جو مشکلات کا سامنا ہوا۔ ان کا ذکر ہے۔ اور آخر میں دعائیہ کلمات درج کئے ہیں۔

---

[1] اس رسالہ کے مقدمہ نگار مولوی عبدالحق صاحب ہیں۔ آپ کا یہ مقدمہ حسن میں امیر مینائی کا کچھ حصہ۔ اور سراج الحق نقشبندی کے نام سے اردو میں شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ ہدایت ہی نامکمل ہے۔ اس میں صفحہ ۳ سے لے کر صفحہ ۳۰ تک کا مضمون سوائے دعوت کے الیاری، دکن سے چھپا ہے۔ اس کتاب میں وطن کا نام نہیں ہے۔ البتہ دعوت کے صفحہ ۱۲ پر ترجمہ میں کسی مولوی کی ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com
Marfat.com

۴۔ رسالہ ذکر جہر | اس رسالہ میں قرآن مجید، احادیث شریف، کتب فقہ، اور کتب علمائے کرام سے مدلل طریقہ سے ذکر جہر کا ثبوت دیا ہے۔ اور نہایت ہی احسن وجوہ بیان فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ عربی میں قلمی ہے۔

۵۔ ترجمہ قصیدہ غوثیہ شریف فارسی | قصیدہ شریف کی، اہم فہم اور صوفیانہ شرح ہے۔ صرف اور نحو کے مشکل مقامات کو نہایت آسان طریقہ پر حل فرمایا ہے۔ حاشیہ شاعد، درود شریف پر عبد العفار لاہوری، نے ۱۳۲۸ھ ایکہزار تین سو اٹھائیس ہجری میں شائع کی تھی۔ اس شرح کا نام انہوں نے شرح حسرہ رکھا ہے۔

۶۔ اسرار التوحید عربی قلمی | یہ کتاب توحید کے موضوع پر ہے۔ کلکتہ (بھارت) میں مولانا عبد الرؤف دانا پوری مصنف اصح السیر کے کتب خانہ میں ہے۔ حضرت شاہ محمد غوث، نے خود اس کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ جب فصوص الحکم مصنفہ ابن العربی، کا مطالعہ کرتے تھے تو آپ کو دو مقامات پر بہت اشکال وارد ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں ایک تو وحدت مطلق کی تحقیق اور مرتبہ کثرت کے ظاہر ہونے کی کیفیت۔ دوسرا خاتم الاولیا کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا، اسی اثنا میں حضرت شیخ ابن العربی، اور شیخ صدر الدین قونیوی، کو جو کہ شیخ کے اجل اصحاب سے تھے۔ معہ مولوی جامی، کے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے ہر دو مسئلوں کو خاکسار کے سامنے حل [illegible] سمجھا دیا، جب میں بیدار ہوا تو میری تسلی تھی۔ بلکہ ام جو اس کے حد تو یہ [illegible] جو قضیہ وارد ہوتا ہے ایسا صاف ہو جاتا ہے [illegible] سے حاصل ہوا ہے۔ اور جو شخص ان مسئلوں [illegible] آجاتا ہے کہ ناسمجھی کے ساتھ [illegible] ذرا بھی سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۷۔ حاشیہ قرآن مجید | آپ نے قرآن مجید کا حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں فقیر نور محمد قادری سروری کے کتب خانہ میں ہے۔ واللہ اعلم

ان کے علاوہ منطق۔ فلسفہ۔ اور ادبیات کی کتابوں پر آپ نے شرح تحریر فرمائے ہیں مگر ان کتابوں کا پتہ نہیں چل سکا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید میر عابد شاہ رح

۲ سید میر شاکر شاہ رح مدفون جلال پور کیکنان ضلع جہلم۔

۳ میر سید شاہ میر رح

۴ میر سید باقر شاہ رح

یارانِ طریقت | چاروں فرزند بھی آپ کے مرید تھے۔ ان کے علاوہ خلفاء یہ ہیں۔

۵ حافظ محمد سعید رح

۶ حافظ محمد صدیق رح

۷ شیخ محمد غوث رح

۸ شاہ غلام صاحب رح

۹ شیخ وجیہ الدین المعروف بہ زاہدی مدفون مزنگ لاہور متوفی ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۸ء۔

تاریخ وفات | سید شاہ محمد غوث کی وفات ستر ہویں ربیع الاول ۱۱۵۲ھ ایکہزار ایک سو باون ہجری مطابق چوبیسویں جون ۱۷۳۹ء ایکہزار سات سو انتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی ۲۲ھ بائیس جلوسی تھا۔ آپ کا مزار بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ کے مزار کے پاس سنگِ مرمر کی چار دیواری ہے۔ پاس مسجد فراخ اس میں وضو کے واسطے تالاب (حوض) نیز مسافروں کیواسطے حجرہ جات بنے ہوئے ہیں۔ میں (شرافت) بہت دفعہ زیارت مزار شریف سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مادہ تاریخ ہے "عظیم الفوائد" ۱۱۵۲ھ

Marfat.com
Marfat.com

محمد مخدوم

حافظ محمد مخدوم رہتاسی رح

آپ علامہ زمان۔ فقیہ دوران۔ حافظ قرآن تھے۔ آبائی وطن موضع چک حافظاں ضلع گجرات تھا۔ علم حاصل کرنے کے لئے قلعہ رہتاس ضلع جہلم میں چلے گئے۔ ایک دفعہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ہوردی سابرندیالوی رح وہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے باطن کو مشاہدہ کر کے حلقہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ کبھی سالک کبھی مجذوب ہوتے۔ حالت جذب میں آپ سات آٹھ دن تک کچھ نہیں کھایا کرتے تھے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"بزرگ حیلے مہربان بود ندا و ہ گاہ کہ مست میشد چند [illegible]

چیزے نمیخورد" [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ [illegible]

۱۷۳۳ء کے بعد از سال موجودہ عیسوی ۱۲۰۰ سال [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی صفحہ ۳۰۰ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۰)

معروفہ

بی بی معروفہ رح

آپ عارفاتِ کاملات اور صالحات سے تھیں۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سابنیالوی رح کے حلقہ ارادت میں تھیں۔ اُن کی نظرِ تجلّی اثر سے آپ کی حالت دگرگون ہو گئی۔

تقوے | آپ نہایت پرہیزگار تھیں۔ مشتبہ طعام کی ماہیت آپ کو معلوم ہو جاتی تھی۔ اور آپ اُس سے بچ جاتی تھیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"اگر کسے طعامِ ناوجہ و شبہ پختہ پیش او آوردے ماہیتش معلوم کردے" [1]

عشقِ حقیقی | آپ ہر وقت عشقِ حقیقی کی آگ میں جلتی رہتی تھیں۔ اگر کبھی آپ کو وجد ہوتا تو آٹھ پہر تک مست و بیخود رہتیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"ہر گاہ کہ بر و وجد و حال روئے دادے ہشت ہشت پاس مست بماندے" [2]

کشف و کرامت | آپ کو کشف کی سب قسمیں حاصل تھیں۔ کشف القبور، کشف القلوب، کشف ملائکہ آپ کو حاصل تھا۔ آسمانی فرشتوں کی خبریں دیا کرتیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مسماۃ معروفہ را حالے بود کہ ملائکہ آسمان و حقیقتِ اہل قبور و قلوب بر و مکشوف بود۔ یعنی کشف قبور و قلوب و ملکوت داشت" [3]

کئی مریض آپ کی دعا سے صحت پاتے تھے۔ اکثر لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔

زمانہ وفات | بی بی معروفہ رح سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکی تھیں۔

---

[1] [2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۶۲ [3] ایضاً صفحہ ۲۶۱ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۱)

مموں

شیخ مموں لاہوری رح

آپ کا نام محمد مشہور مموں تھا۔ لاہور میں گھوڑوں کی سائیسی کرتے تھے۔ پھر سارا وقت چھوڑ کر حضرت شیخ سمیر قلندر لاہوری رح کے مرید ہو گئے۔

خدمات مرشد | آپ دن رات اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہتے۔ رفیق القلب تھے۔ ہر وقت گرم تیمارداری کرتے تھے۔ اور فقیروں کی خدمت دل و جان سے کیا کرتے تھے۔ تصانیف ہے

شب و روز بے خدمت پیر بود ۔۔۔ ہمہ کس را بجوں خدمت باید بود

بداد ہے آب با تشنہ مول حلال ۔۔۔ دگر با لقمۂ تمیار شیں بود وبال حلال

شب و روز بے گر بکار ہے بود ۔۔۔ سزائے جہل در دنیا چہ شیں بود

واقعہ وفات | آپ بیمار ہوئے تو علاج نہ کروائے۔ اور کہا کہ موت حلال ہے

وصال تصنیف ہوا ہے۔ پھر کچھ عرصہ بیمار رہ کر وصال فرما گئے۔

تاریخ وفات | آپ کا وصال ۱۰۶۰ھ میں ہوا۔ اور کچھ عرصہ بیمار رہ کر

صاحب مرحوم نے اس جگہ پر وفات پائی

فی سبیل اللہ کا نام سنا ہوا تھا

لہ تصانیف قوت القلوب ۲۰۱۹ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۲)

مُنی رام

مہتہ مُنی رام رُہتاسی

قلعہ رُہتاس ضلع جہلم میں فوجدار تھا۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار ساہنپالوی رح کی جناب میں ارادت رکھتا تھا۔ اونٹ، خیمے، تانبے کی دیگیں، طشت اور نقد و جنس ہر قسم کے نذرانے پیر روشنضمیر کی خدمت میں پیش کیا کرتا۔ اس کی اولاد بھی اسی درگاہ سے فیض یافتہ تھی۔ ہندو لوگ اس سے مستفید ہوتے تھے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے

"شتر رح و خیمہ رح و دیگہائے مس و طبقہائے مسی و نقد و جنس دیگر بسیار نیاز آورد و تا حال اولاد او ہمہ معتقد ست"[1]

زمانہ وفات | اس کی وفات سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے ہو چکی تھی۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۴ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۳)

میر کلاں

سید میر کلاں پیر گیلانی رکھیاھی رح

آپ حضرت غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی اولاد امجاد سے تھے۔ اور دہلی کے نواح میں سکونت رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت آپ نے معلیہ خاندان میں نہایت عروج واقتدار حاصل کیا تھا۔ فوج کے سپہ سالار تھے۔ بڑی بڑی شجاعتیں واولوالعزمیاں آپ سے ظہور میں آئیں۔ آپ کی طبیعت میں غیظ وغضب اور جوش کا جذبہ زیادہ تھا۔ قریب وجوار کے لوگ آپ کی سخت گیری سے نہایت تنگ آگئے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سید حافظ قائم الدین رقند از پاک پتنی رح کا وہاں ایک موچی کے ہاں ورود ہوا۔ اس موچی نے حافظ صاحب کے سامنے آپ کے مظالم کا شکوہ شکایت کیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ جس وقت وہ ادھر سے گذرے ہم کو اطلاع کرنا۔ اتفاقاً آپ شکار سے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھر سے گذرے۔ حافظ صاحب کو متلایا گیا کہ یہی میر صاحب ہیں۔ انہوں نے نظر بھر کر آپ کی طرف دیکھا۔ آپ گھوڑے پر سے دو قلابازیاں کھا کر گر پڑے۔ بہت علاج کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے بتایا کہ اولیاں موچی کے ہاں ایک باکمال درویش آئے ہوئے ہیں۔ آپ کو بھی لے گئے۔ حافظ صاحب نے آپ کی عورت کو توڑنے کے لئے فرمایا کہ اٹھ کر اپنے موچی کی ماں [illegible] آپ اٹھ کر چل دی۔ [illegible] ہوا اس وقت حافظ صاحب [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

علاقہ پوٹھوہار میں ورود | کچھ عرصہ آپ نے حافظ صاحب کی خدمت میں بسر کیا۔ اور مجاہدات میں سرگرم رہے۔ مرتبہ فنا فی الشیخ آپ کو حاصل ہوا۔ ایک دن حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ تم علاقہ پوٹھوہار میں چلے جاؤ۔ وہاں تم سے بے شمار مخلوق فیضیاب ہوگی آپ نے اپنے پیر و مرشد کی ضمیر سے خلافت پاکر پوٹھوہار کی طرف رخ کیا۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ اور ایک قوال جس کا نام تھا۔ اس علاقہ میں آکر موضع قاضیاں میں ایک قاضی کے گھر ڈیرہ کیا۔

دکھیاڑہ میں سکونت | آپ کا معمول تھا کہ دن کو دنیوی کاروبار میں مصروف رہتے۔ اور رات کو پوشیدہ طور پر دریا یا پانی کے کنارہ پر جاکر یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ کوئی شخص آپ کے حالات سے واقف نہ تھا۔ ایک رات موضع قاضیاں کے قریب ایک تالاب کے کنارے آپ یاد الٰہی کر رہے تھے۔ کوئی مسافر پاس سے گزرا۔ دیکھا کہ آپ کے تمام اعضا علیحدہ علیحدہ پڑے ہیں۔ اور ہر ایک ٹکڑا سے اسم ذات کی آواز آرہی تھی۔ آپ مسافر کے پاؤں کی آہٹ سے فوراً بحالت اصلی ہوگئے۔ اور کلمہ طیبہ پڑھ کر گاؤں کو روانہ ہوگئے۔ اس کرامت کا اکثر شہرہ زبان زد ہوا۔ تو آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ اور موضع دکھیاڑہ میں سکونت اختیار کی

کرامات

فتوح غیبی | آپ ہر سال حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عرس پر چاولوں کا ٹھیکرا تھا تقسیم کرتے ہوئے وہ ختم ہوگیا۔ خادموں نے عرض کی۔ کہ یا قبلہ ابھی لوگ روٹی کھانے والے بہت باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مکان کے چھت کو سوراخ کرو۔ سوراخ کرنے کی دیر تھی کہ چاولوں کے تودے خوب پکے ہوئے گرم اور شیریں اس میں سے گرنے لگے۔ سب اور ہمسائے کا یہ ابوا نطارہ لوگوں نے دیکھا۔ اور سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔

مُردہ کا زندہ ہونا | ایک مرتبہ آپ سفر کرتے ہوئے موضع کرنب گوجراں کے پاس سے گذرے جسورہ قوال بھی ہمراہ تھا۔ ایک ضعیفہ کے رونے کی آواز آئی۔ اس کا دردناک

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

ن

(۱۰۴)

نانک

میاں نانک گجراتی رح

باندہ کا پیشہ کرتے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان برخوردار ی ساہنیالوی رح کے خاص یاروں سے تھے۔ صاحب کرامات وخوارق تھے۔ شہر گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

ایکدن کسی شخص نے کہا۔ فقیروں کے پاس جاکر تم نے کیا حاصل کیا ہے۔ آپ نے جوش میں آکر اپنا ہاتھ دراز کیا، اور کہا دیکھ۔ اُس نے دیکھا تو آپ کے بال بال سے ذکر الٰہی جاری تھا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"در جوش آمدہ دست خود را دراز کردہ گفت کہ ببیں موئے موئے من ذکر الٰہی میگفند۔ چوں مشاہدہ کردند۔ از ہر موئے او ذکرے برآمد"

زمانۂ حیات | آپ سالِ تصنیفِ تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۵)

نکّا

میاں نکّا دہلوی رح

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ، ؒ کے معزز درویش تھے۔ اپنے مرشد صاحب کے ساتھ بطور خادم دہلی گئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہاں ایک کنجری پر عاشق ہو گئے۔ اور اُس کا عشق یہاں تک غالب ہو گیا کہ دیوانہ اطوار ہو گئے۔

نہ از خود خبر داشت نہ از بروں — چو مجنوں شدہ بیخود از حوالیتن
نہ آگہ ز دستار نہ از سر خبر — بلے این چنین ست عشق اے پسر [1]

جب حضرت شیخ صاحب کو اس بات کا پتہ چلا، تو انہوں نے ایسا تصرف کیا کہ وہ عورت نائب ہو کر مسخر ہو گئی۔ اور میاں نکّا کے ہمراہ ہو کر حضرت صاحب کی مرید ہو کر یادِ حق میں لگ گئی۔ کذا الرحمت میں ہے۔

ہمراہ نکّا بخدمت رجوع — شدہ کرد در یادِ ایزد رجوع [2]

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۴۰ [2] ایضاً ص ۱۴۱ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۶)

نوبہارشاہ

بابا نوبہارشاہ

آپ حضرت خواجہ بخت جمال ترانداز جھنگی والا رح کے مخلص خلیفوں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ ارشاد جاری ہے۔

شجرہ فقرائے بابا نوبہارشاہ رح

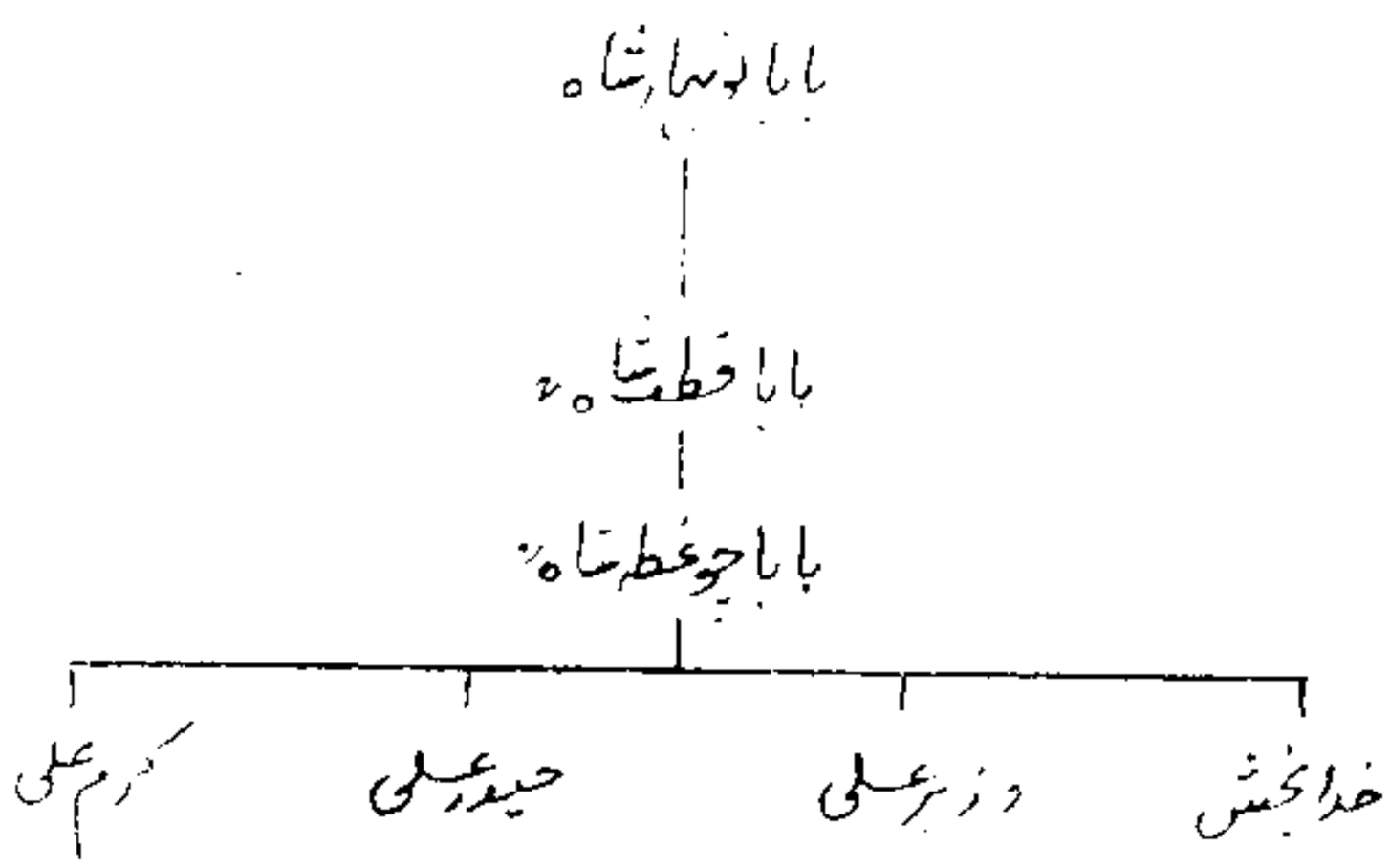

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۷)

نوراللہ

سید نوراللہ ساباتوی

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساباتوی کے یاران خواص میں سے تھے۔ صاحب تذکرہ دلشاہی نے عصمت اللہ شاہی حلقہ میں آپ کا نام اس طرح لکھا ہے۔

"سید نوراللہ ساکن ساباتوں مریدانشاں شد" [1]

تذکرہ دلشاہی کے نسخہ الف میں آپ کا مقام ساباتوں لکھا ہے۔ اور دوسرے نسخوں میں ساباتہ لکھا ہے۔ اگر ساباتہ صحیح ہو تو اس نام کا ایک قصبہ باسرت تحصیل سیالکوٹ میں آج بھی موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آپ وہاں کے رہنے والے ہوں۔

سنہ وفات: آپ سال تصنیف تذکرہ دلشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سینتیس عیسوی سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تذکرہ دلشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۲ ۔ ۲ ۔ ت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰۸)

نور محمد

میاں نور محمد لاہوری رح

آپ قوم کنبو سے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے مریدوں سے تھے۔ طلب حق کے واسطے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ انہوں نے توجہ کی۔ اور یاد حق میں مشغول کیا۔ تو آپ کا دل روشن ہو گیا۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

ے

بیاد حق شدہ روشن بدل نور شدہ ظلمت ہمہ از جان او دور[1]

کاشتکاری آپ کی کچھ زمین دریائے راوی کے کنارہ پر تھی۔ اپنا کنواں تھا۔ کاشتکاری کیا کرتے۔

ے

مراورا بود چاہے با زمینے زراعت کردے آں پر نور دیے[2]

---

[1] تحائف قدوسیہ قلمی ص ۳۷۴۔ [2] ایضاً ص ۳۷۵۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ھ

(۱۰۹)

ہدایت اللہ

شیخ ہدایت اللہ مفتونؔ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برجوداری ساہنیالوی کے ارشد خلیفوں میں سے تھے۔ نام ہدایت اللہ۔ تخلص مفتون تھا۔ فارسی اور اردو میں آپ کا کلام پایا جاتا ہے۔ آپ کی چند نظمیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

غزل

از گردش سیاحی سیماب پیکرم ساخت — آن جید رصفدر نفسم را علم را
اسپ چہ کلاں خورد بہر رنگ کہ باشد — صباح خدا کرد چہ داد بدہم
اکنوں چو قدم میر سیادہ نتوانم — کم طاقت دہم اہل پاسے کہم
نقصان بہ ہدایت زازل آمدہ بیت — شاہاں چہ شفیع اوہاں چہ علم

غزل

شہ دلدار شہ سلطان شہ مولا شہ ملہم — [illegible]
[illegible] — [illegible]

بیت

[illegible] — [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

ریختہ اردو

کیا دوس دیوں خدائی رے — تیرے درد فراق ستائی رے
مجھ مکلی کیے لو کائی رے

اب مجھوں ایہ دستور ہو یا

اس رہوں مجھ کو جھکیا ہے — میں اس کا کیا بھی لیا ہے
بن پیا نہ ہیا دیا ہے — اب سانچ سانچ کہدیا ہے

ایہ تن من جگ نور ہو یا

ہوئی ہوئے سو ہوئے رہی — میں آنکھوں لاکھوں روئے رہی
میں اپنا آپے کھوئے رہی — اکھ روئی زرداں ہوئے رہی

ایہ دیکھ حشر کا شور ہو یا

تجھ لئے تھ دیا لے جانا ہے — پھر آنا نا نا جانا ہے
نہ آنا ہے نہ جانا ہے — آد سمجھ لو جھ نے دانا ہے

کہہ بیا بنا منظور ہو یا

ایہی اوہی ادہ کرتے ہیں — اس ہے ہے تھیں نہ ڈرتے ہیں
کہوں لڑتے پڑتے مرتے ہیں — ایک دوسرے سے اڑتے ہیں

ایہ دنیا کا دستور ہو یا

جب ملک الموت بھی آوے گا — کر پکڑ باندھ لے جاوے گا
نقارہ کوچ بجاوے گا — کل عالم حسن لپتاوے گا

کوئی فقر حضور ہو یا

عصمت اللہ شاہ ولایت ہیں — رہے بھون تجھے ہدایت ہیں
بیا آپ رحمانی آیت ہیں — شہ توشہ سے جو کفایت ہیں

سب اس کا یہ ظہور ہو یا

Marfat.com
Marfat.com

ریختہ

مست نہیں روزِ الستِ ازلی سوں — گمراہ ہو یا بھول پڑا تیری گلی سوں
دُنیا کے مسئلے و غم اندوہ نہ دیکھا — جس دن سوں کیا ہے چھوٹا باتو سنگلی سوں
گھونگٹ کو اُٹھا کھول دیا درس پیانے — جیسا نکسا چاند چودھویں کا بدلی سوں
صبح سویلے جو چلے چال سجن بسپت — تب بہت گیا بھاگ یہاں بن کجلی سوں
آہوئے ختن نے کیا ہے رم تجھ کوں دیکھ — از رشکِ تیری چشم سے چین و چگلی سوں
از بسکہ گل رُوئے تو جاناں بشمامہ — زاں بوئے شدہ خفی ہم گُل کی کلی سوں
گہ گاہ دمک دانتوں تیروں سے فلک پر — یک پرتو ہ افتاد نشانِ بجلی سوں
لب پان سے نازک تجھ غنچہ دہاں کی — لالہ ہویا ہے داغ بدل چاک کلی سوں
گہ ناز و کرشمہ گہے از عشوہ و غمزہ — حرفے نمکش شیریں مصری کی ڈلی سوں
ہر یک کفِ دست و دہ انگشت نگارم — بس نرم و ملائم ز رواہوں کی ہیلی سوں
خوش خال و خطِ خاص رُخسارِ نیرت — چوں مردمِ موہوم بعینہٖ و صلی سوں
در ہند ہمہ رندچہ در بلخ و بخارا — جانباز نکت ہوں بھیلے سجھے دلی سوں
یک نکتہ اسرار السینہ ز قضا قدر — کافی ز نگہ پوشہ از خفی جلی سوں
خدمت سوں تفاوت نہ کرو ڈرو خدا سوں — پرہیز کرو ظالم تم بے عدلی سوں
پڑھ کر ہوئے ہیں حافظ ملا بعمل نیک — حکمت نہ کریں کامل اکمل اصلی سوں
کیا ایلچی رعونت ز عجب خودی و تکبر — اگر ہیں نہیں لوجہ کمال و تجلی سوں
ہر دم ہم تفتن یاک جہاں — حمد و صلی و کرم الطاف از ما اصلی سوں
پڑھ علم نہ ہو قاضی و مفتی تو کہیں کا — محمد ہیت ہو دست نزلی ہو

گلبانگ یکا رابت سنو دل سوں ھدایت
ظلل ابدی ہر دو قسم ہست علی سوں

Marfat.com
Marfat.com

ریختہ

درکیدے بہ نیم دمی تب خبر پڑی — اجلم بہ سیس آئے کھڑی تب خبر پڑی
کل کل سو یا ہوں سیانا گل نہ بیل پڑی — پل پل ہوں پلک جھلک دھری تب خبر پڑی
طاقت رہی نہ بولنے کی سدھ سبھی ٹلی — چسماں نے آ سریز دھری تب خبر پڑی
شہد و شکر جیہ شیریں شیرد جیہ شربتے — پیتے پیتے صراحی بھری تب خبر پڑی
سلسل میری خوشی دیکھی خاصہ پہرتی — اب دیہ خاک ہوں لیپری تب خبر پڑی
جانم وداع فدائے جدا ہو چلے گی جب — رہنے نہ ہلے ایک گھڑی تب خبر پڑی
کھارے مجھے چڑھائے کے جوڑے بہرائے کے — سنگار سب بنائے کھڑی تب خبر پڑی
ڈولی ہوں ڈارنے کے چلے جب ہوں بھوتیں — لے چل چلو پکار پڑی تب خبر پڑی
گھونگٹ کوں کھول لحد میں دھرا کھ سب گئے — کیا دو رو مار مجھ کو دھری تب خبر پڑی
منکر نکیر بہیاں پکڑ کے اٹھاوتے — گرز آتشیں کی سلیس جڑی تب خبر پڑی
سب دست و پاؤ آنکھوں سر تن بدن تمام — ماٹی ہوا ستخوان بھری تب خبر پڑی
مفتوں جو نہیں میرا کوئی بیاں حدا
جب ایک کی ہی اوٹ دھری تب خبر پڑی

ریختہ

تیرا جمال دیکھے گھر بار بھول جاوے — سب فیل قال لیکھے سنسار بھول جاوے
تجھ سوں لگن لگاوے سب کچھ اوجھاں پاوے — تب مال بڑا پاوے ہو یار بھول جاوے
تجھ راہ کے بیچ بیٹھے ہوئے سر نہ اٹھے — دل دیا دے کے بیٹھے سب کار بھول جاوے
محراب ابرو اپنا جس کو کبھی دکھاوے — قبلہ نما کی آنکھوں کردار بھول جاوے
خال سیہ تو مانی رو رنگ دیکھتا ہے — نقش ہاتھ پھسل قلمش بہ نگار بھول جاوے
انگن ہمارے ساجن جب کب لشکتا آوے — کبک و تدرو بیند رفتار بھول جاوے

Marfat.com
Marfat.com

گر گاہ گر بگلشن افتد گذر بسیرش
بلبل بگلرخ تو گلزار بھول جاوے

نین نکونی نرگس تسپدن تجھی کو نگران
پاکھیچ پیچ حیران بیمار بھول جاوے

سنبل بفشہ سوسن زلفت اگر جو دیکھے
در پیچ وتاب آپس صد بار بھول جاوے

جھٹک جھٹک جھٹک جھٹاجھٹ پٹا پٹک
رفرایکے دیکھا جھورے بستار بھول جاوے

جھجل جھبیلا جھیل جھلے جھپ کرے جھکاوے
سرو یا برسنہ ہووے سلوار بھول جاوے

نعمان صعو فلاطون بقراط او رعالم
حکمت تیری کے آگے لاچار بھول جاوے

رستم ہزار دستاں آوے نہ آوے کوئی
صد لاکھ صد ہزاراں بسیار بھول جاوے

رانوت بدھی کھلاری اگو تیری سواری
بانکی پیچ کاری تلوار بھول جاوے

یارب تیرے مقفل پر عاصی امیدواراں
حفظ اپنے ہوں راکھے محار بھول جاوے

جس دل موں درد تیرے تسکول ہی دیگر ہے
اس رہبنی ضمیر ھے اغیار بھول جاوے

مفتوں ہدایت اللہ تجھ یار دل میں بستا
نیم نگہ کی اس توں ہشیار بھول جاوے

رباعی

چشم ہے یا قول یا یہ حسن خدا داد ہے
ذوالجلال عاشقوں کو دیدۂ دیدار ہے

تجھ مکھ تئیں قرآں کہوں یا صورت رحماں کہوں
یا یوسف کنعاں کہوں ایہو تو ہی ہے

شد حیران تو بے حدت در شمار نہ بہ
محو جمال صاحب حسن بے مثال ہے

صف ناز سوں تو سر جھکا سر شے کھا امر ہے
عاشق کا یہ گلہ ہے محمد یہ کمال ہے

مفتوں ہدایت اللہ

Marfat.com
Marfat.com

(۱۱۰)

ھرنی شاہ

میاں ھرنی شاہ ترقپوری رح

آپ کے متعلق اختلاف ہے کہ کس خاندان سے تھے۔ اس کے بارہ میں متعدد روایات ہیں۔ (۱) کتاب گلزار نوشاہی (فیض مصطفائی) میں بحوالہ تحریر مولوی عبدالرحیم بن حافظ مستقیم ترقپوری لکھا ہے کہ آپ کا نام امانت علی المعروف ھرنی شاہ تھا۔ والد کا نام عبداللہ بن ہدایت اللہ قوم کھوکھر ساکن ستکھرہ تھا۔

(۲) ۱۲۳۹ھ ایکہزار دوسو انتالیس ہجری (۱۸۲۴ء) کی ایک قلمی دستاویز جو میاں الٰہی بخش و میاں معصوم شاہ کا آپس میں صلحنامہ ہے۔ اُس پر تحریر ہے۔

"منکہ معصوم شاہ بن ھرنی شاہ بن عبدالرحمٰن فقیر نوشاہی ام" اس عبارت سے آپ کے والد کا نام عبدالرحمٰن ثابت ہوتا ہے۔

(۳) ۱۲۷۸ھ ایکہزار دوسو اٹھتر ہجری (۱۸۶۱ء) میں کتاب ثمرات القدس مولوی سعداللہ بھٹی ترقپوری رح نے کتابت کی اُس کے دستخط میں لکھتے ہیں۔

"پاسخالم میاں الٰہی بخش بن میاں ھرنی شاہ جیو بن شاہ محمد مراد جیو" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ حضرت شاہ مراد ترقپوری رح کے حقیقی فرزند تھے۔

(۴) کاغذات مال ۱۸۵۶ء (۱۲۷۳ھ ایکہزار دوسو تہتر ہجری) کے بندوبست میں لکھا ہے "میاں الٰہی بخش ولد ھرنی شاہ ولد شاہ مراد"

میرے خیال میں میاں ھرنی شاہ کی ولدیت حضرت شاہ مراد سے ہی صحیح ہے۔ کیونکہ میاں الٰہی بخش صاحب جو معصوم شاہ صاحب سے عمر میں بڑے تھے۔ اُنہوں نے کتاب کے

Marfat.com
Marfat.com

دستخط میں۔ اور کاغذاتِ مال میں اپنے دادا کا نام شاہ مراد لکھایا ہے۔ اور جو کچھ پوتے کو اپنے دادا کے متعلق یقینی علم ہوتا ہے وہ اجنبی کو نہیں ہو سکتا۔ نیز کتاب کا کاتب خود ترقیور کا باشندہ ہے۔ اور شہریوں اور ہم وطنوں کو ذاتی طور پر ایکدوسرے کے باپ دادا کا پتہ ہوتا ہے۔ لہٰذا رحمٰن کا میاں ہرنی شاہ کو شاہ مراد کا بیٹا لکھنا بھی ایک مستند دلیل ہے۔ اور جو میاں معصوم شاہ والی دستاویز میں ہرنی شاہ ولد عبدالرحمٰن لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت شاہ مراد رح کا اصلی نام عبدالرحمٰن ہو۔ اور لقب شاہ مراد ہو۔ بہرکیف حضرت میاں ہرنی شاہ صاحب رح شاہ مراد ترقیوری رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت ۱۱۴۱ھ (یکہزار ایک سو اکتالیس ہجری مطابق ۱۷۲۹ء ایکہزار سات سو انتیس عیسوی میں بمقام ترقیور، ضلع شیخوپورہ ہوئی۔

وجہ تسمیہ | آپ کا نام ہرنی شاہ تھا۔ مگر مشہور بات یہ ہے۔ کہ آپ نے حضرت شاہ مراد صاحب رح کو اُن کی وفات کے وقت ہرنی کا معجزہ (پنجابی منظوم) سنایا۔ تو انہوں نے خوش ہو کر آپ کو ہرنی شاہ کا لقب دیا۔ [1]

علم و فضل | آپ صاحب علم، فضل و زہد و عبادت تھے۔ دینی علوم میں کمال رکھتے تھے۔ آپ کے اخلاق بہت اچھے تھے۔ اپنے مشائخ طریقت سے محبت رکھتے۔ ہر سال بلاناغہ عرس مبارک شہر ترقیور پر حاضری دیا کرتے۔ بہت سے فقراء درویش ہمراہ ہوتے۔ [2]

کرامت

ایک منکر پر عبرت | میاں [illegible] شاہ [illegible] آپ کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

دونوں نے بیعت ہونے کی التجا کی۔ شاہ صاحب نے خواجہ غلام محی الدین کو مرید کر لیا۔ اور توجہ باطنی سے فیض عطا فرما دیا۔ لیکن سکندر شاہ پر کچھ التفات نہ کی۔ اس نے عرض کیا۔ مجھ پر بھی کچھ فیض بخشی ہو جائے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ قصوری کا حصہ مل گیا۔ تمہارا حصہ نہیں ملا۔ چنانچہ وہ مسیاں سرفی شاہ کی غیرت سے ساری عمر ناکام ہی پھرتا رہا۔

کتابی شوق

آپ کو تصوف۔ فقہ اور عقائد کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ علم و علما سے محبت رکھتے۔ مولوی شیخ محمد کاتب شرقپوری رح سے آپ کو بہت محبت تھی۔ ان سے کتابیں تحریر کرایا کرتے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تین کتابوں سے دستخط تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط۔ ارشاد الطالبین مصنفہ شیخ جلال الدین محمود تھانیسری رح

تمت هذا الكتاب بعون الملك الوهاب بيده الضعيف النحيف العاصي الراجي الى رحمة الله تعالى مُلّا شيخ محمد لخاطر العزيز الكامل العارف بالله ميان هرنى شاه جيونى سنة الف ومائة وثمانون من هجرة المعظمة الشريفة المزكية فى يوم الخميس تسعة وعشرين من شهر ذى الحجة فى موضع شرقپور حفظه الله تعالى من جميع الافات الدوران والبليات آخر الزمان۔ آمين رب العالمين۔ تحريرياقت۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم

شہ مولوی شیخ محمد صاحب قوم بھٹی سے تھے۔ صاحب علم و فضل اور خوشنویس بے کمال تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ مولوی سعد اللہ کاتب۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی غلام علی۔ تینوں صاحب علم تھے۔

شہ یہ خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ۱۲ شرافت ۱۱۸۰ مطابق ۱۸ مئی ۱۷۶۷ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

دستخط تیسیر الاحکام مصنفہ ہذا باشارات الدین تمس عمرہ دوست آبادی

"تمت تمام شد ھذا النسخۃ المسمی بتیسیر الاحکام فی علم الفقہ
سوانح چہاردہم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر روز یکشنبہ بخط فقیر حقیر بی تقصیر
شیخ محمد غفر اللہ ولوالدیہ برائے خاطر عاطر حقایق و معارف آگاہ دیانت و اتقا
در موضع ترقیوہ در سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و یک ہجری مقدس بعلق فرکی تحریر افت

(۳)

دستخط شرح قصیدہ لامی

تمت تمام شد شرح قصیدہ لامی بخط فقیر حقیر شیخ محمد غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ
و ستر عیوبہ بتاریخ [illegible] ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۲۳ [illegible]
الآفات والخطیئات [illegible] یکصد و [illegible] ہجری مقدس بعلق [illegible]

[illegible]
۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]

یا [illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تبرکات | آپ کے متعلق درجہ ذیل تبرکات اولاد کے پاس موجود ہیں۔

۱ ٹوپی گول۔ پھولدار کپڑے سے بنی ہوئی۔

۲ ٹوپی چار گوشہ والی۔ جس کے سامنے یا اللہ۔ اور دائیں یا محمد۔ اور بائیں یا علی لکھا ہے۔

۳ تہبند۔ کپڑا سوتی باریک چار خانہ۔ سیاہ کلیسری اور سفید رنگ ہے۔

۴ عصا۔ یعنی لاٹھی۔

تاریخ وفات | میاں ھزنی شاہ صاحب کی وفات بعمر چورانوے[۹۴] سال کلیسری[۳] ذی الحجہ ۱۲۳۵ھ ایکہزار دوسو پینتیس ہجری۔ بروز سوموار۔ مطابق گیارہویں ستمبر ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی بحوالق ستائیسویں بھادوں سمت ۱۸۷۷[۲۷] ایکہزار آٹھ سو ستتر بکرمی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ سنہ ۱۱[۱۱] جلوسی تھا۔

آپ کا مزار حسب وصیت حضرت شاہ مراد کے روضہ اقدس سے ناپر قدموں کی طرف بنایا گیا۔

اندرون قصبہ ترقیوری ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"طلوع خورشید" ۱۲۳۵ھ

برکات مزار شریف | مولوی محمد امین ترقیوری کتاب اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی صفحہ ۱۹۶[۵] میں لکھتے ہیں۔

"آبادی کے اندر ایسی تو شاہی قادری سلسلہ کے ایک اور بزرگ بنام حضرت ھزنی شاہ کا مزار شریف ہے۔ اس احاطہ میں چند اور مزارات بھی ہیں جو پُرتاثیر اور بابرکت ہیں۔ گویا یہ ارض پاک عرصہ دراز سے اولیائے کرام کی یادگار کے حیطہ اقتدار و تصرف میں ہے۔ اولاد آبائی اور بعض رحمانی کا تحریر ہے

میلہ شریف | یہ میلہ ہر سال پانچویں[۵] بھادوں کو ہوتا ہے۔ اور بقول حضرت میاں صاحب نوشہروی رح کے یوم وفات کا عرس ہے۔ علماء اور صوفیا اور شعرا جمع ہوتے ہیں۔ میں نے بھی کئی دفعہ حاضری دی ہے

۵ یہ کتاب میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی ترقیوری نے ۱۳۴۷ھ ربیع الاول ۱۹۲۸ء ایکہزار نو سو اٹھائیس ہجری کی سوانح حیات ہے۔ میں نے بھی ایک ہزار کے قریب میں ان کی ملاقات کا ذکر لکھا ہے۔ رحمۃ اللہ

Marfat.com
Marfat.com

یہاں ایک معاصر کا بیان قلمبند کیا جاتا ہے۔

- میاں محمد عاشق شرقپوری نے اپنی کتاب تاریخ شرقپور صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے۔

"میلہ حضرت ہرنی شاہ صاحب۔ یہ میلہ پانچ اساڑھ کو ہوتا ہے۔ اس خاندان کے مرید لاہور اور دیگر قصبات اور دیہات سے آتے ہیں۔ قوالوں کی چار پانچ ٹولیاں آتی ہیں جن کو باری باری قوالی کا موقع ملتا ہے جو حضرت بگیا شاہ صاحب کی کافیاں اور دیگر غزلیں حاضرین کو سنا کر محظوظ کرتے ہیں۔ مرد عورتیں اور بچے میلے کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں فقراء اور حاضرین میں بھنڈارہ تقسیم ہوتا ہے۔ رات کو شرقپور شریف کے بعض لوگ حضرت مراد شاہ صاحب رح کے مزار پر بیٹھے پراٹھے چڑھاتے ہیں۔"

Marfat.com
Marfat.com

ی

(۱۱۲)

یارہیگ

حاجی یارہیگ جلال آبادی رح

آپ زبدۂ فقرائے زماں تھے۔ آپ کا وطن جلال آباد۔ افغانستان تھا۔ سات مرتبہ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ تمام مشائخ عرب اور ہندوستان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن کسی جگہ دل کو تسکین نہ ہوئی۔ آخر سفر کرتے ہوئے موضع ساہن پال شریف (ضلع گجرات) پہنچے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار رح کی خدمت میں اپنا سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے ایک لقمہ اپنے ہاتھ سے آپ کے منہ میں ڈالا۔ اُسی وقت آپ کی حالت دگرگون ہوگئی۔ اور آپ ان کی بیعت ہو گئے۔ اور چند عرصہ اُن کی خدمت میں رہ کر سلوکِ قادری پورا کر کے خلافت سے مشرف ہو کر جلال آباد کو واپس تشریف لے گئے۔ [1]

بلندیِ استعداد | آپ کو تمام عمر میں ستر بار زیارت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور زیارت چہار کبار رضی اللہ عنہم کا شرف حاصل ہوا۔ ایکبار آپ نے یہ تذکرہ شیخ بدھا لاہوری رح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا تم عجب مقبول خدا ہو اور وسیع القلب ہو کہ اتنی بڑی نعمت غیر مترقبہ کو برداشت کر گئے ہو۔ [2]

خدماتِ مرشد | آپ ایک مرتبہ پھر اپنے وطن سے اپنے پیر صاحب کی زیارت کو آئے۔ اور جلال آبادی عجیب عجیب میوے ہدیہ میں پیش کئے۔ تذکرہ نوشاہی میں لکھا ہے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی بنمبر الف ص ۲۵۳ - [2] تحائف قدسیہ قلمی ۳ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

"یکبار دیگر برائے زیارت باز آمد۔ میوہ ہائے ولایت وعجیب ہائے دیگر نیاز آورد"[۳]

تاریخ وفات | حاجی یارمیک کی وفات تقریباً ۱۱۶۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری کے حدود میں ہوئی۔ اس کے مطابق ۱۷۵۳ء ایکہزار سات سو ترپن عیسوی تھا۔ زمانہ حکومت ابوالمظفر مجاہدالدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ تھا۔ ۶ سے چھ جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"ذوالفقار اولیا" ۱۱۶۶ھ

[۳] مکتوب شاہی فارسی مورخہ ۱۹۴۲ء

Marfat.com
Marfat.com

(۱۱۲)

یار محمد

شیخ یار محمد لاہوری رح

آپ بوساطت مہر عوض حضرت شہیر قلندر لاہوری رح کے مرید ہوئے۔ انہوں نے ذکر و شغل میں مشغول کیا، یہاں تک کہ مجلس محمدی میں حضوری کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

چہ گویم حال آں یار محمد — شدہ داخل بدر یار محمد [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۷۲ ۔ شرائف

Marfat.com
Marfat.com

(۱۱۳)

یعقوب

شیخ یعقوب منصدار لاہوری رح

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے ارجمند یاروں سے تھے۔ جب مرید ہوئے۔ تو حضرت صاحب کے سامنے عرض کیا، کہ مجھ کو ایسا وجد ہوا کرے کہ میری دستار سر سے نہ گرے۔ کیونکہ میں سرکاری منصدار ہوں اور مجھے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ایسا ہوتا رہا۔ جب آپ نے دیکھا کہ دوسرے یاران طریقت کو عشق و ذوق بہت ہے اور میں بہت پیچھے رہ چکا ہوں تو پھر دوبارہ عرض کیا کہ مجھے ظاہری علم کا حجاب سامنے آگیا تھا۔ اس لئے میں نے وہ عرض کی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مجھے بھی وہی ذوق حاصل ہو۔ ایک دستار تو کیا۔ میں سو دستار بھی وار کرتا ہوں۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔ ؎

عرض کردہ کہ صد دستارم از سر — در راہ قدس بدستارم دلبر
مرا دید شوق حالت غلط کردم — ز گردن عشق دہ سہ دار سر دم
بدہ از شوق پر ناطار جاں — کہ نادان بودم از احوال ایماں

چنانچہ قلندر صاحب نے ایسی توجہ فرمائی کہ صاحب شوق و درد ہو گئے ؎

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تحایف قدسیہ ۱۱۹۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیانوے ہجری مطابق ۱۷۸۲ء ایک ہزار سات سو بیاسی عیسوی سے پہلے [illegible]

؎ تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۰۳۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

تکملہ

کتاب معارف الاسرار

حصہ سوم - از کتاب تذکرۃ الوشاھیہ

جلد سوم از کتاب شریف التواریخ

از تصنیف

خادم آل محمد فقیر سید شریف احمد شرافت بوشاھی سرخوردار ی

صاحب نیالوی - عفا اللہ عنہ

جن کے

حالات مفصل یا مختصر مہیا ہوسکے ہیں وہ لکھ جاچکے ہیں

اب یہاں صرف ان حضرات کے اسماء گرامی کی فہرست ترتیب

حروف تہجی دی جاتی ہے جن کا کوئی ذکر ہمیں نہ مل سکا

یا مفصل حالات نہ مل سکے یا اس وقت ان حالات تک

رسائی نہ ہوسکی

Marfat.com

الف

۱ ——— میاں آدھا رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

(تحائف قدسیہ قلمی ص۲۷۸)

۲ ——— میاں آیت رح

والد اور مرشد کا نام۔ میاں دلیل شاہ ولد میاں شادی لوہار

مسکن کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

اولاد اس کا ایک بیٹا بخش نام تھا۔

۳ ——— میاں ابراہیم رح

والد اور مرشد کا نام۔ شیخ جیون شاہ چاہلانوالہ رح

مسکن۔ چاہل۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ

۴ ——— میاں ابراہیم رح

مرشد کا نام۔ سید حافظ قائم الدین محمد ترمذی رح پاک پتنی رح

مسکن ہوشیارپور۔

۵ ——— سید ابوشاہ رح

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری رح

مسکن رودھڑا۔ ضلع شیخوپورہ۔

۶ ——— شیخ احمد عیسےٰ زئی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

مسکن قصور۔ ضلع لاہور۔

(تحائف قدسیہ قلمی ص۲۷۹)

۷ ——— میاں احمد فقیر رح

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار ساہنپالوی رح

Marfat.com

۸ ——— سید احمد شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد بناہ گلہوتی والا ؒ

۹ ——— شیخ اخلاص بھٹی ؒ

مرشد کا نام شیخ ہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۰ ——— حافظ اکرم ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیکھوانی

۱۱ ——— میاں امان اللہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد عرف ریاک بخاری ؒ

۱۲ ——— شیخ امان اللہ کلال ؒ

مرشد کا نام شیخ ہمیر قلندر لاہوری ؒ

سکن لاہور

۱۳ ——— شیخ امین ؒ

مرشد کا نام شیخ ہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۴ ——— سید ابو [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

سکن [illegible]

۱۵ ——— [illegible]

والد کا نام [illegible]

[illegible]

Marfat.com

۱۶ ——— بخشندہ بیگ خاں موحد ار ح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقندار ز پاک پتنی

۱۷ ——— میاں بخشو ح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر (تحائف قدسیہ قلمی ۲۷۸)

۱۸ ——— چوہدری بدھا تارڑ ر ح

دالد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن رر بخش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال الدین فقیہ اعظم برخوردار ی سلسلہ پاک پتنی

مسکن اگرویہ تحصیل بھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد اس کا ایک بیٹا دلیل نام تھا۔

۱۹ ——— بڈھا کھرل

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ر ح

مسکن روھڑا۔ ضلع شیخوپورہ

۲۰ ——— شیخ ابراھیم ر ح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر ح (تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۷۸)

۲۱ ——— شیخ بہادر ر ح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر ح (تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۷۹)

۲۲ ——— بی بی بھرائی ر ح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر ح (تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۷۹)

۲۳ ——— میاں بھیکھا ر ح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقندار ز پاک پتنی ر ح

Marfat.com

پ

۲۴ ——— شیخ پناہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف قدوسیہ قلمی ص۲۷)

۲۵ ——— بابا پوستی ڈھلو ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلہوٹی والے ؒ

مسکن تلہاڑ ۔ ضلع سیالکوٹ

مدفن ھذہ کے ۔ متصل گلہوٹی ۔ ضلع سیالکوٹ

۲۶ ——— سید بھلے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیاں والے ؒ

مدفن سالار سیداں ۔ ضلع شیخوپورہ ۔

۲ ——— شیخ پیر محمد غریب نواز ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال پرانداز جھنگی والے ؒ

مسکن حجرہ شریف ۔ آدم پور ۔ ضلع جالندھر ۔

ت

۲۸ ——— شیخ تاج الدین ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف قدوسیہ قلمی ص۲۷)

ج

۱ ——— مرزا جلال بیگ ؒ

مرشد کا نام [illegible]

Marfat.com

۳۰ ——— چوہدری جمال تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زرمحبش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم برخوردار ی ساہیوالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کے چار بیٹے تھے ۔ برخوردار ۔ مراد بخش ۔ قادر بخش ۔ محمد یار ۔

۳۱ ——— میاں جمال ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد پرقندار پاک پتنی ؒ

مسکن ملکہ ۔

۳۲ ——— بی بی جنت ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد پرقندار پاک پتنی ؒ

۳۳ ——— شیخ حیاتیاں ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

(تحایف ص۲۷۸)

۳۴ ——— شیخ حیون ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

(تحایف ص۲۷۷)

۳۵ ——— شیخ حیون ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن دہلی ۔

۳۶ ——— شیخ حیون

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور ۔

Marfat.com

۳۷ ——— شیخ جیون گاذر رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاسوری رح (تحایف صفحہ ۲۷۹)

۳۸ ——— بابا جیون خان بھٹی رح

مرشد کا نام سید شاہ شریف تلونڈی والا رح

مسکن تلونڈی چوہدریاں ۔ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر

۳۹ ——— بابا جیون شاہ بانڈہ رح

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر اندز جھنگی والا رح

مسکن گھمن کلاں ۔ ضلع امرتسر ۔

۴۰ ——— میاں جیوے شاہ بانڈہ رح

مرشد کا نام شاہ عرب گاجر گوید ۔

مسکن کوٹ ھذا ۔ ضلع گوجرانوالہ

سن ہجرا ۔ ضلع گوجرانوالہ

ح

۴۱ ——— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

۴۲ ——— [illegible]

مرشد کا نام [illegible] قلندر [illegible]

Marfat.com

۴۴ ——— شاہ حسین ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تخائف ص۲۷۵)

۴۵ ——— شیخ حسین ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تخائف ص۲۷۹)

۴۶ ——— حافظ حیات ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تخائف ص۲۷۵)

۴۷ ——— چوہدری حیات تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زر بخش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم برخورداری ساہنپالوی ؒ

مسکن اگرویہ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا اکرم نام تھا ۔

۴۸ ——— میاں جیات وڑائچ ؒ

والد و مرشد کا نام میاں کوجر ولد بابا ساگری وڑائچ

مسکن ساگری ۔ ضلع جہلم ۔

اولاد اس کے چھ بیٹے تھے ۔ حبیب اللہ فیض اللہ ۔ سلطان محمد بشیر محمد ۔ ولی اللہ ۔ مراد بخش

خ

۴۹ ——— شاہ خاکی دیوان ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والا ؒ

۵۰ ——— میاں خان محمد ہرل ؒ

والد و مرشد کا نام ۔ شیخ برخوردار بن علاؤ الدین قوم ہرل ؒ

مسکن ہرلانوالی ۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۵۱ ——— میاں خان محمد ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد ؒ قندوز پاک پتنی ؒ

مسکن حالندھر ۔

۵۲ ——— شیخ خوشحال ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تخالف ص۲۷۵)

۵۳ ——— چوہدری خوشحال تارڑ

والد کا نام دادن ولد سرک بن سرھم بن عثمان بن ریحان بن رن بل قوم تارڑ
(بانی موضع رمل ۔)

مرشد کا نام سید محمد سعید ؒ ولا بن سید محمد ہاشم دریادل سامعیالوی ؒ

مسکن رمل ۔ تحصیل بھالیہ ۔ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کے تین بیٹے تھے ۔ خدا بخش ۔ مرزا ۔ مصری ۔

۵۴ ——— شیخ خوشی محمد ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور ۔

۵۵ ——— شیخ خیر اللہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تخالف ص۲۷۵)

۵۶ ——— بی بی خیر النساء

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن دہلی ۔ (تخالف ص۲۷۵)

Marfat.com

۵

۵۷ ——— چوہدری دانا تارڑ

والد کا نام ——— [illegible] تارڑ

مرشد کا نام ——— [illegible]

سکن ——— [illegible]

۵۸ ——— [illegible]

مرشد کا نام ——— [illegible] (تالیف ۲۷۸)

۵۹ ——— [illegible]

مرشد کا نام ——— [illegible] (تالیف ۲۷۹)

۶۰ ——— [illegible]

مرشد کا نام ——— [illegible] (تالیف ۲۸۰)

۶۱ ——— [illegible]

مرشد کا نام ——— [illegible] (تالیف ۲۸۱)

۶۲ ——— چوہدری دلیل تارڑ

والد کا نام ——— [illegible] تارڑ

مرشد کا نام ——— [illegible]

مسکن ——— [illegible]

۶۳ ——— سید دھنو شاہ

مرشد کا نام ——— شاہ مراد شرقپوری

مسکن ——— [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

۷۳ ——— میاں روڑ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد قندار پاک پتنی ؒ

۷۴ ——— چوہدری روشن تارڑ ؒ

والد کا نام عنایت ولد لکھا بن دلا بن لشکری قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخوردری ساہنیالوی ؒ

مسکن اکڑ یہ ضلع گجرات

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا ابراہیم نامی تھا۔

ز

۷۵ ——— بی بی زہرہ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ

مسکن دہلی۔

س

۷۶ ——— میاں سبحان شاہ ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ؒ

مسکن رانا بھٹی۔ ضلع شیخوپورہ۔

۷۷ ——— بابا سیاہی شاہ ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال جھنگی والا ؒ الملقب بہ تیر انداز۔

مسکن نادون۔ ریاست جیسلمیر۔

۷۸ ——— سعادت خاں راجپوت ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد قندار پاک پتنی ؒ

۷۹ ——— میاں سعد اللہ گوندل

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ۔

Marfat.com

۸۰ ——— شیخ سعید ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

۸۱ ——— بی بی سکھی ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقندار ، پاک پتنی ؒ

مسکن لاہور

اولاد اس کا ایک بیٹا میاں نام بخش لاہوری تھا جس نے کتاب قراۃ العقوریہ تصنیف کی۔

۸۲ ——— سید سلطان ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور (تحائف ص۲۷۵)

۸۳ ——— میاں سوندھا نقارہ شتری والہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقندار ، پاک پتنی ؒ

۸۴ ——— میاں سہالت ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد تبرقمہوی ؒ

۸۵ ——— بی بی سلطانہ ؒ

مرشد کا نام [illegible] (تحائف ص۲۷۵)

ش

۸۶ ——— بابا شادی خاں بچنی ؒ

مرشد کا نام [illegible]

مسکن [illegible]

۸۷ ——— شیخ شاکر ؒ

مرشد کا نام [illegible] (تحائف ص۲۷۵)

Marfat.com

۸۸ ——— شیخ شاہ محمدؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۷)

مسکن لاہور

۸۹ ——— میاں شاہ محمدؒ

والد کا نام میاں دائم قوم بھٹی ؒ

مرشد اور بھائی کا نام - میر شاہ سلطان سگا شیر لکھوالی ؒ

مسکن لکھن وال - متصل جلال پور جٹاں ضلع گجرات -

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا کرم قلی نام تھا -

۹۰ ——— بابا - شیر شاہ ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیرا نیار جھنگی والا ؒ

مسکن لدھڑ - ضلع جالندھر -

۹۱ ——— میاں شیر محمد ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

ص

۹۲ ——— شیخ صدر ؒ (تحائف ص۲۷۵)

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۹۳ ——— شیخ صالح ؒ (تحائف ص۲۷۵)

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۹۴ ——— شیخ صالح ثانی ؒ (تحائف ص۲۷۵)

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

Marfat.com

۹۵ —— میاں صدرالدین ؒ

والد اور مرشد کا نام ۔ شیخ حیون شاہ چاہلانوالہ ؒ

مسکن چاہل ۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

۹۶ —— شیخ صدیق محمد ؒ

مرشد کا نام سید شاہ شریف تلونڈی والے ؒ

ض

۹۷ —— حکیم ضیاء الدین ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری ؒ

ع

۹۸ —— شیخ عالم ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری ؒ

(تالیف ۲۰۰۰ء)

۹۹ —— [illegible]

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری ؒ

(تالیف ۲۰۰۰ء)

۱۰۰ —— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

مسکن [illegible]

۱۰۱ —— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

مسکن [illegible]

Marfat.com

۱۰۳ ——— شیخ عبدالرحیم ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن ٹھٹی سجن ۔ متصل لاہور ۔

۱۰۴ ——— شیخ عبدالرحیم ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۹)

۱۰۵ ——— شیخ عبدالرزاق گلگو ؒ

مرشد کا نام میاں میہوں شیخوپوری ؒ

مسکن ۔ دزیرآباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

۱۰۶ ——— میاں عبدالقادر ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد قندار ز پاک پتنی ؒ

۱۰۷ ——— شیخ عبدالکریم درویش ؒ

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیسیاں والہ ؒ

۱۰۸ ——— شیخ عبداللہ قصاب ؒ

مرشد کا نام شیخ مستان شاہ ملتانی ؒ

مسکن ملتان شریف ۔

۱۰۹ ——— شیخ عتیق اللہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۱۰ ——— شیخ عثمان ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن ساندہ ۔ متصل لاہور (تحائف ص۲۷۸)

Marfat.com

شیخ عثمان انی ح

مرشد کا نام شیخ [illegible] لاہوری ح (تالیف ۲۷۶ھ)

۱۱۲ شیخ عثمان کھوکھر ح

مرشد کا نام شیخ [illegible] لاہوری ح (تالیف ۲۷۵ھ)

۱۱۳ ——— شیخ [illegible] عبدالصمد [illegible] ح

مرشد کا نام شیخ [illegible] لاہوری ح

۱۱۴ ——— سید [illegible] علی ح

والد کا نام [illegible] سید [illegible] ح

بھائی اور مرشد کا نام شیخ [illegible] ح

سکن چاپل متصل ملتان [illegible] ح

اولاد [illegible] ح

۱۱۵ ——— شیخ [illegible] ح

مرشد کا نام شیخ [illegible] لاہوری ح

۱۱۶ ——— [illegible] ح

مرشد کا نام [illegible] ح

[illegible] ح

۱۱۷ ———

Marfat.com

۱۱۸ ——— ——— غلام حسین خاں شمس زئی ،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۱۹ ——— ——— غلام حمید دلال شتراں ،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۲۰ ——— ——— میاں غلام محمد ثانی ،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۳۰۲)

۱۲۱ ——— ——— میاں غلام محمد ثالث ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۳۰۲)

۱۲۲ ——— ——— میاں غلام مصطفےٰ خاں ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقندی از پاک پتنی ،

ف

۱۲۳ ——— ——— حافظ فاضل ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقندی از پاک پتنی ،

۱۲۴ ——— ——— بابا فاضل شاہ ،

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر اندز جھنگی والے ؒ

مسکن زادوں ۔ ریاست جیند ۔

۱۲۵ ——— ——— کی بی فاطمہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۳۰۲)

۱۲۶ ——— ——— حاجن فاطمہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقندی از پاک پتنی ؒ

Marfat.com

۱۲۷ ——— شیخ فتح محمدؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۲۸ ——— بابا فقیر اللہؒ

مرشد کا نام سید شاہ فرید لاہوریؒ

۱۲۹ ——— بی بی مہیم النساءؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۹)

۱۳۰ ——— شیخ فیض اللہ درزیؒ

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلہوٹی والاؒ

ق

۱۳۱ ——— شیخ قادر پیرؒ

مرشد کا نام شیخ محمد سوہدرویؒ

مسکن سوہدرہ ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۳۲ ——— شیخ قائمؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۳۳ ——— شیخ قدرت اللہؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۳۴ ——— بی بی قیامو

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری

ک

۱۳۵ ——— شیخ کمیر

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری

Marfat.com

۱۳۶ ——— کبیرا قوال ؒ

والد و مرشد کا نام ۔ کالا ولد مشکی قوال ؒ

مسکن نوشہرہ شریف ۔ متصل جلال پور جٹاں ۔ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کا ایک بیٹا کاظم نام تھا ۔

۱۳۷ ——— سید شاہ کلیم اللہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن خواجپورہ

۱۳۸ ——— میاں کھیون شاہ ؒ

والد کا نام میاں ماھنی ؒ

مرشد اور بھائی کا نام ۔ شیخ جیون شاہ چاہلانوالہ ؒ

مدفن چاہل ۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا میاں عظمت علی نام تھا ۔

۱۳۹ ——— شیخ گل محمد ؒ

والد کا نام شیخ احمد ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۴۰ ——— چوہدری گل محمد تارڑ ؒ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زرمحبش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری سابنپالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات

Marfat.com

۱۴۱ ——— چوہدری گل محمد تارڑ ثانی ؒ

والد کا نام ہیثم ولد شریف بن نصیر ابن لشکری قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری سانہ پیالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کے تین بیٹے تھے ۔ اختیار ۔ محمد یار ۔ شہریار ۔

ل

۱۴۲ ——— شیخ نعل ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

(تخالف ۲۶۵)

م

۱۴۳ ——— چوہدری مانک تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محمد علی بن زریخش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری سانہ پیالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۱۴۴ ——— سید میٹھے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ جیون شاہ چلاسواری ۔

۱۴۵ ——— میاں محمد شاہ ؒ

مرشد کا نام [illegible]

مدفن [illegible]

۱۴۶ ——— [illegible]

مرشد کا نام سید شاہ محمد اللہ [illegible]

مسکن لاہور ۔

Marfat.com

۱۴۷ ——— میاں محکم الدین رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحایف ص۲۷۵)

۱۴۸ ——— شیخ محمد رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحایف ص۲۷۵)

۱۴۹ ——— میاں محمد اعظم رح

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار پاک پتنی رح

۱۵۰ ——— بابا محمد اعظم وڑائچ رح

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیاں والہ رح

۱۵۱ ——— چوہدری محمد امین تارڑ رح

والد کا نام عبدالوہاب ولد محب علی بن زرمحش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال الدین اعظم برخورداری ساہنپالوی رح

مسکن اگرد یہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد اس کے چھ بیٹے تھے۔ دریام۔ سماعل۔ باقر۔ فتحدین شمس۔ بلوچ۔

۱۵۲ ——— حاجی محمد امین رح

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار پاک پتنی رح

۱۵۳ ——— بابا محمد حاجی رح

والد کا نام محمد اکرم رح بن شیخ عثمان رح

مرشد و چچا کا نام۔ شیخ محمد پناہ گلبوٹی والا رح

مسکن گلبوٹی۔ ضلع سیالکوٹ۔

اولاد۔ اس کا ایک بیٹا محمد پناہ نام تھا۔

Marfat.com

۱۵۴ ——— سید محمد حسین ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلبوٹی والہ ؒ

مسکن چک گلاں ضلع سیالکوٹ۔

۱۵۵ ——— شیخ محمد حیات انصاری ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن جالندھر۔

۱۵۶ ——— میاں محمد خاں ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن قصور۔ ضلع لاہور۔

۱۵۷ ——— میاں محمد روشن ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

۱۵۸ ——— میاں محمد زمان ؒ

والد و مرشد کا نام۔ شیخ صالح محمد چنیاں والہ ؒ

مسکن چنیاں متصل امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۵۹ ——— سلطان محمد زماں خاں گکھڑ ؒ

والد و مرشد کا نام۔ شیخ خاں گکھڑ ؒ

مسکن [illegible]

۱۶۰ ——— میاں محمد [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

[illegible]

Marfat.com

۱۶۱ ——— شیخ محمد عظیمؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن جھانا جھول۔

۱۶۲ ——— شیخ محمد عظیم ککے زئی نائب فوجدار پسرورؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔

۱۶۳ ——— میاں محمد فاضل ھرلؒ

والد و مرشد کا نام۔ شیخ برخوردار بن علاؤالدین قوم ھرلؒ

مسکن ھرلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۶۴ ——— میاں محمد قاسمؒ

والد و مرشد کا نام۔ شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ ھیلانیؒ

مسکن ھیلاں۔ ضلع گجرات۔

۱۶۵ ——— شیخ محمد کالےؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان سرخورداری ساہنپالویؒ

۱۶۶ ——— حکیم محمد مرادؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان سرخورداری ساہنپالویؒ

مسکن لاہور

۱۶۷ ——— میاں محمد مسیحاؒ

والد و مرشد کا نام۔ شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ ھیلانیؒ

مسکن ھیلاں۔ ضلع گجرات۔

Marfat.com

۱۶۸ ——— شیخ محمد مہدی ،،

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقعدار پاک پتنی ،،

۱۶۹ ——— میاں مُدثر ح

والد و مرشد کا نام۔ میاں زمیاں سیالکوٹی ،،

مسکن سیالکوٹ۔

۱۷۰ ——— شیخ مراد علی ،،

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ہرخوردار ی ساہنیالوی ،،

۱۷۱ ——— مرداد کھرل ،،

مرشد کا نام شاہ مراد شہر قصوری ،،

مسکن روھڑا ضلع شیخوپورہ

۱۷۲ ——— حافظ مُرید ،،

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقعدار پاک پتنی ،،

مسکن لاڑی۔

۱۷۳ ——— شیخ [illegible]

مرشد کا نام [illegible] ضلع [illegible]

۱۷۴ ——— [illegible] ؛

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقعدار پاک پتنی ،

۱۷۵ ——— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

مسکن [illegible] ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

۱۷۶ ——— شیخ مصطفےٰ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور ۔ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۷ ——— شیخ مصطفےٰ ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۸ ——— شیخ معزالدین ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۹ ——— میاں مغرب ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار زیاک پتنی ؒ

۱۸۰ ——— شیخ سکاہر ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۱ ——— شیخ مکرم محذوب ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۲ ——— شیخ منگو ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۳ ——— میاں منو ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار زیاک پتنی ؒ

مسکن منہال ۔

۱۸۴ ——— مرزا موسےٰ بیگ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ ؒ

Marfat.com

۱۸۵ ——— مہابت خاں ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

۱۸۶ ——— مہر سنگھ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ ؒ

۱۸۷ ——— مولانا میر محمد ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

یہ میاں امام بخش جالندھری ؒ مصنف مرآۃ العقوری کے اُستاد تھے۔

ن

۱۸۸ ——— نی بی نامو ں ؒ

مرشد کا نام شبیر قصوری لاہوری ؒ (تحایف ص۲۷۸)

۱۸۹ ——— بابا نامے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ جیون شاہ جاملانوالہ ؒ

۱۹۰ ——— میاں نانک حجام ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ؒ

مسکن شرقپور، ضلع شیخوپورہ۔

۱۹۱ ——— شیخ نتھو ؒ

مرشد کا نام شبیر قصوری لاہوری ؒ

۱۹۲ ——— ہرانند عطاری ؒ

والد و مرشد کا نام سلطان شیخ عطاء اللہ گیلانی لاہوری ؒ

Marfat.com

۱۹۳ ——— سید نصر اللہ شاہ رح

والد کا نام سید شاہ تہماسلطان خوارزمی سوہدروی رح

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ .

مسکن سوہدرہ ۔ ضلع گوجرانوالہ .

۱۹۴ ——— شیخ نظر رح

مرشد کا نام . شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۴۸)

۱۹۵ ——— شیخ بکا رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۴۸)

۱۹۶ ——— میاں نور رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد رح قندوز پاک پتنی رح

۱۹۷ ——— سید نور شاہ رح

والد و مرشد کا نام ۔ سید شاہ تہماسلطان بن سید محمد صالح خوارزمی سوہدروی رح

مسکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ .

اولاد ان کا ایک ہی فرزند سید بڈھے شاہ نام تھا ۔

۱۹۸ ——— میاں نور محمد

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد رح قندوز پاک پتنی رح

مسکن چوہڑیاں ۔

۱۹۹ ——— میاں نور محمد رح

والد کا نام شیخ احمد رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۴۸)

۲۰۰ ——— شیخ نور محمد ثانی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۴۸)

تمت

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں کے نام بترتیب حروفِ تہجی لکھے گئے ہیں جو اس کتاب معارف الابرار کے ماخذ ہیں۔ ساتھ ہی مصنفین کتب کے اسماء بھی درج کئے گئے ہیں۔

الف

۱ - ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ۔ مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ ایم اے۔ ڈی لٹ
لیکچرار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔
شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند دہلی سنہ ۱۹۴۲ء

۲ - اذکار الابرار۔ در حالاتِ شیخ پیر محمد سپہیار۔ میاں حاجی نواب علی نوشاہی سجادہ نشین
نوشہرہ شریف ضلع گجرات متوفی سنہ ۱۳۵۸ھ

۳ - اسرار التوحید عربی قلمی حضرت سید شاہ محمد غوث قادری نوشاہی لاہوری متوفی سنہ ۱۱۵۲ھ

۴ - اسرار الطریقت حضرت سید شاہ محمد غوث قادری نوشاہی لاہوری

۵ - انوار القادریہ۔ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری
قادری نوشاہی سرفندازی حال ہزاروی متوفی سنہ ۱۳۵۶ھ

۶ - اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی۔ مولوی محمد امین نقشبندی مجددی لاہوری

ب

۷ باراں ماہ پنجابی قلمی میاں غلام مرتضیٰ قادری نوشاہی [illegible]

۸ بیاض قلمی مکتوبہ سیالکوٹی مل [illegible]
پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور [illegible]

۹ بیاض قلمی۔ مکتوبہ صداقت محمد شاہ قادری نوشاہی [illegible]
اس کا حوالہ سفینہ خوشگو میں آیا ہے۔

Marfat.com

۱۰ بیاض قلمی — مکتوبہ غلام رسول قادری نوشاہی نظام آبادی، ؒ

۱۱ بیاض قلمی — مکتوبہ کرم بخش قادری نوشاہی لاہوری ؒ

۱۲ بیاض قلمی — مکتوبہ لال شاہ ولد شاہ غریب قادری نوشاہی گاجرگولیہ ؒ

۱۳ بیاض قلمی — مکتوبہ میر محمد قاسم - موجود یونیورسٹی لائبریری لاہور

ت

۱۴ تاریخ وہتاھس — بخشی بود ھراج صدقا بونگونہ بندوبست ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

۱۵ تاریخ تمر قیور — میاں محمد عاشق نقشبندی مجددی تمر قیوری ؒ

۱۶ تحایف الاظہار قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفی عنہ۔ یہ میری کتاب تذکرۃ النوشاھیہ کا پہلا حصہ ہے۔

۱۷ تحایف قدسیہ قلمی — شیخ پیر کمال قادری نوشاہی لاہوری ؒ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ اس کا ایک خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۸ تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد بن احمد بخش بکدل چشتی لاہوری ؒ

۱۹ تذکرۃ المشایخ قلمی — مولوی پیر میر احمد مولوی فاضل بن میاں احمد شاہ قادری نوشاہی ساکن جھنگی بابا ماہی شاہ ضلع ہوشیارپور۔ متوفی ۱۳۶۶ھ تشکیل پاکستان کے ایام میں سکھوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ سال تصنیف ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء۔ اس کا اصل نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۲۰ تذکرۃ النوشاھیہ قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفی عنہ یہ میری کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے جو اردو زبان پر مشتمل ہے۔

۲۱ تذکرہ اولیائے ھند جلد اول، جلد سوم۔ — زاہد احمد اختر گورگانی کیرانوی دہلوی ؒ

Marfat.com

۲۲ تذکرہ شعرائے پنجاب خواجہ عبدالرشید کراچوی سال تصنیف ۱۳۸۷ھ
شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۲۳ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد مولوی سید امیر شاہ قادری سجادہ نشین یکہ توت پشاور
مطبوعہ اتحاد پریس پل روڈ لاہور۔ شائع کردہ عظیم پبلشرز
۷ دس خیبر بازار پشاور۔

۲۴ تذکرہ علمائے ہند۔ مولوی رحمان علی صاحب ممبر کونسل مقام ریوان مطبوعہ نولکشور ۱۹۱۴ء

۲۵ تذکرہ نوشاہی قلمی مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی سابینیالوی م
متوفی ۱۱۷۳ھ سال تصنیف ۱۱۴۶ھ اس کے دو مخطوط
الف اور ب میرے کتبخانہ میں موجود ہیں۔

۲۶ تذکرہ ہاشمیہ منشی غلام نبی قادری نوشاہی لاہوری

۲۷ تعریف چراغاں (مثنوی) قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت قادری نوشاہی کتبخانہ

۲۸ تقویم تاریخی (قاموس تاریخی) مرتبہ عبدالقدوس ہاشمی شائع کردہ مرکزی ادارہ تحقیقات
اسلامی کراچی مئی ۱۹۶۵ء

۲۹ تقویم ہجری عیسوی ابوالنصر محمد خالدی ایم اے شائع کردہ انجمن ترقی اردو
پاکستان کراچی

۳۰ تملیک نامہ قلمی شیخ عبدالحکیم بن شیخ سرخوردار ہرل قادری نوشاہی مکتوبہ ۱۱۳۰ھ

ث

۳۱ تواقب المناقب قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت قادری نوشاہی کتبخانہ سال تصنیف

ج

۳۲ چار باغ پنجاب (صاحبنامہ) قلمی ۔ منشی گنیشن داس سڈھو قانونگو سے فرمائش
سال تصنیف ۱۲۶۵ھ پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں موجود ہے

Marfat.com

۳۳ چہارچمن قلمی — شیخ محمد ہاشم قادری نوشاہی تھرپالوی جامع ملفوظات حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح - سال تصنیف ۱۲۰۹ھ

ح

۳۴ حدیقۃ الاولیا — مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ

خ

۳۵ خزینۃ الاصفیا — مفتی غلام سرور لاہوری رح

۳۶ خزینۃ الفقرا قلمی — مولوی حافظ نورالدین قادری نوشاہی گنجوی رح متوفی ۱۳۵۲ھ

۳۷ خلاصۃ التواریخ — منشی سجان رائے بٹالوی - سال تصنیف ۱۱۰۷ھ سنہ عالمگیری

بہ تصحیح ظفر حسن بی اے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

مطبوعہ ۱۹۱۸ء

د

۳۸ درِ نجف — حکیم حاجی محمد شاہ امرتسری -

۳۹ دستاویز صلحنامہ قلمی — میاں معصوم شاہ قادری نوشاہی شرقپوری رح مکتوبہ ۱۲۳۹ھ

۴۰ دستخط ارشاد الطالبین قلمی - از شیخ جلال الدین محمود تھانیسری رح مکتوبہ بملا شیخ محمد ۱۱۸۰ھ

۴۱ دستخط پندنامہ شیخ سعدی شیرازی رح قلمی - مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب ۱۱۱۵ھ قادری نوشاہی

۴۲ دستخط پندنامہ شیخ عطار قلمی - مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی

۴۳ دستخط تحفۃ الاحرار قلمی - از مولانا جامی رح مکتوبہ محمد سعید بن محمد انور ۴۳ سنہ جلوس محمد شاہی -

۴۴ دستخط تذکرہ نوشاہی قلمی — مکتوبہ مولوی غلام محی الدین بن فیض بخش بہارپوری رح

۴۵ دستخط تیسیر الاحکام فی علم الفقہ قلمی - از شیخ شہاب الدین شمس عمر دولت آبادی رح مکتوبہ بملا شیخ محمد شرقپوری رح ۱۱۸۱ھ

۴۶ دستخط ثمرات القدس قلمی — از لعل بیگ لعلی - مکتوبہ مولوی سعد اللہ گلشن شرقپوری ۱۲۷۸ھ

Marfat.com

۴۷ دستخط جنت الفردوس قلمی

۴۸ دستخط حاشیہ خیالی قلمی مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ۱۱۲۳ھ

۴۹ دستخط دام حق قلمی از تصنیف ملا باقر بن شرف الدین ۔ مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی ،،

۵۰ دستخط زرّادی قلمی مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ،، ۱۱۱۶ھ

۵۱ دستخط ستر مکنون قلمی از مولوی فقیر اللہ قادری نوشاہی پرتندارای ۔ مکتوبہ میاں کرم الٰہی ساکن گاجر کوٹ سنہ ۱۹۰۳ عیسوی۔

۵۲ دستخط شرح العقائد قلمی ۔ للعلامۃ التفتازانی ،، مکتوبہ مولانا فتح محمد قادری نوشاہی کاتب ،،

۵۳ دستخط شرح قصیدہ امالی قلمی ۔ مکتوبہ ملا شیخ محمد سرقپوری ،، ۱۱۹۳ھ

۵۴ دستخط عزیز نامہ قلمی مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی ،،

۵۵ دستخط قطبی ۔ قلمی ۔ مکتوبہ شیخ عبدالجلیل قادری نوشاہی ،،

۵۶ دستخط گلستان شیخ سعدی قلمی مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ،، ۱۱۲۰ھ

۵۷ دستخط ۔ قلمی محمد ماہ صداقت قادری نوشاہی گجراتی ،، [illegible]

۵۸ دستخط محزن الاسرار قلمی از مولانا نظامی گنجوی ،، مکتوبہ ۱۱۳۲ھ

۵۹ دستخط نام حق قلمی از مولانا شرف الدین بخاری ،، مکتوبہ [illegible] ۱۲ھ [illegible]
قادری نوشاہی پرتوداری ساہیانوی ۔

۶۰ دستخط لمعات الاسم قلمی ۔ از مولانا جامی ،، مکتوبہ سید [illegible] نوشاہی [illegible]
سہروردی ۔

۶۱ رباعیات ابدار قلمی [illegible] شیخ محمد ماہ صداقت قادری نوشاہی گجراتی ۔

۶۲ دیوش قلمی محمد دین لاہوری ۔ سنہ ۱۹۰۹ [illegible]

Marfat.com

۶۳ رجزِ فغفوری فی تردید الملاحِ ضروری ۔ از حکیم شجاع الدین بن حکیم گل محمد انصاری لاہوری ؒ
مطبوعہ ۱۸۸۸ء

۶۴ رسالۃ الاعجاز ۔ مقاماتِ حاجی بادشاہ ۔ المشہور رسالہ احمد بیگ ؒ قلمی
مرزا احمد بیگ قادری نوشاہی لاہوری ؒ سالِ تصنیف ۱۱۰۷ھ
اس کے تین مخطوطے میرے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

۶۵ رسالۃ التصوف ۔ قلمی — میاں غلام مرتضےٰ قادری نوشاہی نظام آبادی ؒ

۶۶ رسالہ در بیانِ کسبِ سلوک و بیانِ طریقت و حقیقت ۔ قلمی
سید شاہ محمد غوث گیلانی قادری نوشاہی لاہوری ؒ

۶۷ رقعاتِ صداقت ۔ قلمی — علامہ شیخ محمد شاہ صداقت قادری نوشاہی گنجاہی ؒ

۶۸ رسولِ لصوف (مثنوی) قلمی الموسوم بہ وحدت نامہ ۔ — فقیر سید غلام محی الدین بخاری قادری نوشاہی ہرچندانی لاہوری ؒ متوفی ۱۲۴۶ھ اس کا ایک مخطوط مجموعہ مخطوطاتِ آذر ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ اور اسکی ایک نقل مکتوبہ عزیزم سید سعید الظفر قادری نوشاہی مدعمرہ میرے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔

س

۷۰ سبیلِ سلسبیل — مولوی مقبول محمد قادری نوشاہی ساکن جلالہ ۔ ضلع گورداسپور

۷۱ سفرنامہ — امین چند ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء ۔۔۔۔۔ م ۱۱۷۰ھ

۷۲ سفینہ خوشگو — بندرابن داس خوشگو ۔ سالِ تصنیف ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۵ء تا ۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء
مرتبہ سید شاہ محمد عطاء الرحمٰن عطا کاکوی ایم اے بی ایل پروفیسر ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ بہار ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۹ء مطبوعہ لیبل لیتھو پریس رسنہ روڈ پٹنہ ۔

Marfat.com

۷۴ سفینۂ ھندی بھگوان داس مدرسی

۷۴ سلیم التواریخ (تاریخ قوم اعیس) مولوی صوفی محمد اکرم علی

۷۵ مسیحی فلمی

ش

۷۶ شجرۂ طاہرہ، تومانس فلمی

۷۷ شمع انور الواعظین فلمی

۷۸ شمائل النبی فلمی

۷۹ شہوار افگن فلمی

ص

۸۰ صبح کاذب

۸۱ صوالف الامثال فلمی

Marfat.com

ط

طریق شاہدیہ قلمی — سید ابوالظفر شریف محمد شرافت قادری نوشاہی سابلپوری عفی عنہ
یہ تصنیف التواریخ کی دوسری جلد ہے۔

ع

عقد علی الدین بن خیر الدین لاہوری

عرفات — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفا اللہ عنہ۔

یہ پہلی کتاب تذکرۃ الشہادۃ کا پانچواں حصہ ہے۔

ف

فوائد الاذکار قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی اصلح اللہ حالہ وما لہ
یہ تیسری کتاب تذکرۃ الشہادۃ کا نواں حصہ ہے۔

فیض محسن شاہی قلمی (بیاض ہے اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب المتوفی نوشاہی
قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء
جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد ششم۔ جلد ہشتم۔ جلد نہم۔

ق

قاری بوستان — دیوان مست عمر قادری نوشاہی ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ
قصہ ہیر و رانجھا قلمی — میاں غلام مرتضےٰ قادری نوشاہی نظام آبادی رح

ک

کاغذ متفرقات — بندوبست ۱۲۵۶ھ تیرتھ پور۔
کلیات اشرف قلمی — مولانا محمد اشرف واردی قادری نوشاہی نیکپوری رح متوفی ۱۲۷۶ھ
مرتبہ سید شریف احمد شرافت قادری نوشاہی۔

کنز الرحمت (مثنوی) — مولانا محمد اشرف قادری نوشاہی رح سال تصنیف ۱۲۳۰ھ

کلیات [illegible] — [illegible] سال تصنیف ۱۱۳۷ھ مطبوعہ ۱۹۶۵ء

Marfat.com

ک

۹۳ گلزار پوشاهی (فیض مصطفای) ... مثنوی محمدیات قادری پوشاهی ...
جامع مسجد ثابلی والی پتن قصور ...

ل

۹۴ لطائف اشرفی سید ابوالظفر شریف احمد شرف قادری ...
یہ مبسوط کتاب تذکرہ اشرفیہ ... کا دستاویز ...

م

۹۵ مناقب امراء ... نواب شاہ نواز خاں صمصام الدولہ ...

۹۶ مثنوی مولوی معنوی ... مولانا جلال الدین محمد بلخی رومی ...

۹۷ مجمع الفضائل ... شرح ... سید شرف الدین علی جہاں نما ...
اس کا ایک نسخہ ہمارے ... میں ...

۹۸ مجموعہ کلمات ... مناقب امام شاہ قادری پوشاہی ...
امراء ...

۹۹ ... مکتوب ... محمد ... قادری ...

۱۰۰ ... سید ابوعلی ...
اس کا ایک نسخہ ... میں ...

۱۰۲ ...

۱۰۳ ...

Marfat.com

۱۰۹ ـــــ قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صادق قادری نوشاہی گنجاہی
بیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں بے نقطہ
معلوم ہے۔ اس کا مکمل نسخہ میرے پاس موجود ہے۔

۱۱۰ ـــــ قلمی مولانا محمد نعیم اللہ نقشبندی محمدی میرٹھی متوفی ۱۲۱۸ھ

۱۱۱ ـــــ قلمی سید شاہ غلام علی نقشبندی محمدی دہلوی متوفی ۱۲۴۰ھ

۱۱۲ ـــــ قلمی حافظ محمد شرف الدین قادری نوشاہی شاہجہان آبادی

۱۱۳ ـــــ قلمی حلیفہ میر احمد قادری نوشاہی بنارسی متوفی ۱۳۷۲ھ

۱۱۴ ـــــ قلمی میر محمد قاسم

ن

۱۱۵ نامۂ مراد ـــــ میر غلام رکن الدین الملقب بہ مراد شاہ دہلوی سہروردی مرادآبادی
سولد ۱۱۸۴ھ متوفی ۱۲۱۵ھ سال تحریر نامہ ۱۲۰۳ھ

۱۱۶ نشتر عشق۔ قلمی ـــــ مولانا حسین قلی خاں عشق عظیم آبادی سال تصنیف ۱۲۳۴ھ / ۱۸۰۹ء
تا ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۹ء۔ اس کا ایک نسخہ بنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے

۱۱۷ نیرنگ عشق۔ (مثنوی) ـــــ مولانا محمد اکرم غنیمت قادری نوشاہی گنجاہی متوفی ۱۱۲۵ھ
سال تصنیف مثنوی ۱۰۹۶ھ۔

ہ

۱۱۸ ہفت الحمد ـــــ منشی اودھے راج رسم خانی۔ اسلامی نام طالع یار قادری نوشاہی
متوفی ۱۰۸۶ھ

۱۱۹ ہفت خط۔ قلمی ـــــ روزبہان میر محمد قاسم

ی

۱۲۰ یار رفتگان ـــــ منشی محمد الدین موق کشمیری لاہوری

Marfat.com

فہرست

رسائل و متفرقات

Marfat.com

Marfat.com

تکملہ معارف الابرار

حضرت شاہ عبدالغنی [illegible] دھانوی

یہ تو ہے حالات [illegible]

حضرت شیخ المشائخ [illegible]

[illegible] سیرت اولاد [illegible]

[illegible] حسنی اور کعبہ تحقیق کی [illegible]

[illegible] تا قائم [illegible]

ہر کتوں اور تصیلتوں کا [illegible]

خاندانی حالات

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] مکی اولاد [illegible]

[illegible] آسمان پیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ساخت، اولاد کے دوا [illegible]

[illegible] جنانچہ [illegible]

کی آبادی اور [illegible]

اور داستان [illegible]

Marfat.com

[illegible] آپ کے بزرگوں سے بڑا عالم اور عاقل اور صاحب فصاحت
[illegible] زمانہ کا سردار تھا اُس کا خطاب دانشمند پڑ گیا۔ اس
[illegible] کے ساتھ رواج پا گیا۔ اور اکثر پٹھان لوگ میاں شیخ درویش
[illegible] چنانچہ غزنی اور ہرگیوں وغیرہ کی قومیں اور سرکی لوگ اپنی
[illegible] کے رشتے ان کو دیتے تھے اور بے خبر لوگ اس لئے ان کو پٹھان کہتے
ہیں اور سرکی لوگ بھی باپ کی طرف سے علوی ہیں اور والدہ کی طرف سے
سید ہیں اور ہر ایک علاقہ میں ایک جگہ ہے چنانچہ میاں بہلول کوٹ
سوحدرم نے کتاب روضۃ الشہداء اور جواہر التفسیر سے تحقیق کر کے درج
کیا ہے اور اس احقر نے میاں مرحوم مغفور کے رسالہ سے نقل کیا ہے۔ اور
میاں صاحب جی (عبدالغفور) کی برادری میں دستور یہ ہے کہ میاں شیخ
درویش رہ کے مرید ہوتے ہیں اور سرگوں کی نذر نیاز دانشمند کی جگہ میں
آتی ہے لیکن اس فقیر کے پیر صاحب نے محبت کا تمام سلسلہ عالیہ قادریہ سے
چکھا ہے اور حافظ صاحب (محمد قائم) کے رحمت کے سمندر سے نوش کیا ہے

بیعت کا واقعہ آپ کی ارادت کے شرف میں نقل ہے کہ حضرت حافظ صاحب
(محمد قائم ہرنداز) جی اکثر فقیروں کو ساتھ لئے ہوئے سیر و سیاحت کے طریق
پر قصبہ حاجی الدھر میں تشریف شریف لایا کرتے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
نوار اکرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے گاؤں میں اتفاق ہوا کسی درخت کے
سایہ میں ٹھہرے اور سرود جاری ہوا۔ اُس وقت آپ کا دادا بھی وہاں وارد
ہوا۔ اور اُن کی میگون (مخمور) آنکھیں دیکھیں۔ واپس آکر اپنے گاؤں
کے لوگوں کو نصیحت کی کہ اپنے بچوں کو سنبھال کر رکھنا۔ کیونکہ یہ فقیر شر دلا
ہے اور مست معلوم ہوتا ہے۔ لڑکوں کو مبتلا کر کے لے جائے گا۔ اتفاقاً آپ

Marfat.com

(عبدالغفور) اور میاں خان محمد دونوں صاحب پھرتے پھراتے وہاں چلے گئے۔
اور حلقہ میں بیٹھ گئے حضرت حافظ صاحب جی کی نظر فیض اثر آپ پر پڑی
دوچار ہوتے ہی آپ پر بے اختیاری طاری ہو گئی اور رقص کرنے لگے۔ کسی
شخص نے آپ کے دادا کے پاس آکر ظاہر کیا۔ اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا تھا
کہ یہ چیز بھی پیش آئے گا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو حافظ صاحب نے آپکو
اپنے ٹھہرنے کی جگہ کا پتہ دیا کہ ہم مسجد محمود ان امام ناصر دین میں ہوں گے اور
چلے گئے اس کے بعد آپ کے دادا نے آپ کو قید کر دیا۔ لیکن مہربانی بہت کرتا
تھا چند ساعت کے بعد رہا کر دیا۔ اور خان محمد کا باپ بہت سخت تھا۔ اس نے
رہا نہ کیا۔ آپ وقت پاکر بھاگ کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ کا دادا ناچار
ہو کر راضی ہو گیا چنانچہ حضرت حافظ صاحب کو اپنے گھر میں لاکر خدمت سے
مشرف ہوئے۔ مسجد تعظیم و آداب بجا لائے چند دنوں کے بعد حافظ صاحب
اپنے وطن کی طرف روانہ ہوئے اور دوسرے یاروں کو فرمایا کہ ہر سال میلی
یا دوسری ربیع الاول کو میں اپنے پیر و مرشد حضرت سچا صاحب کے عرس مبارک
پر نوشہرہ مغلاں متصل گوجرانوالہ میں جایا کرتا ہوں کہ ہو سکے پانچویں ماہ مذکور کو
عرس ہوتا ہے اگر تمہارا ارادہ ہو تو تم بھی وہاں آجانا لیکن یہ عرس کی بات
آپ کو سنو نی گئی یہ بات سنتے ہی آپ نے بھی ارادہ کر لیا۔ اس وقت آپ
کی عمر دس بارہ سال تھی۔ آپ نے اس سنی ہوئی [illegible]
آنجناب کے چلے جانے کے بعد آپ [illegible]

سفر نوشہرہ شریف | جب عرس مبارک کا وقت آیا تو آپ نے اپنے والد صاحب
میاں محمد جمال رحمہ کے پاس ان میں سے ایک شخص سے صلاح کی آپ نے
ہم کو بھی اپنے ساتھ لے جانا۔ اس نے عرض کیا میں اسقدر طاقت نہیں رکھتا

Marfat.com

بہتر اس طرح ہے کہ تم آگے چلے جاؤ۔ اور ہم پیچھے آتے ہیں۔ باہر جا کر اکٹھے ہو جائیں گے۔ چنانچہ علیحدہ علیحدہ جا کر دریائے بیاس کے کنارہ پر پہنچے ہو کر دریائے چناب کی طرف روانہ ہوئے۔ جس وقت وہاں پہنچے تو لوگوں نے کہا کہ حافظ صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ آج کل میں آجائیں گے اس بات کے سننے سے آپ کی آنکھوں سے نیند اور جسم سے آرام جاتا رہا۔ دوسرے درویش آپ پر بہت شفقت کرتے اور آپ کی خاطر داری کرتے۔ لیکن آپ کے دل کا ملال رفع نہیں ہوتا تھا چنانچہ دو تین روز کے بعد حضرت حافظ صاحب تشریف لے آئے۔ ایک فقیر نے یہ خبر آپ کو پہنچائی۔ آپ اسی جلدی سے اٹھ کر آگے سے روانہ ہوئے۔ جلد تر مرتاب جل کر قدمبوسی سے مشرف ہوئے۔ بہت خوش و خوشحال ہوئے اور آکر طواف کر کے بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کی حقیقت حال پوچھی اور مہربانی فرمائی۔ چند روز وہاں رہ کر اور عرس مبارک کر کے پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے۔ اور آپ کو خانقاہ کی طرف رخصت فرمایا۔

سیاہ گری اختیار کرنا دوسری بار حضرت حافظ صاحب جی قصبہ خانقاہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور آپ کے مسکن اور مقام میں اقامت پذیر ہوئے آپ کی والدہ صاحبہ فوت ہو چکی تھیں اور آپ کی برادر شیر آپ کے بڑے بھائی کی والدہ (یعنی سوتیلی ماں) نے کی تھی۔ اور وہ رابعہ وقت اپنے بیٹوں سے زیادہ آپ کے ساتھ الفت رکھتی تھیں اور ایک لمحہ بھی اپنے سے جدا نہیں کرتی تھیں۔ انہوں نے حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت! جس وقت یہ عرس پر گئے تھے۔ راہ کے بیچ میں مرنے تک پہنچ گئی تھی اور یہ فقیری کے شغل میں دنیاوی کاروبار نہیں کر سکے گا۔ حضرت نے از راہ نوازش

Marfat.com

Marfat.com

کے پتے، پھول اور ریحان حاضر کئے۔ اور اس کے بعد تسلیم قسم کے کھانے پیش کئے۔ سب نے کھائے۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت سلامت! اب آپ میری خوابگاہ کی سیر بھی کریں۔ چنانچہ دوسرے برادران وغیرہ تو کنجریوں کے تماشا میں مشغول ہو گئے اور آپ اس کے ہمراہ چلے گئے۔ اس ساہوکار نے اپنے گھر کا قفل کھولا۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اندر لے گیا اور اپنے مسلمات اور مالیت کا نشان دیا۔ چنانچہ سفید مسلمات کے چند ڈھیر وہاں پڑے تھے۔ اس نے کہا یا حضرت! اگر کوئی شخص لاکھ روپیہ ایک ضرب کا مجھ سے چاہے تو میں انشاء اللہ دے سکتا ہوں اور کچھ چیز تحفہ میں اس نے پیش کی۔ آپ وہاں سے رخصت ہوئے اور اُس کاشتہ کی تقصیر معاف کی۔ اور اپنے دولتخانہ میں آ گئے۔

حاکم سے تنخواہ وصول کرنا چند روز کے بعد لاچار ہو کر متصدیوں کے ذریعہ سے سردار کے متعلق میاں محمد یار خاں رستم دل مرحوم کے ساتھ صلاح کی کہ کسی طریقہ سے سرکار سے تنخواہ لے کر ساہوکار کے حوالہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ سب لوگ تیار ہو کر حاکم کے پاس گئے اور اُس کے نزدیک بیٹھ کر ایسا کیا کہ محمد یار خاں نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔ اس کے مصاحبوں کی ایک جماعت مانع ہوئی اور تلواریں ہاتھ میں کر لیں۔ آپ نے ان کو ملامت کی اور اس کے کمر میں ہاتھ ڈال لیا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص آگے آئے گا تو وہ اپنی سزا خود دیکھ لے گا اور آپ نے اپنے کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ اسی وقت ہماری باقی تنخواہ ہمارے حوالہ کرو۔ اس نے اسی وقت سونے کے بدرے طلب کئے اور تنخواہ ادا کی۔ آپ نے تنخواہ لے کر رخصت چاہی۔ حاکم نے ہر چند ملائی کی مگر آپ نے قبول نہ کی اور کہا کہ اب مناسب نہیں۔ آپ اپنے مکان میں آ گئے اور سب لوگوں کے دام و درم کا

Marfat.com

کا حساب سمجھ سوچ کر ہر شخص کو حوالے کیا اور کوچ کر کے اپنے وطن مالوف کی طرف روانہ ہوئے۔ اکثر لوگ دو دو ہزار روپیہ جمع کر کے اپنے اپنے گھروں میں لائے اور آپ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کا خرچ لے کر اپنے دولتخانہ میں تشریف لائے۔

سخاوت و ایثار | آنے کے وقت چند گھوڑے اور خیمے وغیرہ سامان محمد یار خاں کو بخش دیا اور کچھ نقد روپے اپنے پاس رکھ لیا جس وقت شاہجہان آباد پہنچے کچھ مال و زر دے دیا جو اس سے باقی بچا وہ سر سند میں دے دیا۔ سواری کے لیے گھوڑا اور تین غلام لے کر وطن میں تشریف فرما ہوئے۔ ان لوگوں سے جنہوں نے امن عافیت اور مدافعت سے سوداگر، زمیندار اور مال مویشی والے بن گئے اور آرام لیتے ہیں اور جمعیت پذیر ہو گئے۔

دوبارہ بوشہر تشریف جانا | نقل ہے کہ جس وقت آپ پٹنہ سے تشریف لائے تھے حضرت یحییٰ صاحب کا عمر قریب تھا اور حضرت [illegible] رضا صاحب وغیرہ تصانیف بے کیے ہوئے تھے آپ [illegible] بھی اس واسطے اضافات خصوصاً حسنات کی [illegible] کے لیے [illegible] کی [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] بیٹھے ہوئے تھے آپ [illegible] [illegible] [illegible]

فرمایا کہ آج کے بعد میاں عبدالغفور کا سمت ادب کیا کرو کیونکہ یہ میرے بھائی بن گئے ہیں اور مجھ سے آگے ہو کر نذر گذاری ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم نے آپ کی ذات واللا صفات کی بدولت ہی ان کا قرب حاصل کیا ہے۔ اُس روز سے لے کر آپ کا طریقہ تھا کہ جب کبھی نوشہرہ مبارک میں جاتے تو نذر نیاز اپنے پیر و مرشد کی جناب میں پیش کرتے۔ آگے آنجناب صاحبزادہ بلند مکان کی خدمت میں گذارتے۔

آپ کی عقیدت کا حال | راہِ یقین کے ہادی۔ دنیا و دین کے مظہر (میاں عبدالغفور) ایک روز اپنی آبادی میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے چند خاص خاص تربوز لا کر آپ کی نذر گذارے چنانچہ ایک تربوز کی پھاڑیاں کیں بڑا سُرخ اور میٹھا نکلا۔ کھاتے ہی آپ کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچیں تو کیا ہی اچھا ہو اُس شخص سے پوچھا کہ یہ کونسے بالیز (واڑہ) سے ہیں۔ اُس نے عرض کر کے نشان دیا۔ آپ اُسی وقت وہاں گئے اور گیارہ عدد بڑے بڑے تربوزوں پر نشان لگا دیئے۔ امراکھی سے ایک شخص آپ کی برادری سے آپ کے ساتھ حسد و بغض کی وجہ سے اُن میں سے ایک بڑا تربوز توڑ کر لے آیا۔ آپ راستہ میں ابواحمد کے مکان کے چبوترہ پر تشریف فرما تھے یکایک آپ کے دل میں خیال گذرا کہ یہ تربوز تو ہمارے نشان کردہ تربوزوں میں سے ہے۔ فشارِ الٰہی سے وہ تربوز اُس کے سر سے گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ناچار وہ آپ کے پاس لے آیا اور نذر کر دیا۔ دوسرے روز ایک تجربے کر وہ سب مذکورہ سب تربوز اس پر لاد کر پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے اور چاہا کہ کوئی نفر بھی ہمراہ ہو چنانچہ ایک حجام ساتھ مل گیا اور کرایہ دینے کا اس پر موقوف ہوا۔ بروال تک پہنچا کر رخصت ہو گیا۔ وہاں سے

Marfat.com

آگے) کسی (شخص کے ساتھ ہوتے) کا اتفاق نہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح کے وقت وہ بوجھ لاد کر آگے روانہ ہوئے۔ جس جگہ پر حاتے نگہبانی کے لیے رات کو سوتے نہ تھے۔ بہت تکلیف اور مشقت سے راستہ کی مسافت منزل بمنزل طے کرتے ہوئے قصبہ پاک پتن میں وارد ہوئے وضو کر کے ان صاحب کمال خوشرو فرخندہ فال کے دیدار سے چشم سیر ہوئے اور غلامی کا سر ان کے قدموں میں رکھا۔ آنجناب (حافظ صاحب) نے ازراہ مہربانی آپ کا سر اٹھا کر بغل میں لے لیا پھر وہ آپ نے نذر کیے۔ انہوں نے چند تبرک رکھ لیے اور چند عدد دیوان حضرت مخدوم یوسف سجادہ نشین حضرت گنج شکر قدس سرہ کو اور دو تین دوستوں کو بھیج دیئے۔ ان کے کھانے سے بہت مہربانی اور نوازش فرمائی۔ آپ کا ذوق اور شوق بہت بڑھ گیا۔

آپ کے عشق اور مرشد صاحب کی بے تیاری میں | ایک دفعہ آپ بے اختیار ہو کر ہادی دارین اور قبلہ کونین کی جناب فیض مآب کی طرف روانہ ہوئے اور جاب یا تولوا فثم وجہ اللہ کی حالت آپ پر وارد ہوئی۔ ایسا ہوا کہ ہر ایک قدم پر دو رکعت نفل پڑھتے تھے پاک پتن پہنچے تک اور کھانے پینے کا ذریعہ یہ تھا کہ ایک تھیلا بھنے ہوئے جو (دھانی) کا ساتھ لیتے تھے اور ایک کوزہ پانی کا۔ جب بھوک غالب ہوتی تو تھوڑا سا ستو پھانک لیتے اور پانی پی لیتے۔ شہر کے اندر نہ جاتے تھے۔ راہ کے لوگ کہتے تھے کہ یہ جوگی ہیں۔

Marfat.com

پہنچے آنجناب نے از راہ بے نیازی بتریہ اشارہ بندہ نوازی فرمایا کہ اے میاں! عاشق لوگ تو جلدی سے آتے ہیں نہ کہ آہستہ آہستہ مگر یہ بات بظاہر کہی اور باطنی طور پر توجہ فرمائی۔

اشتیاق اور جلدی آنے کا بیان آپ سالک طریقت اور محرم حقیقت۔ عاشق دین اور صادق الیقین کا طریقہ یہ تھا کہ اکثر بے اختیار ہو کر دو تین ماہ کے بعد قدمبوسی کے لئے آتے تھے اور آنجناب (حافظ صاحب) کا طریقہ یہ تھا کہ جو یاران قدمبوسی کے لئے آتے تھے ایک دو روز رکھ کر رخصت کر دیتے تھے۔ اتفاقاً ایک بار دریائے چناب کی طرف سے پیر و مرشد حقیقی اور کعبہ تحقیقی (حافظ صاحب) کی رکاب سعادت انتساب میں دار السلطنت لاہور میں تشریف لائے۔ اچھرہ راوان کی گذر میں فتح محمد کھوکھر کی حویلی میں اقامت فرمائی چند کس دیگر یاران طریقت بھی آنجناب کی خدمت میں حاضر تھے چنانچہ چند روز وہاں آرام کیا اور سماع کی مجلس بھی ہوتی رہی۔ پھر اپنے وطن مالوف کی طرف روانہ ہوئے اور سب لوگوں کو رخصت فرما دیا۔ اور آپ کو (میاں عبد الغفور کو) ارشاد کیا کہ تم جھنگ سیال اور دار الامان ملتان کی سیر اور بزرگان دین اور عارفان یقین کی زیارت حاصل کرتے آنا اور آپ کی حالت یہ تھی کہ زیارت کے لئے پاؤں سے سر تک آئے ہوئے تھے۔ سیال میر محمد صاحب نے اپنا خوانا حاضر کیا آپ نے قبول نہ کیا۔

جھنگ سیال کی سیر اور بی بی ہیر کے مقبرہ کی زیارت آپ آنجناب کا وداع کرا لاکر رخصت ہو کر روانہ ہو گئے۔ اور آنجناب کی مثالی صورت کا نقش کر کے ان کو حاضر ناظر جان کر اپنا رفیق بنایا چنانچہ ارشاد ہے الرفیق ثم الطریق (یعنی پہلے ساتھی بناؤ پھر راستہ چلو) چند روز گذرنے پر

Marfat.com

قصبہ بھنگ سیال میں داخل ہوئے اور مسماۃ بی بی ہیر پر از عشق و اکسیر کے مکان مقبرہ میں جا کر درود کا تحفہ و ہدیہ بھیجا اور کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ "بی بی ہیر کھوائے شکرتے شیر" ایک لمحہ بھی نہ گذرا تھا کہ ایک اہل مراد شخص ایک مٹی کی دیگ (ہانڈی) دودھ اور چاول سے بھری ہوئی اور شکر لے کر آپ کے پاس آگیا اور کہا کہ یہ نذرانہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بی بی ہیر رح کے ارواح کے ایصال ثواب کے لئے نذر خدا لایا ہوں۔ آپ نے فاتحہ پڑھا اور کچھ اس میں سے کھایا۔ اور باقی کو اپنے تصرف میں کر لیا۔ رات وہاں رہے۔

سفر ملتان۔ شیخ بہاء الحق کے مقبرہ کی زیارت | صبح کے وقت ملتان کا ارادہ کیا۔ پے بہ پے منزل بمنزل ملتان میں وارد ہوئے۔ بزرگان ظاہرا۔ ظاہر کی زیارتیں کیں اور شیخ المشائخ۔ واقف حقائق۔ مخدوم اعظم۔ مرشد العالم۔ مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ العزیز کی خانقاہ میں رات کو استراحت کی۔

پاک پتن کی طرف روانگی | صبح کو پاک پتن کی طرف راستہ کے درمیان ایک شتر سوار آپ سے ملا اور [illegible] جائے گا؟ اس نے عرض کیا کہ [illegible] تقریباً چالیس کوس ملاقات کی [illegible]

Marfat.com

پاس اپنی روٹی تھی آپ نے وہ کھائی ۔ وہ شخص پانی پی کر اونٹ پر سوار ہو گیا آپ نے بھی اپنے کوزہ سے پانی پیا اور اس کے ساتھ روانہ ہو گئے ۔ اس نے عرض کیا کہ میں آپ کے لئے آہستہ آہستہ چلا آیا ہوں حالانکہ مجھے آگے ضروری کام ہے ۔ آپ اونٹ کا پیچھا چھوڑ کر آگے ہو گئے ۔ اور اسقدر تیز چلنے لگے کہ اس کا اونٹ بمشکل پہنچتا ۔ اس نے تعجب کیا ۔ رات موضع مذکور پہنچے ۔ صبح کو پاک پٹن کی طرف روانہ ہوئے ۔ دو روز کے بعد قصبہ ماڑی میں پہنچ گئے ۔ کوفت بخشنے والا ہے پہنچے ۔ آپ کے دل میں آیا کہ اگر آپ فرمائیں کہ اسقدر تیزی سے آیا ہے اور خفت نہ ہو ۔ پس کیا علاج کیا جائے گا ۔ آپ نے ایسا کیا کہ محمد ڈھڈی کے کنوئیں پر قیام کیا ۔ اور ایک گذاری جو کہ حضرت صاحب کا خادم تھا ۔ صبح کے وقت اپنے آپ کو شبل میں پوشیدہ کر کے زیارت کو چلے دو تین روز سے تھکے ماندے تھے کمر باندھا ہوا اور پاؤں دھی سے گرد آلودہ تھے ۔ مسافروں کی صورت بنا کر ان کا کشف القلوب کی خدمت میں شرف اندوز ہوئے ۔ آنجناب نے تبسم کر کے فرمایا کہ تم بہت سفر کر کے آئے ہو ۔ راستہ کی گرد تم پر بہت پڑی ہے آپ نے عرض کیا کہ آپ کی ذات والا صفات پر سب ظاہر و عیان ہے ۔ بہت لطف اور مہربانی فرمائی ۔

تھکاوٹ دور ہونا | ایک روز آپ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ ایک دن راستہ کی تھکاوٹ سے میرے پاؤں میں درد ہونے لگا ۔ ناچار میں بیٹھ گیا ۔ اچانک مجھے نیند آگئی ۔ وہاں آرام کیا ۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آنجناب کے پاس بیٹھا ہوں ۔ میری پنڈلی میں کیڑے پڑے ہیں اور آنجناب از راہ کرم بخشی و بندہ نوازی میری پنڈلی سے کیڑے نکال کر باہر پھینک رہے ہیں ۔ جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ مجھے کوئی

Marfat.com

تھکاوٹ نہیں۔ اُس روز سے میرا ایک پاؤں ہرگز کبھی نہیں تھکا

مہر سچیاری سے مشرف ہونا

ایک روز اُس دیوانِ خدا اور رہنمائے خلق یعنی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرمایا کہ اگر اس فقیر کا کوئی پیر یا اس سلسلہ علیہ سنیہ قادریہ بلادیہ سالمتیہ کے خادموں میں سے کوئی شخص فیض پائے اور اجازت حاصل کرے تو عین سعادت ہے اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے فقیر لوگ اس کو اس جناب فیضمآب میں داخل کر لیتے ہیں اور اس کے نام کر دیتے ہیں مگر اُس پر مُہر سرور خواص صدر ملا اعلےٰ راسخ دین اور صادق یقین یعنی حضرت پیر [illegible] لہٰذا اپنے دستخط سے کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اسی بات کے لئے [illegible] میں لے گئے۔ وہاں جا کر خانقاہ والا کی [illegible] کے وقت خواب میں ایک رقعہ آپ کو ملا جو [illegible] کی مجلس مبارک معہ نزکان مکمل [illegible] حضور میں لے جا کر ایک سفید کاغذ [illegible] مہمان کے حصول اور [illegible] رحمت و عنایت فرمایا۔ جیسا کہ [illegible] یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

پاک پتن میں حاضر ہونا | ایک روز اُس شمس سپہر۔ مُظہر ماہ و مہر۔ خورشید بُرج مکرمت۔ والا مرتبت یعنی حافظ حقیقی اور سرور مرشد تحقیقی کی ملاقات بہجت آیات کا اشتیاق آپ پر بہت غالب ہوا۔ زیارت کے حصول کے لیئے پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے۔ چند روز گذرنے پر قصبہ پاک پتن میں داخل ہوئے اور قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ آنجناب نے آپ کے رہنے کی جگہ اصطبل میں فرمائی اور وہ جگہ بہت تنگ اور گندی اور خس و خاشاک والی تھی۔ آپ نے ارشاد فیض بنیاد کے مطابق اُسی جگہ کاغذوں کی ایک چٹائی (بوریا) لے کر وہیں اپنی خوابگاہ اور عبادت کی جگہ بنائی۔ مگر اُس جگہ آنجناب کے دولتخانہ کے چھت سے نظر پڑتی تھی۔ ایک دن آنجناب آپ کا یہ حال دیکھ کر مُنہ ہاتھ دھو کے خراماں خراماں گھوڑوں کے طویلہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور بہت مہربانی سے ایک چارپائی اپنے دولتخانہ سے منگوا کر آپ کو عنایت کی۔ آپ از راہ ارادت و ادب عذر بجا لائے۔ آنجناب نے زبان گوہر فشاں سے فرمایا الامر فوق الادب (امر ما نتا ادب سے اوپر ہے) واقع ہے آپ نے ارشاد عالی کے مطابق اپنے رات سونے والے کپڑے (بستر وغیرہ) چارپائی پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ ذات بصد حسنات اپنے مکان جنت نشان کو واپس چلے گئے۔ آپ کے دل فیض منزل میں فکر اور خیال گذرا کہ اگر میں چارپائی کے اوپر آرام کروں تو ادب کے خلاف ہوتا ہے اور نہ کروں تو امر کے برعکس ہوتا ہے۔ چارپائی کو الٹا بچھا دیا۔ اس پر سویا کرتے۔ جب دن ہوتا تو حضور پر نور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام اور سجدہ تعظیم بجا لایا کرتے اور مجلس میں بیٹھا کرتے۔ ایک روز میاں ابوالخیر کھوکھر نے جو آنجناب کے دوستوں سے تھا۔ طعن کے طور پر کہا کہ آپ یہاں بڑی مشقت اور محنت کرتے ہیں تو دیکھئے کہ

Marfat.com

حافظ صاحب سے ان کو کیا حاصل ہوتا ہے؟ وہی طنز آپ کے حق میں سفارش بن گئی۔ آپ نے میاں ابوالخیر کی بات کو دل میں کوئی اہمیت نہ دی اپنے پیر صاحب کی ذات والا صفات پر آپ فدائی تھے۔

خدمات مرشد۔ تجلیات کا نزول اُن ایام میں ایک دن حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ خچروں کے چرانے کی خدمت کیا کرو۔ چنانچہ آپ اُن کو لے گئے۔ اور تبارت واہ کے کنارہ پر چراگاہ میں چھوڑ دیا۔ وہ سب خچر لڑاکے تھے مگر خدا تعالےٰ کی مدد اور بزرگوں کی توجہ سے وہ سب شورہ پشتی اُن میں سے اُٹھ گئی اور دُور ہو گئی۔ اور آپ چرانے کے وقت آنجناب کی مسجد میں جو تبارت واہ مذکور کے کنارہ پر تھی بیٹھ کر پاسبانی کیا کرتے تھے گرمی کا موسم تھا۔ دوپہر دن کے وقت لوگ آرام کر رہے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل اور لاتعداد تائید سے نور کی تجلیات اور لذت بخشنے والی روشنی آفتاب جہاں تاب کے شعلے، آپ کے سر مبارک کی چوٹی پر نازل ہوئے۔ اس حالت کے وارد ہونے کی اطلاع آپ نے اُس شمس سپہر مکرمان و مہر (حافظ صاحب) کی خدمت میں جا کر عرض کی۔ اُن حضور پُر نور نے فرمایا کہ خیر ہے۔

مجلس محمدی میں حاضر ہونا نقل ہے کہ اُن ایام میں ایک روز تبارت واہ سے وضو کر کے آپ مسجد کے اندر مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ نیند نے غلبہ کیا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کثیر سمیت تشریف فرما ہیں اور آپ نے [illegible]

Marfat.com

عنایت اور مرحمت فرمایا۔ نیز زبان عذب البیان سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی مجلس میں داخل ہوگا اور اس کا عذر بھی سبی لکھا تھا اور اس مذکور کو اپنے دل محبت منزل میں خاص طور پر محفوظ رکھا۔ دوسرے دن حافظ صاحب نے آپ سے پوچھا کہ اے حبیب! کل جو چیز تم کو واقع میں نظر آئی ظاہر کرد آپ نے واقعی بیان ظاہر کیا اور تسلیم کیا کہ یہ واردات جناب کی توجہات سے ہے۔

حافظ صاحب کا انتقال | جس دوران وہ قدسی مکان جنت آشیان. واصل لقائے یزدان۔ واقف رموز رحمان حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وفات کے سال امام الملت۔ پیشوائے ہدایت وولایت حضرت سچیار صاحب علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک کرکے وطن شریف کی طرف تشریف لا رہے تھے نوبندی حقیقت۔ پیشوائے طریقت میاں صاحب عبدالغفور بھی رکاب سعادت انتساب میں حاضر تھے۔ اُن قدسی مکان نے اثنائے راہ میں آپ کو رخصت کا اشارہ فرمایا۔ میاں صاحب نے عرض کیا کہ یا حضرت! جناب کی کمزوری مزاج شریف کی حالت میں فقیر کا جدا ہونا مناسب نہیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس مرتبہ فقیر کی وفات ہونے والی ہے۔ اگر تم حاضر خدمت رہوگے تو لوگ کہیں گے کہ ان پر مہربانی کی نگاہ بہت رکھتے تھے۔ رخصت کے وقت اپنی نعمت انہیں کو عطا فرما گئے ہیں۔ اور یہ خاصہ محبوبوں کا ہے کہ حاضر الوقت کو حق کی نعمت پہنچاتے ہیں اور دور رہنے والوں کو محروم چھوڑتے ہیں۔ اور سالکان دین اور صادقان یقین کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے طالبوں اور یاروں کو جہاں کہیں ہوں فائدہ اور حصہ باطنی پہنچا دیتے ہیں اور فقر کی چاشنی اُن کی

Marfat.com

جان کے مذاق میں بخشتے ہیں پھر فرمایا کہ میرے وصال کے بعد جلدی آجانا اور
اُس دن حق تعالےٰ جل شانہٗ کے امر سے تم کو خود بخود نیند چل جائے گا اور دوسری
علامت اُس دن کی یہ ہوگی کہ جسوقت تم آنے لگو گے تو لقدی ۔ زیور ۔ کپڑے
دستار وغیرہ خود بخود اکٹھے ہو جائیں گے ۔ ناچار آپ کو رخصت کر دیا گیا
آپ مکان شریف میں پہنچے تو چند روز گذرنے پر خواب میں دیکھا کہ دو جنت کے
دو نوجوانوں کی آستینیں لٹکائے ہوئے طلب اور یاد کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ
خود کو جلدی اور بڑی شتابی یہاں پہنچاؤ ۔ یہ حالت دیکھتے ہی آپ پر بے اختیاری
طاری ہو گئی ۔ صبح کے وقت جناب فیضمآب کی طرف جانے کا ارادہ کیا
جس وقت کہ ایسی آبادی کی طرف جلوس ارزانی رکھتے تھے ۔ راستہ میں
اچانک دیکھا کہ سورج زمین پر گر پڑا ہے ۔ آپ بیہوش ہو گئے ۔ جب ہوش
دیکھا کہ سورج اپنی جگہ آسمان پر قائم ہے ۔ آپ نے چاہا کہ کچھ زادِ راہ
لے بھی پاس ہو ۔ تھوڑا سا زیور اور ایک تھان دستار کا گیا ۔ اتنے میں سامان
کا فرمودہ پورا ہو گیا ۔ آپ کا یقین زیادہ ہو گیا کہ یہی وصال کا وقت ہے
چنانچہ چند روز نے بعد ظاہری خبر سنی ۔ زیور [illegible]
ہوئے ۔ امر وقت خان معتوب نشان [illegible]
یاروں سے [illegible]
کو ہاتھ سے [illegible]
خود میں نشان میں [illegible]
کے وصیہ کو اختیار [illegible]
[illegible]

Marfat.com

محمد امین مرحوم قوم خواجہ پراچہ نے نذر گذاری۔ چند مہینوں میں روضہ تیار ہوگیا حضرت گنج شکر کے سجادہ نشین نے از راہِ حسد نئی اینٹیں بند کر دی تھیں۔ امرا لھی سے ایک سوداگر کے دو بیٹوں میں اپنے باپ کے ورثہ میں لڑائی اور دشمنی واقع ہوگئی۔ ایک محل ان کا متنازعہ فیہ تھا۔ آخر الامر اس حویلی کو اُدھیڑ کر وہ اینٹیں آپ کو دی گئیں۔ اور اینٹوں کا ایک تودہ (ڈھیر) انجاب کے مقبرہ کی زمین سے بھی برآمد ہوا۔ دوسرے فقیروں نے آپ سے شرکت کی راہ سے سال گذرنے کے بعد انجاب کا عرس تاریخ قمری میں کیا، وہ برسات کے دن تھے اور آپ نے شمسی حساب سے مقرر کیا اور تین سال اسی طرح گذر گئے ناچار انہوں نے آپ کی پیروی کی اور بے اتفاقی دور ہوگئی۔

آپ کا ریاضت و مجاہدہ | نقل ہے۔ آپ زاہد اولیا۔ اماجد اتقیا۔ زبدۃ السالکین۔ عمدۃ الواصلین۔ دام برکاتہ کی ریاضت کے متعلق۔ آپ نے اپنی آبادی سے ربع کوس یا کم و بیش دور اپنے ملکیت کنوئیں پر ایک باغیچہ لگوایا تھا۔ اس دلربا باغ اور دلکشا چمن اور راحت افزا پھلواریوں میں ایک دو منزلہ مکان تعمیر کرایا تھا۔ وہیں اقامت اور عبادت کی جگہ مقرر کی۔ اور اس محل میں ایک نکڑی کا تخت پوش بچھا کر اس کو شغل ذکر اور ریاضت کی جگہ بنائی اور زہد و ریاضت میں بہت مجاہدہ کیا اس میں سے تھوڑا سا بیان کرتا ہوں۔ آپ نے سترہ سال تک رات کا قیام اور دائمی روزہ رکھا ہے بغرب کے وقت بارہ سر شاہی عالمگیری گیہوں کی روٹی یا دو دو چپاتی سے افطار کرتے اور اگر روزہ کھلے رکھتے تو تین دن یا دس دن میں سوائے دو ماشہ پانی کے کچھ نہ

لہ دیوان صاحب دیوان محمد یوسف ہو سکتے ہیں اس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ عارف

Marfat.com

کھاتے پیتے اور حضرت پیر دستگیر غوث ہمدانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ کا
اسم اعظم (یعنی یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئاً لِلّٰہِ) چند عشروں میں ایک کروڑ
بار پڑھ کر زکوٰۃ دی۔ قصیدہ غوثیہ۔ سورۃ مزمل۔ درود یا مولای صل۔
صلوٰۃ تنجینا۔ اور درود خمسہ کے چلے اور شغل پاس انفاس اور بسم اللہ شریف
اور کلمہ اسم باری یعنی اللہ لا الٰہ الا ھو کے عشرے کئے۔ اور نماز مکوس
پڑھتے۔ شغل ذکر آرہ مکوس کی روش پر ادا کرتے تھے۔ اور امر کا طریق
یہ ہے کہ اپنے آپ کو الٹا لٹکا کر رہتے اپنے پاؤں میں ڈال کر ہیت کے
ساتھ پختہ باندھ کر ذکر حق میں مشغول ہو جاتے۔ چنانچہ لٹکنے کے وقت
اسم باری کی کشش قلب سے کرتے اور ھُو کی ضرب گھٹنے کی طرف لے جا کر
لگاتے۔ آپ کو ذکر قلبی و روحی جاری تھا۔

نیز ان ایام میں خواب غفلت کو عمل میں نہ لاتے تھے اور اگر کسی وقت
تھکاوٹ سے تخت پوش مذکور پر آرام فرماتے تو دایاں ہاتھ سر مبارک کے
نیچے رکھتے اور دوزانو سینہ سے ملا لیتے اور بایاں ہاتھ زانو پر رکھ کر
صورت نقش مخملی بنا کر ایک لحظہ اور ایک لمحہ آرام کرتے۔

جس روز سے حق کی نعمت کا اصول حضرت ھادی [illegible]
بس حاصل کیا۔ جمال فانی سے رحلت کرنے تک نماز عصر کی سنت اور
تہجد و اشراق ادا کرتے رہے۔ ہر وقت و ہر حال میں [illegible]
ان انفاس کے شغل سے غافل اور فارغ نہ ہوتے تھے [illegible]
سلسلہ میں نادر تھے

قبولیت کے آثار [illegible]
ہونا۔ جہاں تک [illegible]

Marfat.com

ختم شریف کے لئے قدرے دودھ چاول اور دو تین من خام آٹا پکوایا۔ گاؤں کے لوگ، برادری اور قریبوں میں سے زیارت کے لئے آئے ہوئے ہر شخص کو طعام تبرک کھلایا۔ کہ ہر شخص اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیراب و تر ہو گئے۔ بلکہ اس میں کچھ بچ بھی گیا، اور آپ کے گاؤں کا یہ دستور ہے کہ اگر کوئی شخص سب لوگوں کی مہمانی کرے تو ایک مانی غلہ یا کم زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔

ایک روز چلہ یا عشرہ سے فارغ ہو کر آپ باغ میں چبوترہ پر بیٹھے تھے آپ کے دل میں خیال گذرا کہ دیکھیں کہ اسماء الٰہی کے ثمرہ میں کیا یمن و برکت ظہور میں آتا ہے ایسا ہوا کہ آپ کی نظر فیض اثر گلنار کے درخت پر وارد ہوئی اُس درخت نے آپ کو سجدہ کر دیا۔

ایک عورت کا مجنون ہو جانا نقل ہے ایک بار آپ صاحب جلال و جمال حضرت پیر و مرشد کے عرس مبارک پر قصبہ پاک پتن میں پہنچے طواف کر کے اُن قطب حق کے دیوانخانہ میں اقامت پذیر ہوئے۔ (دیوڑھی شریف کے اندر سے (بائیسکوپ) مسمات جنت کو فرمایا کہ یہ کھانا میاں صاحب کو پہنچاؤ اس نے شرکت و انبازی کے راہ سے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ برادری کا دعویٰ رکھتی ہوں۔ کسی اور کو کہو۔ مائی صاحبہ اس بات کے سننے سے ناراض ہو گئے۔ اُن کی پاس خاطر کے لئے کھانا لے جا کر بطریق اعتراض رکھ کر چلی گئی۔ یہی طریقہ اس نے پکڑ لیا۔ چند روز کے بعد حق پرستی کی نسبت (میاں) سے اٹھا کر آپ پر مبتلا اور فریفتہ ہو گئی۔ اُس روز سے اُس نے آپ سے ہنسی و ٹھٹول کرنا شروع کر دیا۔ ہر چند کہ اس کو منع کیا۔ مگر وہ ٹھٹھا اور مطائبہ سے باز نہ آئی۔ جب آپ نے (میاں عبدالغفور نے) جان لیا کہ اس کا نفس امارہ فسق و فجور کی طرف راغب ہو گیا ہے اُس کے حال کو جذب اور اس کے کمال کو سلب کر لیا۔ فی الفور وہ مجذوب و مجنون ہو گئی۔ گالیاں نکالنا

Marfat.com

اور لڑائی فساد کرنا شروع کر دیا۔ بے اختیار دوڑ کر آپ کے پاس آجاتی اور آپ سے بغلگیر ہونا ارادہ کرتی۔ ناچار آپ نے بیٹھ اور ایڑیں اس کو مارنی مقرر کر دیں اور دور کر دیا۔ خلق اللہ میں مشہوری ہو گئی۔ دوسرے یاروں نے عرض کیا کہ یہ کیا شور اٹھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اس بڑھی اور بے حیا کو ایسا ماروں گا کہ پھر نہیں آ سکے گی۔ خدا نے الٰہی سے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ننگے بدن راہ پر لیٹتی اور کبھی ڈھڈی کے جیوترہ پر جسم اوپر اور سر نیچے لٹکا دیتی۔ چند عرصہ تک اس کا حال دیوانوں مستواروں کی طرح رہا۔ پھر جب یاران طریقت عرس پر آئے تو آپ جناب کو عرض کیا کہ یا سیانا صاحب! یہ عاجزہ ڈھڈی کے جیوترہ پر ننگی پڑی رہتی ہے یہ اچھا نہیں۔ آپ نے شفقت کر کے فرمایا خدا کے حکم سے اچھی ہو جائے گی چنانچہ حق سبحانہ کی مہربانی سے کچھ عقل و ہوش اس کی طرف پھر عود کر آیا۔ جس وقت حق تعالیٰ نے اس فقیر [امام بخش لاہوری مصنف کتاب مرآۃ الغفوریہ] کو تواحقین سمیت حضیرہ متبرکہ اوچ الشاہ معظمہ مدار کی زیارت نصیب کی تھی ہم نے اس کو اندھی دیکھا تھا اس کے بعد اک آنکھ بھی ہو گئی۔ چنانچہ اندرون قناتہ حسب صاحبزادہ عالیقدر اور بہنوئی والا عہدہ نے خدمت فیض موہبت میں عرض کی کہ یا حضرت اسمات سمت کی تقصیر معاف کر دیں کہ وہ کہتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو اکھیں کر دے اور میرا حق جو آپ نے جناب سے سلک کرایا ہے وہ مجھے عطا

Marfat.com

دعا کی اور کہا کہ خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اس کی ایک آنکھ ٹھیک ہو جائے گی۔ چند روز کے بعد اس کی ایک آنکھ روشن ہو گئی۔ تہراد خالقاں میں اُس نے آنا جانا شروع کر دیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم شہر ٹھٹھہ فرید لکھویرہ میں جا کر اقامت کرو کہ لوگ تمہارے مرید ہوں گے۔ مشرق کی طرف سے فقیر لوگ دوسرے یاروں سمیت آئیں گے اور مغرب کی طرف سے بھی تمہارے خادم آئیں گے۔ اُس نے قبول نہ کیا اُسی جگہ رہی۔ کئی بار آپ کی زندگی میں اور کئی بار آپ کی وفات کے بعد قصبہ جالندھر میں آتی جاتی رہی۔ دیوانگی کی باتوں سے بچ گئی۔

شیر و سیاحت | نقل ہے کہ جنت آشیان خلد مکان حضرت حافظ صاحب علیہم الرضوان کی وفات کے بعد۔ آپ سالک طریقت واقف حقیقت سیاح بادیہ تجرید و تفرید حضرت شیخ صاحب جی (عبدالغفور) مرحوم و مغفور۔ حضرت صاحبزادہ بلند اقبال (سید غلام رسول بن سید حافظ قائم برقنداز) کو یاران طریقت کی سیر کے لئے اپنے وطن مبارک کی طرف لے گئے۔ چند اور درویش بھی ساتھ تھے۔ چنانچہ لاہور اور اس علاقہ کے مواضعات کی سیر کر کے آپ دوابہ بست جالندھر میں وارد ہوئے۔ چند روز اقامت فرمانے کے بعد ہوشیارپور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں میاں ابریشم کی مشہوری بہت تھی تین چار سو کا قدر لوگ اس کے مرید و مطیع تھے۔ اس کے گھر میں جا کر رونق افروز ہوئے وہ موصوف صاحبزادہ والا تبار کی خدمت میں حاضر اور سرگرم ہوا۔ کھانوں اور پھلوں سے مہمانی بجا لایا۔ بزرگی کی راہ سے اپنے یاروں کو کہا کہ ایک میرا دیرینہ بھائی صاحبزادہ والا تبار کے ساتھ ہے جا کر اس کو دیکھو۔ چنانچہ چند شخص جا کر دیکھ آئے۔ اُن سے پوچھا کہ دیکھ آئے ہو؟ اُن اندھوں اور

Marfat.com

بے وقوفوں نے خوشامد کی راہ سے کہا کہ تکیہ داروں اور دُرد کا ندا روں کی طرح ہے۔ یہ بات سنتے سے وہ بہت خوش و مسرور ہوا کہ میں تو ایسا ہوں میرے جیسا اور کوئی نہیں۔

نیز ایک شخص شادی نام میاں صاحب کی خدمت میں مشرف ہونے کے لئے تیار ہوا۔ میاں ابراہیم نے کہا کہ وہ تو دنیا دار آدمی ہیں تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیعت کرو۔ اُس کو ساتھ لاکر تلقین کرائی اور مبلغ پانچ روپیہ صاحبزادہ صاحب کو نذر دے کر آپ کو رخصت کر دیا۔ ایک شخص نے آکر میاں صاحب کی خدمت میں یہ سب واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے میاں تکیہ دار اور دولتمند میں ہوں گا یہ نہیں ہوگا۔ اُس روز سے اُس کے کام میں فرق پڑ گیا، مجرد اور اکیلا رہ گیا، وہاں سے روانہ ہو کر حضرت نور جمال رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں زیارت کے لئے گئے اور طواف کر کے پہاڑ سے نیچے اُتر کر اس کے دامن میں ڈیرہ کیا۔ یاران طریقت نے بھوک سے (مجبور ہو کر) کہا کہ آج ہم کو فاقہ کرا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر گوشت چوہا ہو جائے (مل جائے) تو پکا لو گے۔ انہوں نے تکرار کیا کہ اس جنگل میں گوشت کہاں سے آئے گا شاید عرش سے آجائے گا۔ اُن کی طرز [illegible]

بیٹھ گئے۔ تھوڑا سا وقت گذرا تھا [illegible]

پہاڑ سے نیچے آئے اور آپ کے ساتھ [illegible]

فرمایا کہ اس کو ہنڈیا میں [illegible]

کہ ہماری بکری کو بھیڑیا [illegible]

بیٹ اور وہ خوش [illegible]

Marfat.com

یاروں کا اعتقاد آپ پر بہت بڑھ گیا۔

آپ کا سلسلہ جاری ہونا نقل ہے کہ ایک روز میاں صاحب میاں کفت جمال صاحب رح کے یاروں نے مجلس کی۔ سب مشائخ عصر کو طلب کیا۔ اور شوق بھرا مکتوب اپنے ایک فقیر کے ہاتھ صوفی باصفا۔ عمدہ اولیا۔ واقف رموز ربانی۔ محرم اسرار حقانی۔ صاحب زبدہ عالی مقام۔ ہموار دیار دانش باخشوع تمام در قیام (میاں عبدالغفور) احسن اللہ اعمالہ کو بھیجا۔ آپ نے طریقت کی پاسداری اور خاندان کی یکجہتی کے لئے قدم رنجہ فرمایا۔ اور فقیروں کی مجلس میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے پہلے میاں صاحب شیخ محمد حیات انصاری متوطن جالندھر ساکن محلہ مکلاں کی مشہوری بہت تھی۔ کہ وہ بھی حضرت حافظ صاحب کے کامل اکمل یاروں سے تھے۔ چند شخص ان کے مرید ہو گئے تھے مگر مرشد کامل کی مرضی کے بغیر۔ جس وقت حضرت حافظ صاحب جالندھر میں تشریف لائے تھے اور دیکھا کہ مذکور نے بیوی کر لی ہے تو ناراض ہو کر فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت گذران اور مہمانداری کے لئے ایسا کیا ہے ورنہ میں ظاہر و باطن حضرت صاحب کا ہی غلام ہوں۔ آنجناب نے پھر جذبہ سے فرمایا کہ جبر۔ میاں! بیوی تیری چرخہ کاتے گی اور تمہارے کھانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس روز سے اُن کے ظاہری دنیاوی کام میں فرق پڑ گیا۔ اور لوگوں کی تسخیر جاتی رہی۔ اور آنجناب کا فرمان ظہور پذیر ہو گیا۔ ان کا ایک فقیر حسن کا نام محمد حسین تھا۔ اُن کی ہمراہی میں اکثر حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور حضرت میاں صاحب (عبدالغفور) سے بھی ارادت و عقیدت رکھتا تھا اُس سے سلسلہ جاری و ساری ہے میاں صاحب میاں کفت جمال

Marfat.com

Marfat.com

اس کے قریب عوام الناس کے مکانات ۔ کانوں اور سرکنڈوں کی جھونپڑیاں بہت تھیں کچھ اونچی کچھ نیچی ۔ اچانک میری نظر اُس آگ پر جا پڑی ۔ میں نے محمد فیض کے کان میں کہا کہ یہ لوگ کیسے بے خبر ہیں کہ اس آگ کو بجھاتے نہیں اگر ہوا چل پڑے تو سب جل جائیں ۔ اُس وقت کہیں گے کہ افسوس ہے کہ ہمارے مکانات جل گئے ۔ اُس وقت آپ جلیل زمان کی نظر فیض اثر ہم غلاموں کی طرف پڑ گئی ۔ پوچھا کہ کیا گفتگو کر رہے ہو ۔ میں نے عرض کر دیا ۔ آپ نے زبان عذب البیان سے فرمایا ۔ اے محمد فیض اگر کسی جگہ پانی کا سیلاب آجائے یا کسی جگہ آگ لگ جائے تو صدر صد نقش لکھ کر اس کے سامنے کر دیں تو حق سبحانہٗ غرقانہ کے امر سے غرق ہونے یا جلنے سے بچ جائیں گے ۔ لیکن زمانے کے وقت اپنا ہاتھ اُس آگ کی طرف اشارہ کیا ۔ وہ اُسی وقت سرد ہو گئی ۔ اور نشان بھی نہ رہا ۔ میں نے محمد فیض کو کہا کہ اولیاء اللہ کی کرامت دیکھو کہ آگ کا نشان بھی نہیں رہا ۔

بابا خراب شاہ کے عرس پر شمولیت ایک روز مشیخت پناہ بابا خراب شاہ نے اپنے پیر کا عرس اور مجلس کی ۔ ایک عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا ۔ چند کس فقیروں کے ساتھ آپ چلے گئے ۔ اس نے کھانا حاضر کیا ۔ تناول فرما کر دوپہر کے وقت قیلولہ کے لئے رخصت ہوئے کہ ظہر کی نماز عبدالکریم کے دولت خانہ میں پڑھ کر پھر آجائیں گے ۔ میاں عبدالکریم سے فرمایا کہ تم بھی آؤ اُس نے عرض کیا کہ اگر گھنڈ کا شربت گلاب ملا ہوا اور ٹھنڈا دودھ پلائیں تو خدمت میں چلتا ہوں ورنہ نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ آؤ حق تعالیٰ دے دے گا ۔ جسوقت آپ دیوانخانہ میں پہنچے ۔ میاں عبدالکریم سے کر قدمبوس ہوا اور خود بخود ایک پیالہ گرم دودھ اور ایک

Marfat.com

پیالہ ٹھنڈا پانی بعد گلاب اور کھنڈ حاضر کیا۔ آپ مقبول خدا نے فرمایا کہ پہلے ابراہیم کو دو۔ اس کے بعد تم پیو۔ ہم نے اسی طرح کیا۔ شربت کے بعد پھر خواب شاہ کے مکان میں تشریف لے گئے۔ تمام کے وقت مجلس اور چراغاں کیا۔ ایک پہر تک صوفیوں کے استقبال کے لئے کھڑے رہے۔

وجد و رقص طاری ہونا اس کے بعد ایک جماعت صوفیوں کی آئی۔ آپ لوگ سرود میں مشغول ہوئے۔ آپ صاحب کو وجد و رقص طاری ہوا۔ سب لوگ آپ کے استقبال کے لئے وجد میں آئے۔ آپ آمد میں آکر کھڑے ہوئے تھے اور محبت و عشق الٰہی کے عطر کی خوشبو سب لوگوں کے دماغ میں پہنچا رہے تھے۔ کچھ وقت کے بعد ہوش میں آئے۔ حاضرین مجلس نے سلام قدمبوسی کئے۔ وہاں سے رخصت ہو کر بھوجن عبدالکریم کے گھر استراحت فرما ہوئے اور ہم کو صاحبزادہ غلام رسول کے ہمراہ بالاخانہ پر بھیج دیا۔ اور آپ خود تشریف لے گئے۔

ادب کی تلقین اور میاں صاحب بھی صاحبزادہ صاحب

صبح کے وقت سب لوگ سلام کے لئے

صمند کو فرمایا کرا ے بے ادب تو نے کچھ

توجہ۔ یہ سنکر اتنا

ہیں ہم کو درد پیدا ہو گیا اور آنکھوں سے

روانہ ہوئے

نیض کے ہمراہ

باغ کی سیر

Marfat.com

کے باغ میں تشریف لے گئے اور بیٹھ گئے اُس وقت اکبر خاں وٹو بھی آ گیا اور اپنے باغیچہ کی سیر تشریف کی۔

موضع اڑاں میں جانا دوسرے روز سوار ہو کر آپ نے اکبر خاں کے گاؤں یعنی موضع اڑاں میں قدم رنجہ فرمایا۔ وہ مکان آپ کو پسند خاطر نہ ہوا اور فی الواقعہ وہ دلپذیر نہ تھا۔ آپ نے رات وہاں بسر فرمائی۔

موضع جگوکی میں جانا صبح کو موضع جگوکی کیطرف روانہ ہوئے۔ وہاں ایک زمیندار کے گھر کے صحن میں شیشم کا ایک درخت خوب سایہ دار تھا۔ اُس کو دیکھ کر فرمایا کہ آرام کرنے کی کیسی اچھی جگہ ہے میں نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کوئی اہل ستر معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تیر پرتاب کا قدر ہم آگے گئے تھے کہ اچانک وہ صاحب خانہ دوڑتا ہوا آیا اور قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ حضرت صاحب، میرے غریب خانہ میں آرام کی جگہ اچھی ہے۔ راہ سے واپس لا کر وہیں لے آیا اور شیشم مذکور کے نیچے ڈیرہ کرایا۔ کھانا۔ لسی اور مکھن وغیرہ حاضر کئے رات وہیں آرام فرمایا۔

موضع نوتھیہ سیداں میں جانا فجر کو کوچ کیا اور موضع نوتھیہ سیداں میں رونق افزا ہوئے۔ اور مسجد میں ڈیرہ کیا۔ بیٹھ گئے اُس گاؤں کو ڈاکوؤں نے لوٹ مار کیا تھا اور قتل کئے تھے۔ تھوڑے سے غریب اور مسکین لوگ آ کر بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی گاؤں میں جا کر تلیتروں کی تلاش کرے اور کچھ لسی قیمتاً خرید لائے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہاں تو غلہ بھی نہیں مل سکتا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ اتفاقی سے اُس گاؤں کا سردار سید محمد بخش نام جو حافظ بہیل[1] صاحب سلمہٗ ربہ کا مرید تھا خدمت میں

---

[1] حضرت خواجہ نور محمد چشتی نظامی مہاروی مدفون چشتیاں شریف م ۱۲۰۵ھ کا پیارا نام بہیل تھا شرافت

Marfat.com

آیا اور عرض کیا کہ میں دعوت کرتا ہوں آپ نے قبول فرمائی۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد وہ کھانا لے آئے۔ چنانچہ تتر کا قلیہ اور مرغن روٹیاں (پراٹھے) اور ایک لوٹا لسی کا تھا اور عرض کیا کہ یا حضرت! آج ہم شکار گئے تھے۔ آپ کے یمن و برکت سے یہ شکار ہم لائے ہیں اور ایک گانے کل ایک شخص لایا تھا۔ اُس کی لسی آپ کی خدمت میں لائے ہیں اور مکھن اپنے کام میں لاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تناول فرمایا اور خوش ہو کر اُن کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ رات وہیں رہے

توگیر فتویرہ میں جانا صبح کو ایک یار توگیر فتویرہ سے آیا اور آپ کو اپنے گھر میں لے گیا۔ چند اشخاص وہاں مرید اور معتقد ہوئے۔ رات وہاں رہے۔

لالہ کی میں جانا صبح کو دریا سے گذر کر دریا کے کنارہ پر موضع لالہ کی میں اقامت پذیر ہوئے۔ وہ لوگ داؤد پوترہ سرداروں کے ڈر سے [illegible] کے کنارہ پر بیٹھے تھے۔ رات کے وقت چراغ جلا کر دریا میں بہا دیتے تھے۔ دریا کے کنارہ پر پانچ چھ ہزار کا قدر صحرائی فوج جیسے دگا کا [illegible] سبحانی احمد شاہ بادشاہ درّ درانی کے پاس لاہور جانے کا [illegible] انہوں نے ایسا کیا کہ تفنگوں کو پر کر کے چراغوں کو مارنا [illegible] چند اشخاص کشتی میں بیٹھ کر چراغ جلانے کے لئے [illegible] پر بیٹھ کر دیکھتے تھے۔ اور ہر تفنگ [illegible] کسی کو ہوا تک نہ لگتی تھی۔ بلکہ چراغوں کو بھی [illegible] ہو گئے۔ کسی شخص نے جا کر ان کو کہا کہ ہمارے لیے [illegible] چراغوں کو نشانہ کر رہے ہو اُن کے [illegible] کی اور کہا کہ اپنی امان طلب [illegible]

جھانا جموں جانا صبح کے وقت جھانا [illegible]

Marfat.com

اور حضرت حافظ صاحب کے مرید حیاں محمد عظم ہمدانہ نے دعوت کی اور اپنے پاس رکھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک خشک ملا خدمت میں آکر بیٹھا اور توحید میں مباحثہ شروع کر دیا۔ آپ نے جواب باصواب دیا لیکن اُس بیوقوف نے سمجھ نہ کی۔ اور بے معنی باتیں کرنے لگا کہ آپ کچھ نہیں جانتے آپ نے جذبہ میں آکر فرمایا کہ تو مجنون بے عقل ہے جو نقل پر یقین نہیں کرتا قضائے الٰہی سے اُسی وقت وہ ملا جنگل کو بھاگ گیا۔ اُس کا چھوٹا بھائی آپ کی جناب میں اعتقاد رکھتا تھا اُس نے آکر عجز و انکسار کیا اور گریہ و زاری کی اور معافی چاہی۔ آپ مہربان ہو گئے اور فرمایا کہ آجائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز سہ پہر کے وقت وہ چلا آیا۔ اور قدمبوس ہو کر اپنے گناہ کی معافی طلب کی۔ آپ نے بخش دیا اور اُس سے پوچھا کہ تو کہاں گیا تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ یہاں سے جا کر دیوانہ وار میں موضع ادیرہ اور دائرہ شیخ سہایل کے درمیان سرگرداں اور حیراں پھرتا رہا کبھی مغرب کو۔ کبھی مشرق کو کبھی شمال کو دریا پر کبھی جنوب کو اور جس طرف بھی جاتا مسائل کی وہی عبارت مشاہدہ ہوتی۔ کل عصر کے وقت میں ہوش میں آیا۔ اور خود بخود (مسئلہ) میری سمجھ میں آگیا۔ میں نے تسلیم کر لیا۔ اور میں نے تعجب کیا کہ میرا مکان کہاں ہے اور میں کہاں آگیا ہوں۔ میں چل کر آپ خدمت میں آگیا ہوں۔ اس کی صحت کا وہی وقت تھا جس وقت اُس کے چھوٹے بھائی نے خدمت میں آکر دعا کرائی تھی۔

بناہ کوٹ۔ کپر میں جانا۔ گم شدہ بکری کا مل جانا وہاں سے کوچ کر کے بناہ کوٹ کی سیر کرتے ہوئے موضع کپر میں وارد ہوئے۔ اور اپنے مریدوں مائی بڈھا ئی اور شیخ بولاقی کی جگہ میں ڈیرہ کیا وہ رابعہ وقت اچھی خدمت بجا لائی۔ شیخ مذکور نے عرض کیا کہ یا حضرت ایک راس بکری گم ہو گئی ہے دعا فرماویں کہ

Marfat.com

بل جائے۔ آپ نے نمک دم کر دیا کہ اس کو چولھے کے نیچے دفن کر دیں بل جائے گی۔ اور جب بل جائے تو یہ نمک نکال کر کنوئیں میں ڈال دینا۔ احراکی سے ایسا ہی کیا۔ رات وہیں گذاری۔

چند دیہات کا سفر کر کے پاک پتن پہنچنا | صبح وہاں سے روانہ ہو کر ملکر کے راستے ماہوں ڈوگر میں گئے۔ ایک روز اس گاؤں میں رہ کر دریا سے عبور کر کے موضع سوکن میں وارد ہوئے۔ رات کے وقت نماز پڑھ کر آرام فرما ہوئے اور میں (امام بخش مولف کتاب ہراۃ الغفور یہ) آپ کے پاؤں دبانے لگا۔ آپ کی نیند کا طریقہ یہ تھا کہ لحظہ بلحظہ بیدار ہوتے تھے۔ اور جاگتے وقت سوائے اسم باریتعالےٰ کے کوئی کلام میں نے آپ کی زبان سے نہیں سنا۔ مگر پورا بیدار ہونے کے بعد۔ پانچ چھ مرتبہ جاگے اور حق تعالےٰ کا اسم ہی زبان سے نکلا۔ اور مجھ کو فرمایا کہ جا کر آرام کر۔ میں سو گیا۔ سویرے چند یاران طریقت پاک پتن سے آ کر قدمبوس ہوئے۔ پھر اکٹھے ہو کر پاک پتن میں وارد ہوئے اور حضرت حافظ صاحب کا عرس کر کے وطن شریف (جالندھر) کو روانہ ہو گئے۔

نگاہ جلالیت کا اثر | حضرت حافظ صاحب کے عرس کے دن آپ خانقاہ معلی میں بیٹھے تھے۔ سرود شروع ہوا۔ فقیروں کو ذوق شوق حاصل ہوا اور رقص کرنے لگے اس وقت غلام حسین شمون زمی قصوری جو میاں صاحب جہانیاں لکھپتی لاہوری کے یاروں میں سے تھا۔ اور جلا خاں ملازم سردار دلی خاں [illegible] کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے۔ اور جلا خاں مذکور نے غلام حسین کے گلے میں کپڑا کر ہلاری دی۔ اس وقت میں فقیر یاں ایسی کھیل کرتی ہیں۔ تعجب ہے کہ ہزاروں فقیر ایسا کرتے ہیں غلام حسین نے اس کو منع کیا تو نے حضرت [illegible] حضرت صاحب کے منکر ہیں۔ آخر [illegible]

Marfat.com

آنکھ اشکناک سے باہر نکل کر اُس پر پڑا۔ اسی وقت اس پر بے اختیاری طاری ہو گئی۔ اس نے غلام حسین کو کہا کہ یہ لوگ جادو کرتے ہیں ہم یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میرے دل میں آرہا ہے کہ میں لیٹوں اور اپنا گریبان پھاڑ دوں۔ اٹھ کر جلدی جلدی پاؤں لڑکھڑاتا ہوا چلا گیا۔ اس کے ساتھی یہ بات سُن کر دیکھنے کے لئے آگئے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی نگاہ اُن پر پڑ گئی۔ سب مست ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو قدمبوس ہوئے۔ دوسرے روز آکر پوچھا کہ آپ کا وطن شریف کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا دوابہ جالندھر جب آپ کی روانگی کی تیاری دیکھی۔ تو عرض کیا کہ آپ دو تین ماہ یہاں رہیں۔ آپ کا خرچ ہمارے ذمہ ہو گا۔ تاکہ ہم بھی آپ کی خدمت میں ذکر میں مشغول ہوں اور الی اللہ کریں۔ وہ اِلَّا اللہ کہنے کا طریقہ بھی نہیں جانتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم عزم کے بعد ٹھیرتے نہیں چلے جاتے ہیں۔ اور چلے گئے۔

سلہٹ نوشہرہ اور جموں | ایک بار پاک پتن اور لاہور سے چند یاران طریقت آپ تخیر اختیار۔ وحی نامدار۔ احسان ذات الٰہی۔ دولت تحت قبائی۔ اعز ہ اللہ انصارہٗ و ضاعف اقتدارہٗ کی زیارت کے حصول کے لئے منزل بمنزل مسافت طے کرتے ہوئے آستانہ شریف میں ہم داخل ہوئے۔ ہمارے جانے سے پہلے آپ (میاں عبدالغفور) راسخ دین اور صادق متین حضرت پیر محمد صاحب جی چنیار قدس روحہٗ کے طواف کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اس خبر کے سننے سے ہمارے سر سے شوق دیدار پیدا ہوا اور سینہ سے آہ ظاہر ہوئی۔ اُس وقت میاں محمد پناہ سلمہ ربہ اور راحوت پناہ میاں کرم الٰہی مرحوم نے بہت تسلی دی اور کہا کہ خاطر جمع رکھو سننے میں آیا ہے کہ آپ جناب جموں میں تشریف لے آئے ہیں چنانچہ ہم نے ایک قاصد کو عرضی دے کر خدمت

Marfat.com

شریف میں روانہ کیا کہ پختہ خبر لاؤ۔ جس وقت قاصد مذکور قصبہ مکیر نال میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ جناب یہیں تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ وہ عرضی اس نے خدمت فیض درجت میں پیش کی۔ آپ نے جواب باصواب تحریر فرمایا کہ ہم آٹھ دن تک پہنچ جائیں گے تم کوئی تکلیف نہ کرنا اور ایک گھوڑا موضع کھسن میں کھڑا تھا۔ اخوان پناہ مرزا امانت کے لیئے کہ وہ بھی حضرت صاحب کا یار تھا منگوا لیا (اس خبر کے سننے سے) جان کو تھوڑا سا قرار آیا۔ اور انتظار بڑھ گیا۔ چنانچہ سات روز انتظار کر کے تیار ہو کر استقبال کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور ہم نے ایکدوسرے سے صلاح کرلی کہ اگر آپ وہی نامدار آج تشریف لے آئے تو ہمارا جانا استقبال کے طریق پر ہو جائے گا۔ وہاں سے آگے چلے جاویں گے۔ اور سید محمد شاہ مرحوم کو وہاں چھوڑ کر ہم چلے گئے۔ جس وقت ہم موضع کھسن میں پہنچے تو وہاں کے سردار روشن خاں سے ہم نے پوچھا کہ آپ ذات دار صفات یہاں تشریف فرما ہونے میں باندھی اس نے کہا کہ نہیں اور گھوڑا بھی ہم نے راستہ کے خطرہ سے نہیں بھیجا اور موضع کھسن [illegible] سے دس کوس ہوتا ہے اس خبر کے سننے سے ہمارا کمر ٹوٹ گیا اور راستہ کی تھکاوٹ سے وہاں مقام کیا۔ اور روٹیاں پکوا کر فقیروں کو کھلائیں۔ [illegible] دن رہ کر پھر روانہ ہوئے کچھ آگے گئے تھے کہ وقت ہو گیا۔ آدھا گھنٹہ تھے کہ میں نے یاروں کو کہا کہ نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہو آئے گا اس پر پڑھ لیں گے۔ ہمارا ان کے [illegible] لوگوں کا چوتھا حصہ اور آ کے گئے تھے۔ کہ اتنے میں ایک شخص آگے سے ملاقی ہوا اور کہا کہ [illegible] جلدی اور شتابی جاؤ کہ ایک شخص صاحب کنوئیں پر اقامت پڑھ رہے ہیں اور تمہارا انتظار کر رہے ہیں یاروں نے [illegible]

Marfat.com

کیا اُس وقت میں نے (میاں امام بخش نے) کہا کہ کیوں فکر کرتے ہو۔ صاحب
کشف کو معلوم ہوتا ہے وہ بے خبر نہیں ہیں۔ جلدی سے ہم چاہ مذکور پر
پہنچ گئے۔ آپ نے گھوڑا میرا امام کو ہم نے چراگاہ میں دیکھا اور خوش
ہو گئے۔ لیکن آپ مسجد میں آرام کر رہے تھے۔ جس وقت ہم مسجد کے قریب
پہنچے تو آپ سے ملاقات ہو گئی۔ اور ہماری طرف متوجہ کیا۔ دیکھتے
ہی یاروں کو بڑی خوشی ہوگئی۔ اور آپ سے مصافحہ کیا۔ ہم قدمبوسی ہوئے اور
سر سجدہ تعظیم میں رکھ دیا۔ مہربانی کا۔ خوب کو پھیرا۔ افاقہ کے بعد ہم نے
عرض کیا کہ یا حضرت کسی شخص کو آپ نے فرمایا ہے کہ یاروں کو خبر کر۔
آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ وہیں سے آکر کھانے میں قیام فرمایا۔ رات وہاں رہا کر

کیورتھلہ کو جانا صبح کے وقت ہم کو فرمایا کہ تمہاری کیا صلاح ہے کیورتھلہ میں
چلتے ہو یا تمہارے مکان پر۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم جناب کے تابع ہیں۔ آپ
سوار ہو کر کیورتھلہ تشریف لے گئے۔ اور رفیق پیدل ہوتے۔ رائے ابراہیم
آنجناب کا معتقد تھا لیکن اُس نے جلاب لیا ہوا تھا۔ آپ ذات والاصفات
نے میاں عبدالرحمٰن۔ میاں جان محمد میاں متین۔ میاں چوہڑ میاں مہند
اور مجھ کو (میاں امام بخش کو) ساتھ لیا اور رائے کے پاس تشریف لے گئے
رائے صاحب نے اُٹھ کر قدمبوسی کی۔ اور سب یاروں کے ساتھ بغلگیری
کی۔ اور پوچھا کہ یہ احباب کہاں سے آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے
فرمایا پاک پتن اور لاہور سے آئے ہیں۔ رائے مذکور نے رخصت کے وقت
عرض کی کہ یا حضرت آج مجلس سماع اور نغمات کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا
پھر کبھی۔ انہوں نے بہت التجا کی آپ نے یاروں کے پاس خاطر قبول کر لیا۔
چنانچہ رائے صاحب نے کھانا تیار کر دیا۔ دیوانخانہ کے اندر اور باہر فرش

Marfat.com

کرا یا ۔ فقیروں کی مجلس اندر ہوئی ۔ اور دنیا داروں کی مجلس باہر اور سرود جاری ہوا ۔ سرود کی لذت سے کوئی واصل نہ ہوا چند وقت کے بعد امرا کھی سے محمد حیات مرحوم کے یار محمد حسین پر حالت طاری ہوئی ۔ وہ دولتمند

وجد و حالت کا ظہور | ہے جو لوگ ہنسنے لگ پڑے امرا کھی سے ایک داؤد نا آیا اور سینہ پر سنے لگا ۔ سب دنیا دار لوگ اٹھ کر اس حلقہ میں آکر بیٹھ گئے اس کے بعد یکایک تو لدن عشرتی سوال نے یہ **غزل** گائی

چہ تدبیرا ے مسلماناں کہ من خود را نمیدانم ۔۔۔ نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نے مسلمانم
نہ مشرقی ام نہ غربی ام نہ بحری ام نہ برمی ام ۔۔۔ نہ از ارکان طبیعی ام نہ از افلاک گردانم
نہ از ہفدم نہ از سندم نہ از ریم نہ از سانم ۔۔۔ نہ از ملک عراقی ام نہ از خاک خراسانم
نہ از خاکم نہ از باوم نہ از آبم نہ از آتش ۔۔۔ [illegible] نہ از فردوس رضوانم
نہ ہمچوں کافراں کافر نہ ہمچوں عابداں عابد ۔۔۔ نہ ہمچوں زاہداں زاہد نہ خاوز نے مسلمانم
دوئی را چوں جدا کردم دو عالم را یکے دیدم ۔۔۔ یکے جویم یکے گویم یکے دانم یکے خوانم
مکانم لامکاں باشد نشانم بے نشاں باشد ۔۔۔ نہ تن باشد نہ جاں باشد کہ باشد جاں جانانم
ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ۔۔۔ بجز یا ہو و یا من ہو دگر چیزے نمیدانم

الا اے شمس تبریزی چناں مستی درین عالم
بجز مستی دمے ہوشی مبا شد ہیچ سامانم

آپ صوفی صفا او عارف لقا کو انوار الٰہی اور تجلیات نا متناہی سے وجد او ۔۔۔ طاری ہوا ۔ رقص میں آئے اور چکر پھرنے لگے ۔ ساری مجلس کو خدا کی برکت اور آپ کے انفاس متبرکہ کے طفیل بے اختیاری کی حالت او وجد طاری ہوا بلکہ رائے صاحب دروازہ کے حلقہ کو ہاتھ میں پکڑے بے اختیاری میں گھومنے لگے کوئی لیٹتا ۔ کوئی روتا کوئی نعرے مارتا ۔ در و دیوار بھی مست تھے امامہ کے بعد

Marfat.com

ہر شخص نے آپ کے قدم چومے اور عقیدت کی کمر آپ کی خدمت میں باندھی۔
اور حق کی محبت کے جام سے چکھا۔ ایک پہر رات گذرے مجلس برخاست ہوئی
مسجد میں جا کر لوگوں کو کھانا کھلایا۔ رات وہیں استراحت کر کے صبح
رخصت ہوئے رائے صاحب نے چند روپے نقد اور چند سفید تھان نذر
کئے۔ وہاں سے آستانہ شریف (جالندھر) میں داخل ہوئے۔ دس گیارہ روز
ان غلاموں کو خدمت میں رکھ کر رخصت فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔
وہاں سے ہم گریہ زاری کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔

ایک مجنون کا شفا پانا ایک روز آپ مرجع اہل یقین۔ قدوۂ دنیا و دین
حکیم دردمندان۔ داروئے مستمندان صاحب سخا۔ لقائہ باصفا (میاں
عبدالغفور) اعزاللہ انصارہ و ضاعف اقتدارہ، حضرت حافظ صاحب
قدس سرہ کی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک حضوریہ پہنچا کر تسلیم ہوا
اور عرض کیا کہ یا حضرت! میرا داماد بیماری کی وجہ سے دیوانہ اور مسلوب العقل
ہو گیا ہے ہر شخص کو برا بھلا اور گالیاں دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے درگاہ
حق سبحانہ میں توجہ کریں اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہو جاوے
چنانچہ آپ ذات فائض البرکات کو عصر کے وقت اپنے گھر میں لے گیا۔ آگے
وہ بیمار یوسف خان نام چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اس کے قریب دوسری
چارپائی پر آپ ذات مصدر حسنات بیٹھ گئے۔ بالمئی توجہ سے درود شریف
پڑھ کر بیمار کے منہ پر پھونکا۔ اسی وقت وہ فضول باتوں سے چپ ہو گیا،
آپ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور مست ہو گیا۔ اس کے سسر نے ایک سالدری
اور شیرینی نذر کی۔ آپ وہاں سے اٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ یوسف خان
نے فریاد اور شور برپا کیا۔ اور اپنے لوگوں کو کہنا شروع کیا کہ اے دشمنو میرے

Marfat.com

ایمان کو کہاں لئے جاتے ہو اور میری آنکھوں سے کیوں پوشیدہ کرتے ہو۔ آپ ذات فائض البرکات نے واپس ہو کر توجہ کی اور اس کی تسکین کی اور فرمایا کہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ رہی کروں گا نیز فرمایا کہ روزانہ ماہی کا ایک آبخورہ بھیج دیا کرنا ہم دم کر دیا کریں گے۔ امراکھی سے تین چار روز کے بعد شفا نے کامل پائی۔ مبلغ پچیس روپیہ لاکر حضرت صاحب کی نذر کئے اور مرید و معتقد ہو گیا۔ سعادت ابدی حاصل کی اور سیاہ کاری ترک کر دی خوب دردمند اور صاحبدل ہو گیا رچند مدت کے بعد آپ کے ذوق و شوق میں جان دے دی۔

ایک دیوانہ کا تندرست ہونا

ایک شخص مسمیٰ نام غالیچہ باف تھا۔ اس کی ماں فوت ہو گئی۔ اس کا سالا عوض نام اس کے غم سے دیوانہ ہو گیا۔ مسمیٰ مذکور نے خدمت میں آکر عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ مرغی کا ایک انڈا لے کر نشان لگا کر اس کی پیٹ کے پیچھے توڑ دو۔ اس پر عمل کیا۔ حق تعالیٰ کے راہ سے فی الفور وہ ہوش میں آ گیا۔

تین ماہ تک کبھی وہ مستی اور کبھی ہوش میں ہوتا جب ہوش میں ہوتا تو وہ بوقت دن اس کو سایہ (آسیب) سمجھتے مسلمانوں کے ڈر سے پیسہ گرم کر کے اس کے جسم پر داغ دیتے اور کچھ اثر نہ ہوتا۔ اس کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر اس کو اپنے گھر میں قید کر دیا۔ تین ماہ کے بعد مستی کو افاقہ ہو گیا۔

دیوان صاحب دیدی کو لے کر آنا

آپ پاک پتن میں تشریف رکھتے تھے دیوان جمال خاں نے پاک پتن کا محاصرہ کیا۔ اس وقت دھنیت راگ کو رسول نے حضرت صاحب کے سپرد کیا۔ ایک روز جہاں خاں نے مشیخت پناہ حقائق و معارف آگاہ شیخ الاسلام رسول کو بطریق ملازمت بلا کر قید کر لیا۔ حضرت

Marfat.com

نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ جہانخاں سے ملاقات کرکے دیوان
صاحب کی خلاصی کرائیں۔ اور خدا و رسول کا واسطہ ڈالا۔ حضرت صاحب اور
میاں محمد اسحاق لشکر میں گئے۔ سردار جہانخاں نے کہہ بھیجا کہ آہستہ آہستہ
تشریف لاویں کہ ہم بھی استقبال کے لئے آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں فقیر ہوں
کوئی حرج نہیں۔ اور یکایک اس کے سامنے چلے گئے جلدی جلدی ننگے پاؤں
چند قدم آگے سے آیا۔ اور آنجناب اس کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ اس کے بعد
میاں محمد اسحاق بغلگیر ہوا آپ کو اور میاں محمد اسحاق کو چارپائی پر بٹھایا
اور دیوان صاحب کی خلاصی کی گفتگو ہوئی۔ دو من ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ ایک قسط
پہلے اور دوسری قسط رہا ہونے کے بعد۔ جب آپ رخصت ہو کر شہر میں آئے
تو مصاحبوں اور دیوان لچھمن رائے نے غفلت سے کام لیا۔ آپ نے ناراض ہو کر
فرمایا کہ دیوان صاحب خود بخود رہا ہو جائیں گے چنانچہ جس وقت بادشاہ
ملتان سے آگے گذر گیا۔ امرتھی سے سیلاب آگیا اور چند لوگ غرق ہو گئے
کسی شخص نے اس کو عرض کیا کہ میں تمہارے قربان جاؤں چند بزرگان اور
کچھ اشخاص ناحق قید میں ہیں اس نے کہا کہ سب کو رہا کر دو اور نواب
عقران پناہ محمد شجاع خاں کو سپرد کیا کہ دیوان صاحب کو ایک پالکی دیکر
رخصت کرنا۔ حضرت صاحب کا فرمودہ ظاہر ہو گیا،

ایک پرندہ مسخر ہونا | ایک روز ایک شخص چند عدد جانور منگھ کی قسم سے
لایا۔ اور حضرت صاحب کی نذر گذارے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے بازو
کھول کر مرزا محمد علی کے حوالہ کر دو۔ چند دنوں کے بعد تین عدد جانور
اڑ کر چلے گئے اور ایک جانور تین چار مہینے کا قدر رہا۔ ایکدن رات کے
وقت اس نے ایسا کیا کہ آنجناب کے پلنگ کے پاس بیٹھ کر اپنی چونچ سے

Marfat.com

آپ کے قدم مبارک کو ہلا کر بیدار کیا ۔ اور اُڑ کر آپ محبوب الٰہی کی بغلوں میں جا بیٹھا اور آدمی کی طرح بغلگیر ہونے لگا۔ آپ ذات والا صفات نے اپنا شفقت کا ہاتھ اس پر پھیرا اور پکڑ کر چارپائی کے نیچے بٹھا دیا۔ اسی وقت اُس کے جفت (جوڑا) نے آسمان پر آواز کیا دوسری بار وہ جانور پھر آکر بغلگیر ہوا۔ آپ نے میاں محمد پناہ کو بیدار کر کے فرمایا تماشا دیکھو اس کا جوڑا آیا ہے اور آواز کرتا ہے اس کو طلب کرتا ہے اب یہ رخصت چاہتا ہے ازراہِ شفقت آپ نے اجازت دے دی وہ چند بار آپ پر قربان ہو کر اڑ کر چلا گیا۔ اور اپنے جوڑا کے ساتھ ملاقی ہوا۔

گھوڑوں پر تصرف | آپ کا ایک گھوڑا تھا۔ جب چلتے چلتے تھک جاتا تو کھڑا ہو جاتا۔ آپ فرماتے بیٹھ جا تو وہ بیٹھ جاتا پھر فرماتے اٹھ تو اٹھ کر رواں ہو جاتا اور ایک گھوڑا ہیرا نام تھا۔ ایک روز آپ سالک طریقت بہاولپور کی طرف چلے جاتے تھے موضع ادیرہ اور موضع اگوکے کے درمیان آئے۔ آگے آگے بخشو قوال سرود کرتا ہوا چلا جاتا تھا۔ گھوڑا سن کر مست ہو کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ذات والا صفات نے مجھ کو فرمایا کہ دیکھ۔ میں نے کہا: عرض کیا کہ یہ سرود پر نہیں جاتا۔ بلکہ آدمی کے پیچھے جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ تو آگے ہو جا۔ میں امر عالی بجا لایا۔ میرے ساتھ وہ نہ آیا۔ بخشو کو فرمایا کہ تو بھی چپ ہو جا۔ وہ ہر کسی کے پیچھے چلنے لگا۔

نگاہ جذب کا اثر | جس وقت آپ بہاولپور سے ملتان جانے کے ارادہ سے آکر ملاقی ہوئے۔ ایک دن اپنے مکان میں اُس نے محلہ کی عورتیں آپ کے دیکھنے اور تسکین کے لئے ایک ریشم فراش پر نگاہ جذب دلی چلا چلا کر ہاتھ کے ہاتھ سے گر پڑا اور کانپنے لگا۔ اس وقت میں نے عرض کیا

Marfat.com

میں عرض کیا کہ ابراہیم کی حالت دیکھتے ہو اس نے کہا کہ یہ میاں صاحب سے (ا
نہیں ہے یہ رحمت کا مرید ہے میں نے پھر تکرار کیا۔ کہ اس وقت میاں صاحب
سے اثر ہوا ہے چنانچہ خانصاحب نے اس کو بلا کر پوچھا اس نے کہا کہ جس وقت
حضرت صاحب نے مجھ پر نگاہ کی میں اُس وقت لرزہ میں آیا۔ اس سے پہلے
یہ حالت کبھی نہیں ہوئی۔ سب لوگوں نے یقین کیا۔

لودھراں میں ڈیرہ کرنا | چند دنوں کے بعد ملتان کی طرف تشریف لے گئے۔
جس وقت موضع لودہرہ (لودھراں) میں پہنچے دوپہر کا وقت تھا حقایق
آگاہ سیادت دستگاہ زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین حضرت مخدوم
گنج بخش[1] مظلہ العالی کے باغ میں جاکر بیٹھے۔ اور ڈیرہ سرکار حقانق پناہ کی
حویلی میں کیا۔

حالت جذب و مستی | حضرت صاحب کا چہرہ سُرخ اور آنکھیں میگوں ہوگئیں
اور حق کی مستی طاری ہوگئی۔ سہ پہر کے وقت نماز پڑھ کر ڈیرہ کی طرف تشریف لیگئے
بالاخانہ پر چڑھے۔ حق کی مستی سے حضرت صاحب کے پاؤں لغزش کرتے تھے۔
چھت پر جاکر بیٹھ گئے۔ نیچے طویلہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اور مجھ سے پوچھا کہ
یہ گھوڑا کس کا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب کا ہے۔ پھر پوچھا کہ
کون حضرت صاحب؟ اُس وقت میں نے سمجھ لیا کہ آپ حال مستی میں ہیں۔

ملتان میں جانا | اس وقت ایک شخص نور محمد نام آکر قدمبوس ہوا اور چند وقت
خدمت میں بیٹھا اس کو اثر پہنچا۔ رات وہاں رہ کر صبح کے وقت آگے کو روانہ
ہوئے چند کوس تشریف لے گئے ہوئے تھے کہ وہ شخص بے اختیاری سے گھوڑا

---

[1] ان سے مراد سید فضل علی المخاطب بہ مخدوم حامد گنج بخش تالف باقی الاوراد متولد ۱۱۴۹ھ متوفی ۱۱۹۷ھ ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

دوڑا آتا ہوا آیا اور حاضر ہو کر قدمبوسی ہوا اور یاد حق کی التماس کی۔ اُس کو حق کے راستہ سے واقف کیا اور رخصت دے دی منزل بمنزل ملتان میں وارد ہوئے اور چند روز رہے۔

بہاولپور اور قلعہ دھراوڑ میں تشریف لے جانا کچھ عرصہ کے بعد آپ پھر بہاولپور میں تشریف لے آئے۔ آپ سے پہلے خان مغفرت نشان شہر کے لوگوں سمیت بادشاہ کے آنے سے کوچ کر کے قلعہ دھراوڑ میں چلا گیا تھا۔ جس وقت انہوں نے حضرت میانصاحب غفرہ اللہ کی خبر سنی۔ میاں اسلام خاں کو ہمراہ لے کر حضرت صاحب کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ بھی دھراوڑ کوٹ میں تشریف لے چلیے۔ آپ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ تم کو یہاں لے آئے گا۔ اُس نے پھر التماس کی کہ میں آپ کے لیئے آیا ہوں آپ نے فرمایا کہ کوئی اور کام ہوگا۔ اور احسان فقیر پر کرتے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ آپ کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ نیز کہا کہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو متصدیاں اور مصاحبان میں آپ نے فرمایا کہ فقیر کا دل تو نہیں تھا مگر اب تمہاری دلجوئی کی خاطر وہاں جانا ضرور ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ بوجھ اٹھانے کے لیئے کئی اونٹ بیلوں والی ایک رتھ اور خرچ کے لیئے کچھ لوگ دے کر چلا گیا۔ اور آپ دوسرے روز آرام کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوئے۔ اُس وقت خان مرحوم اور اُس کا بھتیجا اکبر ملاقی ہوئے اور آپ کا کوٹ کے قریب ڈیرہ کرایا۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت میرا قلعہ کی تدبیر کر رہا ہوں۔ اسی لیئے آپ کو تکلیف دی ہے آپ [illegible]

عمدہ خان مبارک خان عباسی متوفی ۱۱۸۷ھ

عمدہ محمد جعفر خان الملقب بہ نواب محمد بہاول خان اول والی بہاولپور

Marfat.com

ہو جائے گا۔ اس نے دوسری بار عرض کیا کہ کب ہو گا۔ دعا کریں کہ اسی وقت ہو جائے
آپ نے فرمایا کہ جا اسی وقت شروع کر دے چنانچہ اسی وقت اس نے عمارت
بنانی شروع کر دی۔ آنجناب نے اُن کو رخصت کر کے آرام کیا

فصد کرانا جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ میرے بھائی حکیم عبدالرحمٰن کو لاؤ۔ اُن کو
کہا کہ آج میری نبض میں گرمی ہے۔ چاہیے کہ میرا فصد کرو۔ اس نے عرض کیا کہ
بڑھاپے کی عمر میں حکماء نے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں تھوڑا سا
خون نکال دو۔ موصی الیہ نے نشتر لگا کر تھوڑا سا خون پیالہ میں نکالا۔ اُسی وقت
آپ نے فرمایا کہ یہ خون کا پیالہ کسی پاک جگہ میں کوٹ کے متصل دفن کر دو۔ چنانچہ
حافظ محمد سلیم اور میں نے قلعہ کے نیچے زمین کھودی اور ایک بڑی اینٹ اس جگہ
سے برآمد ہوئی۔ اسی اینٹ کے نیچے پیالہ رکھ کر مٹی ڈال کر بند کر دیا۔

فرمان پورا ہوا میری والدہ صاحبہ نے اس جگہ ایک حاملہ بکری حضرت صاحب
کی نظر میں پیش کی اور عرض کیا کہ یا حضرت! اس کا بچہ صاحبزادہ عالیقدر سید
غلام رسول پاک پتنی کو دے دیا۔ کہ وہ اُن کی نذر ہے۔ آپ نے تبسم کر کے فرمایا
کہ اگر بچہ جن کر یہ بکری مر جائے اور بچہ زندہ رہے تو میری نذر تو ضائع ہو گئی
اور صاحبزادہ کی نذر درست رہی۔ امر الٰہی سے چند روز کے بعد اس نے بچہ جنا اور
خود بکری مر گئی۔ حضرت صاحب کا فرمان پورا ہو گیا۔

قلعہ دھراوڑ کی آبادی کی دعا آپ دھراوڑ سے کوچ کر کے خان مغفرت نشان
سمیت بہاولپور میں آکر رخصت ہوئے اور وطن شریف کو روانہ ہوئے۔ آپ کی دعا
سے دھراوڑ کوٹ خوب آراستہ اور محکم ہو گیا۔ اور خان جنت آشیان اکثر فرماتا
تھا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے بعد اور حضرت صاحب کی دعا و مدد سے مرمت ہوا
ہے ورنہ چند بار ہم نے مرمت کرنا چاہا تھا۔ اکثر کام معطل رہتا تھا اور آنجناب کی

Marfat.com

خدمت میں خرچ اور نذر نیاز حسب پیش کی۔ آپ وہاں سے خوشوقت رخصت ہوئے۔

شیخ عمادالدین قریشی کا ملازمت سے مشرف ہونا جس وقت جیرپور میں پہنچے باغ میں ڈیرہ کیا۔ سہ پہر کے وقت فرمایا کہ آؤ پرانی مسجد میں نماز پڑھیں۔ اثنائے راہ میں اشفاق نشان میاں نور محمد خاں کھرانی کے ڈیرہ پر شیخت و شرافت پناہ حقائق و معارف آگاہ خفیلت و کمالات دستگاہ۔ زبدۃ الواصلین عمدۃ الکاملین شیخ عمادالدین قریشی اطال اللہ عمرہ و زید درجاتہ اقامت پذیر تھے جو شیخ الشیوخ غوث الملک شیخ الاسلام مخدوم العالم حضرت مخدوم شیخ بہاءالدین ذکریا قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے تھے۔ میں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا آؤ ان کی بھی ملاقات کی جائے۔ جس وقت آپ دیوانخانہ کے اندر گئے آگے وہ شیخت پناہ مسند پر بیٹھے تھے اٹھے اور آپس میں بغلگیر ہوئے۔ جن معارف و حقائق آگاہ کے دل میں خیال آیا کہ آپ اگر صاحب کمال ہیں تو میرا ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھائیں گے اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کریں گے۔ حضرت صاحب نے ایسا کیا کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا دیا۔ وہ ادب سے نہ بیٹھے مگر ان کو یقین آگیا اس کے بعد قال اللہ اور قال الرسول کی گفتگو ہوئی۔ پھر ان کو فرمایا اے کمالات دستگاہ آپ کو چاہیے کہ رازدانی اور امور یزدانی سے بھی کچھ حاصل کریں۔ ان کا یقین اور بڑھ گیا۔ چنانچہ اسی روز مغرب کے وقت ایک خوان شیرینی کا لے کر باغ میں آئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں مشرف ہوئے۔ اور حق کی مستی سے گھونٹ چکھا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صاحب کی صفت و ثنا میں ایک قصیدہ مبارک کہا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

Marfat.com

ے

اے ہادیِ راہِ یقیں وے مظہرِ حق را ظہور
اے مہدیِ دنیا و دیں وے مظہرِ از دریائے نور
اور مقطع یہ ہے ۔ ے

دل مردگاں را جاں دہی ہم فیضِ از عزاں دہی
گوہر بجائے ناں دہی مہدی خدمت اے غفور

دلیل خاں کو فقیر کرنا ایک افغان دلیل خاں نام خدمت میں مشرف ہوا۔ سب فقیروں کو بُرا بولتا تھا کہتا تھا کہ شیطان ان کو تحریک دیتا ہے۔ اور یہ ناچتے ہیں کھیل کرتے ہیں۔ جس وقت کہ حضرت مہاولپور میں تشریف لائے ہوئے تھے وہ بھی ہمراہ تھا۔ امرالٰہی سے ڈیرہ کے مکان میں خربوزہ کی ایک بیل بے موسم پیدا ہوگئی۔ افغان مذکور نے اُسی جگہ دھونکرنا مقرر کیا اور دل میں خیال کیا کہ اگر مبالغہ صاحب کامل ہیں تو اس بیل کو پھل لگ جائے گا چنانچہ مربی کامل کی برکت سے اور اس کا صدق پختہ کرنے کے لئے ایک خربوزہ کلاں اور شیریں اس کے ساتھ لگا۔ وہ اتار کر آپ کے پاس لایا اور ساری حقیقت ظاہر کی۔ آپ نے آدھا خربوزہ خان مغفرت نشان کو بھیج دیا اور دوسرا آدھا ٹکڑے ٹکڑے کرکے حاضرین مجلس کو دیا۔ اس کے بعد اس عزیز نے قصد کیا کہ یہ تو حضرت کی نذر کر دیا ہے۔ فقیروں کا حصہ اور میرا حصہ اور ہوں گے۔ چنانچہ تین عدد اور خربوزے پیدا ہوگئے۔ ایک روز آنجناب نے اس کو فرمایا اے دلیل خاں پہاڑ کی نواحی میں جاکر کسی غار میں بیٹھ۔ اور خدا کی یاد کر تاکہ لذت پائے اور تیری نظر فیض اثر ہو جائے اس نے عرض کیا کہ میں فقیر نہیں ہونا چاہتا۔ بادشاہ یا وزیر یا امیر ہو جاؤں۔ آپ نے

Marfat.com

تبسم کیا اور چپ ہو گئے۔ ایکدن ملتان میں غلام مصطفےٰ اور بخشو قوال آنجناب کی خدمت میں سرود کر رہے تھے۔ سب لوگوں کو وقت قلب طاری ہوئی اور حضرت صاحب کی نظر فیض اثر دلیل خاں پر پڑی مست ہو گیا۔ اور رقص میں آیا۔ کپڑا پھاڑ دیا۔ افاقہ کے بعد آکر قدمبوس ہوا اور دوسرے یاروں سے بغلگیر ہوا۔ جس وقت میرے پاس آیا میں نے کہا کہ تجھ کو شیطان نے تحریک دی ہے اس لئے میں تیرے ساتھ بغلگیر نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ مجھے خبر نہیں تھی میں نے پوچھا کہ اب کیا خبر پائی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسمارا کھی کے ساتھ سماع سنا ہے جس وقت کہ آپ نے ملتان سے کوچ کیا۔ اس نے تلوار اور اپنے کپڑے لاکر نذر کئے۔ اور عرض کیا کہ میں فقیر ہوتا ہوں آپ نے کپڑے اس کو واپس دے دیئے اور فرمایا۔ فقیری دل میں ہے لباس میں نہیں اُس روز سے اگر وہ بیمار ہو جاتا تو اپنا علاج نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ذات خود شفا دے گی اور اچھا درد مند اور اثر ناک ہو گیا۔ اور جہاں کہیں وہ سرود سنتا یا کوئی خوش آواز سنتا تو مست ہو جاتا۔ اُس کو حضرت کیا کہ ہم نے خدا کے سپرد کیا۔ وہ گریہ زاری کرتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

بہادر خاں درانی کا ٹھیک ہو جانا ایک اور افغان بہادر خاں دُرانی نام حضرت صاحب کی خدمت میں مشرف ہوا (مرید ہوا) سعادت ارادی حاصل کی اور دعا کرائی کہ یا حضرت توجہ فرمائیں کہ میرا بازو ٹھیک ہو جائے۔ اُس سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ایکدن شاہ ولی خاں کے گھر میں ہم چوری کرنے گئے۔ پاسبانوں نے پوچھا۔ کیا ہم قلعے میں انہوں نے پکڑ لیا اور سپاہگر گرفتار کر لیا۔ لیکن قوم درانی کی وجہ سے جلدی قتل نہ کیا۔ اور مجھ سے قسم مانگی۔ اس وقت میں نے اپنا ہاتھ قرآن پر رکھا۔ اور قسم کھائی

Marfat.com

کہ میں چور نہیں ہوں۔ قرآن مجید اور فرقان حمید کی برکت سے اسی وقت میرا بازو خشک ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ استغفار پڑھو اور درود شافی روزانہ گیارہ بار پڑھ کر اپنے بازو پر دم کیا کرو۔ خدا کے حکم سے ٹھیک ہو جائے گا۔ چند روز کے بعد تھوڑا تھوڑا حرکت کرنے لگا۔ اور وہ رخصت ہو کر اپنی ولایت میں چلا گیا۔

خان بہاولپوری سے ملاقات ایک بار آنجناب بہاولپور تشریف لے گئے۔ ایک روز خان فردوس مکان نے آپ کی ذات گرامی سے پوچھا۔ آپ کا طریقہ کس سلسلہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں قادری ہوں۔ کہ مخزن اسرار غیبی مطلع انوار لدنی دانائے دقائق عرفان۔ واصل یزدان۔ گنجور توحید یکتائی۔ محرم اسرار خدائی۔ واقف جرم جلال شاہد بزم وصال۔ اعلیٰ حضرت سید عبدالوہاب قدس سرہ وزاد برکتہ کے واسطہ سے ہم منسلک ہوتے ہیں۔ اس بات کے سنتے ہی وہ بہت خوش و خرم ہوا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں قادری مرید ہوں اور نعمت بھی قادری سلسلہ سے حاصل کرتا ہوں۔ چنانچہ خان مرحوم سیادت پناہ۔ نقابت دستگاہ۔ حقائق و معارف آگاہ۔ زبدۃ السالکین۔ عمدۃ العارفین۔ مخدوم صاحب حضرت گنج بخش صاحب سلمہ اللہ وابقاہ کا مرید تھا۔

اے یار۔ عرفان کا نکتہ اور اسرار خداوندی فیض مآب حضرت میاں صاحب جی کی جناب سے طلوع و روشن و عیان ہوئے۔ اور حق تعالیٰ کی محبت کا پیالہ چکھا۔

طغیانی کی حالت میں دریا سے پایاب گذرنا آپ بہاولپور سے رخصت ہو کر چل دیئے۔ میرے (امام بخش کے) بھائی صاحب میاں غلام محی الدین کو بہاولپور میں رخصت کیا اور کہا کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ جس وقت آپ حاصل پور کی منزل پر پہنچے۔ سننے سے ایک ہندو ملاقی ہوا۔ اس سے پوچھا کہ راستہ

Marfat.com

کی حقیقت بتاؤ۔ اس نے کہا کہ میں پنڈلی اور کمر تک پانی جھاگ کر آیا ہوں
میں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ ریگستان والے راستہ سے آپ
قدم رنجہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ تھوڑا سا راستہ دے
دیگا۔ ناچار ہو کر میں چپ ہو رہا۔ اس وقت میاں ملتانی نے خوشامد
کی راہ سے عرض کیا کہ یہی راستہ اچھا ہے میں نے اس کو کہا کہ تو بیجا
کہتا ہے اور تیری بات میرے دل میں نہیں آتی۔ اور تیرے کہنے پر وہ شخص یقین
کرے جو تیرا مرید ہو جاوے۔ چاہیے کہ تو جسارت نہ کرے کہ دوسرے لوگ
تیرے کہنے پر یقین کر لیں گے۔ اس بات کے سنتے ہی حضرت صاحب متبسم ہوئے
اور میری باتیں اس کے حق میں سفارش بن گئیں آگے چل کر اس کا ذکر
کیا جائے گا۔ جس وقت ہم پانی پر پہنچے قدوت الٰہی سے تھوڑا سا راستہ
خشک نظر آیا۔ اس کے دو طرف پانی کھڑا تھا جس وقت کہ آپ
مبارک پور میں پہنچے۔ دو روز مقام کر کے کوچ کیا۔

میاں ملتانی کو رخصت کرنا

اور برادر عزیز میاں ملتانی کو رخصت کیا اور
فرمایا کہ تجھ کو خدا کے سپرد کیا، اور ہم تجھ سے راضی ہیں اس وقت مجھ کو کہا
کہ اس بار ملتانی نے بھی خدمت کی ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت کی توجہ سے
درد مند بھی ہو گیا ہے۔ میاں مذکور کو شفقت سے فرمایا کہ مبارکپور میں بیٹھ کر
خوشے اور جوار کے گنے کھاؤ اور لسی پیو چنانچہ چند لوگ اس کی خدمت میں
اعتقاد سے آئے لسی اور خوشے اور گنے موجود کئے آنجناب کا فرمان پورا
ہو گیا۔

روضہ سچیار صاحب کی تعمیر

حضرت سچیار صاحب کا عرس آگیا۔ میں جانے کو
تیار ہوا۔ خان مرحوم نے بھی روضہ منور کی عمارت کے لئے مبلغ چار سو روپیہ

Marfat.com

بھیجا۔ چنانچہ اس سے پہلے حضرت صاحب ۔ حضرت پیارے صاحب کے روضہ کی عمارت میں مشغول تھے۔ چند روز سلسلہ کرنے کے بعد میں خدمت میں پہنچا ۔ اور آنکھوں کو روشن کیا۔ چنانچہ ڈیڑھ مہینہ یا کم و بیش وہاں رہے ۔ اور عمارت خشتی تیار کی اور سفیدی وغیرہ مرمت کا کام صاحبزادہ عالیقدر حضرت میاں سلطان محمد صاحب سلمہ ربہ کے ذمہ لگایا۔ اور جو مبلغات باقی بچ گئے تھے۔ وہ بھی اُن کے حوالے کئے کیونکہ حضرت صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ عرس کے روز بازو بند میاں صاحب میاں سلطان محمد صاحب کو سپرد کر دیا۔ اور رخصت ہوئے۔

واقعہ وفات | آنجناب کی طبیعت بیمار تھی۔ ایک روز اپنے مبارک توشہ خانہ سے کچھ مبلغات نقد اور چھڑیاں منگا کر لوگوں کو دیں اور اپنے اندرونی کاروبار مرزا علی محمد کو سپرد کئے۔ ڈیوڑھی کے خادموں کی خدمت بھی انہیں کو فرمائی۔ نیز اپنے بھتیجا میاں محمد دائم کی غور و پرداخت میاں محمد پناہ کو فرمائی۔ کہ یہ شخص اچھا ہے اور محمد دائم کو کہا کہ اپنے بھائیوں کے کہنے پر نہ چلنا۔ چند روز کے بعد فقیروں نے عرض کیا کہ یا حضرت حکیم کو طلب کر کے علاج کرائیں۔ آپ نے فرمایا کہ طبیب کا کچھ کام نہیں۔ یاروں نے بہت مجبور کیا۔ چنانچہ ایک فقیر مسمی بہ سید صدرالدین شاہ کو حکیم کی طلب کے لئے بھیجا۔ امراتسر سے اس کے آنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اسوقت لوگوں کی صلاح سے حسن شکم باغبان طرف سے دیوچہ لے کیسے ساتھ نکلا۔ چند روز کے بعد اپنے باغیچہ میں چبوترہ کی عمارت شروع کرائی اور حلی معمار کو فرمایا کہ کرسی کے قد جتنا اونچا بناؤ اور چاروں طرف چار اعدان بناؤ اور بیچ کی جگہ فراخ بنانا کہ نماز پڑھی جا سکے

Marfat.com

معمار نے عرض کیا کہ یا حضرت! آگے چبوترہ کی بنیاد چھوٹی ہے اگر حکم ہو تو بڑی کردی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اسی قدر بناؤ۔ جب بنیاد کھودنے والے آئیں گے خود بخود بڑی کردیں گے۔ اس نے عمارت شروع کی۔ اس بات کے دیکھنے اور سننے سے یاروں کو بے قراری اور بے آرامی پیدا ہوگئی۔ اُس وقت آپ نے فرمایا اے دوستو۔ صبر کرو مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمر میری بارہ ۱۲ چودہ ۱۴ برس ہے خواہ سال ہیں ماہینے یا دن۔ نیز حافظ احمد کو فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مکتر پہنے ہوئے اور ہتھیار لگائے ہوئے میں اپنے مرشد حقیقی اور کعبہ تحقیقی کے پاس بیٹھا ہوں وہ فرماتے ہیں کہ اے یار اس مکتر اور ہتھیار کو دور کرو۔ دوسرے کپڑے پہن کر میرے پاس آؤ۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میرے جسم سے دور ہوجائے گی اور صحت پیدا ہوجائے گی۔ اس خواب کے سننے سے حافظ کی تسلی نہ ہوئی۔ غمناک اور پریشان ہوگیا اور رونے لگا۔

ایک روز منہ مبارک سے آہ کی آواز نکلی۔ اسوقت بھائی صاحب محمد نے عرض کیا کہ یا حضرت۔ اس سے پہلے ایک سال کی بیماری میں یہ آہ آپ نے کبھی نہیں کی۔ آج کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آج سارے جسم میں درد پیدا ہوگیا ہے۔ اُس وقت اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت سوائے آپ کی ذات عالی کے ہمارا کوئی خبر لینے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا اے میرے یار جو پختہ ہیں وہ تو پختہ ہیں اور جو لوگ کچے ہیں [illegible] تم جس جگہ رہو گے خوش اور محفوظ رہو گے۔ نیز اخوان شاہ حافظ محمد سلیم نے بھی اس طور عرض کیا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا اے میاں تم بھی ہو۔ لیکن اے یار عاشقی میں سچ اچھا ہے نہ جھوٹ۔ چند دنوں کے بعد کپڑا نکلوا کر حضرت صاحب نے اپنا کفن درست کرایا۔ اور پیری (نام مخفی کی)

Marfat.com

والدہ نے ایک گودڑی ٹکڑوں کی اپنے ہاتھ سے بنا کر آپ کی نذر کی سوئی تھی۔ ایک روز ایک گفتگو میں فرمایا کہ یہ گودڑی قبر کے لائق ہے۔ اس کو سنبھال رکھو۔ میری قبر پر ڈالنا اور فقیروں کو رخصت فرما دیا کہ جاؤ۔ آج ہم کو شفا ہو گئی ہے۔ اُس وقت میاں محمد پناہ نے علیحدہ ہو کر سب کو کہا کہ کہیں دُور نہ چلے جانا۔ ناچار وہ رخصت ہو کر کسی قریب جگہ میں رہے۔ نیز فقیروں کو فرمایا کہ اے دوستو! ایک ایک مُٹھی آٹا سب لایا کرنا اور عرس و مجلس کر کے چلے جایا کرنا تاکہ محمد پناہ کا ہم پر احسان نہ ہو اور میں بھی تمہاری مجلس میں حاضر ہوا کروں گا۔ ایکدن دوپہر کے وقت محمد مزرا علی کو فرمایا کہ محمد دائم کو بلاؤ چنانچہ بلا کر فرمایا کہ اے میاں۔ ایک دو اینٹیں لا کر چارپائی کے نیچے ایک طرف رکھ دو اور پانی لاؤ کہ میں غسل کروں۔ میاں مذکور نے اینٹیں لا کر چارپائی کے نیچے رکھیں۔ اور میاں محمد پناہ کو بتایا کہ حضرت صاحب اس طرح فرماتے ہیں۔ میاں محمد پناہ نے ایک شیشی گلاب لا کر آپ کے جسم مبارک پر ڈالی۔ جس وقت گلاب خرچ ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا اے میاں جلدی کرو کہ عشق الٰہی کی آگ جلا رہی ہے اُسوقت میاں محمد دائم نے میاں محمد پناہ کو کہا کہ اگر اس وقت غسل کرا دو گے تو برادری کے لوگ بدنام کریں گے کہ اس وقت میں ان لوگوں نے دشمنی کی ہے۔ اسوقت پردہ کر کے مائی صاحبہ کو بلایا۔ جس وقت وہ رابعہ وقت آئیں حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اب یہ تمہارا وقت نہیں تم چلی جاؤ۔ رخصت فرمایا اور کہا کہ ہمارا نصیب یہی ہے کہ تم غسل نہیں دیتے اور اپنا ہاتھ ہاتھ سے ہمارا۔ دونو میاں مذکور دُور گئے اور کنوئیں سے پانی نکال کر اُسی

Marfat.com

چارپائی پر معہ بستر غسل دے دیا۔ اُسی وقت حضرت صاحب کا رنگ گلاب کے پھول کی طرح ہو گیا۔ اور آنکھیں مَیگون (مست) ہو گئیں اور فرمایا کہ آج میں صحت پا گیا ہوں۔ دوسرے کپڑے پہنے اور دوسری چارپائی پر بستر کر کے اس پر بیٹھ گئے۔ اُس وقت میاں محمد شاہ تاب نہ لا سکا اور آنجناب کے عشق سے اپنی دستار زمین پر دے ماری اور سر قدموں پر رکھ دیا۔ حضرت صاحب نے شفقت سے اس کا سر اپنی بغل میں لے لیا۔ اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا جو کچھ میں نے تم کو تلقین کی ہوئی ہے۔ وہی ہے اور کچھ نہیں خاطر جمع رکھو۔ اور ہم کو حاضر ناظر جاننا اور اور اپنا قدر بھی ہم کو اب معلوم ہوا ہے اور نصیحتیں کیں کہ اگر فقیر سے ایک صغیرہ گناہ ہو جائے اور دنیادار سے ساری عمر کبیرہ گناہ ہوتے ہیں تو ایک برابر ہے۔ بلکہ فقیر کا صغیرہ گناہ اُن سے بڑھ کر ہے اور فقیر وہ ہیں جن سے مستحب بھی ترک نہ ہو اور فرمایا اس سے پہلے اور بھی کئی کام تھے۔ اب صرف یاروں کی طرف رہتا ہوں۔ اس کے بعد چند روپوں کے شیرینی منگوا کر خیرات کئے۔ اس کے بعد حضرت صاحب کو پاخانہ کی حاجت ہوئی ایک دم کا فور جھاگ سی آئی۔ محمد شاہ نے مہتمن کے سوا [illegible] کو فرمایا کہ اس کو سونگھو اس نے سونگھا اور عرض کیا کہ انار کی بو آتی ہے اس سے پہلے آپ نے انار کے چند دانے تناول کئے تھے۔ آپ نے فرمایا اب کوئی علاج نہ کرنا۔ میرا اندر صاف ہو گیا ہے۔ شام کے وقت سر کو درد ہونے لگا۔ رومال سے سر کو باندھ دیا۔ اسی حالت میں چارپائی پر لیٹ گئے اور کبھی درد سے پاؤں دراز نہ کئے تھے۔ اور سوائے ٹیکہ نہ بیٹھے تھے۔ اور نماز اشارہ سے پڑھتے تھے۔ اسی حالت میں اڑھائی پہر

Marfat.com

رات گذر گئی اور سب فقرا اس وقت وضو کر کے آپ کی چارپائی کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب خود بخود اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ حافظ محمد سلیم چارپائی کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ حافظ نے عرض کیا کہ غلام ہے۔ دوسری بار جذبہ سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ میں حافظ ہوں سن کر چپ ہو گئے۔ فقروں کو آثار خلق معلوم ہو گئے۔ انہوں نے آپ کی ذات مبارک کو پھر چارپائی پر لٹا دیا اور تکیے (سرہانے) ہٹا دیئے۔ اُسوقت میاں بہادر خاں کو بلا کر نبض ملاحظہ کرائی اُس نے کہا کہ حضرت صاحب جان بحق تسلیم کر چکے ہیں۔ اُس وقت سب لوگ رونے اور نوحہ مارنے لگے۔ امراکھی سے حضرت صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور چارپائی کو پکڑ کر اُٹھ بیٹھے اور دونوں زانوں پر بیٹھ گئے۔ مگر تکیہ کے بغیر۔ ذکر قلبی جاری ہو گیا۔ سب لوگ تعجب اور حیرت میں پڑ گئے۔ اُس وقت محمد پناہ نے کہا کہ جو شخص بد اعتقاد تھے۔ ان کو بلاؤ اور پتہ دو اور پوچھا کہ آپ مردہ ہیں یا زندہ ہیں۔ چند لوگوں نے آ کر دیکھا اور اعتقاد کیا کہ آپ زندہ ہیں۔ پھر محمد پناہ نے کہا کہ اگر شریعت پاک میں جائز ہوتا تو میں صاحب حال میں رہتے۔ لیکن شرع شریف کا پاس ضروری ہے۔ چار گھنٹے گذرے تھے اُس وقت حضرت صاحب کو پکڑ کر چارپائی پر لٹا دیا۔ اور شہد کا شربت چکھایا۔ آہستہ آہستہ تین بار آپ نے فرمایا۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ اور بعد کے کلمے پڑھ کر درود کا اشارہ کیا۔ اور جان بحق تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گھنٹہ یا دو گھنٹہ رات باقی ہو گی کہ سب لوگ گریہ و زاری کرنے لگے۔ ہر جگہ سب لوگ درد و غم اور گریہ زاری سے کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ خود بخود سوئٹس پیدا ہو گئی۔ چند لوگوں نے خواب میں دیکھے

Marfat.com

چنانچہ میں نے بھی واقعہ میں دیکھا۔ نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ میاں محمد پناہ نے سب لوگوں کو کہا کہ اے یاران۔ نماز قضا نہ کرنا۔ سب لوگ اٹھے۔ وضو کیا اور نماز گذاری۔ سویرا طلوع ہوا سب لوگ روتے اور ایکدوسرے کے قدموں میں گرتے اور بغلگیر ہوتے اور نوحے مارتے۔ برادری وغیرہ کے لوگ اکٹھے ہو گئے چنانچہ آپ کو غسل دیا۔ اعضاء پر مشک کافور ملا۔ کفن پہنایا اور گلاب چھڑکا۔ نعش مبارک چارپائی پر رکھ کر اٹھائی اور باغیچہ مذکور میں نماز جنازہ پڑھی دوپہر دن گذر چکا تھا۔

تاریخ وفات اور تدفین | جمادی الاخر کی ستر ہویں تاریخ بدھوار کے دن۔ ماہ اسوں کی تیسری ۳ سمت ۱۸۲۹ ایک ہزار آٹھ سو انتیس بکرمی) ۱۱۸۶ھ گیارہ سو چھیاسی ہجری تھی کہ آپ جنت آشیان اور فردوس مکان کو دفن کیا اور سپرد حق کیا۔ وہاں سے آکر فاتحہ خوانی پر بیٹھے۔ قل پڑھنے کے دن سب فقیر جمع ہوئے۔ گدی مبارک اور تبرکات محمد مرزا علی کو بٹائے۔ اور سجادہ نشین بنایا۔ حادثات دیوڑھی کی مصلحت سے۔ نیز حضرت صاحب نے اس کو اپنا بیٹا فرمایا تھا۔ کیونکہ آپ کا صاحبزادہ محمد پناہ نام عفوہ اللہ آپ سے پہلے رحلت کر گیا تھا۔ اور باقی تین بھتیجے ہیں۔ چنانچہ میاں شیر محمد اور ولی محمد اور محمد دائم۔ ایک نواسہ صوفی نام اور ایک نواسی مسمات بی بی پردہ میں ہے۔ اور فقیروں کے نام اس لئے تحریر نہیں کئے کہ وہ تین پشت تک

ہیں۔ اگر کسی کا نام بھول جاوے تو وہ طعن کریں گے اور ہر شخص اپنے عمل سے روشن ہو جاوے گا۔

تاریخ وصال

شد وصال پیر ما ہادی شہ عبد الغفور | چار شنبہ روز بود و ہفدہم تاریخ نور
سر و یازدہ صد ہشتاد و شش ہجری حادی اللہ | سیوں تاریخ اصول صبح دم وقت سحور

Marfat.com

دیگر از روئے ابجد

یارے ازوے بجواب کرد سوال — تا ز تاریخ وصل گوئد سال

گفت خورم بیادِ مہر اندیش — سال تاریخ رمز رحلتِ خویش

چون ز دنیا کنارہ ورزیدم — ملک فردوس مرحمت دیدم

۸۶ — ۶۱۱

دیگر

چونکہ رخت از جہان فانی بست — واصلِ حق شد و ازیں جا رست

سال تاریخ آں چو کردم فکر — ہاتفم گفت - آں بجنت رفت

۸۶ — ۶۱۱

بیان امام بخش کا جالندھر پہنچنا | ایکبار آدھی رات کے وقت میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑی حویلی میں کھڑا ہوں اور حضرت صاحب بالاخانہ سے نیچے آئے ہیں تندرست۔ نئی پوشاک اور بال ایکدم سے چھپاں جیسے پانی سے غسل کر کے آئے ہیں۔ آپ آگے ہیں۔ آپ کے پیچھے میرا بھائی کرم الٰہی اس کے پیچھے ہمشہ۔ میں نے قدمبوسی ہو کر پوچھا کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا۔ حویلی کے دروازہ اس وقت میری آنکھیں حضرت صاحب کی آنکھوں سے دوچار ہوئیں۔ بے اختیاری سے رونا جاری ہو گیا۔ اچانک جاگ پڑا۔ بے اختیاری حد سے زیادہ ہو گئی۔ جتنے کہ سارا دن رونا اور غمین تا تاریخ چند روز کے بعد حضرت صاحب کے وصال کی خبر پہنچ گئی۔ خواب کا دن وہی تھا سننے سے سب لوگوں پر درد و الم طاری ہوا۔ فاتحہ خوانی کی اور چند یاروں سمیت کھانا بر عرس کر کے روانہ ہوئے اور جالندھر میں پہنچے۔ آگے صاحبزادہ عالی قدر (سید غلام رسول و الحافظ برخوردار پاکپتنی) بھی وہاں تھے۔ مزار مبارک کا میں نے طواف کیا اور ایسا سوزاں و بریاں ہوا کہ تحریر میں نہیں آ سکتا۔

روضہ کی تعمیر | اس کے بعد سجادگی کی دستار صاحبزادہ کے ہاتھ سے محمد روز اعلیٰ

Marfat.com

کے سر پر بندھائی اور روضہ بنانے کی تدبیر پیش کی قبروں اور آبادی کے لوگوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا۔ میں لاچار ہو کر بستی شیخ کی آبادی میں جا کر بیٹھ رہا۔ چند روز کے بعد فقیر اور دشمن اور پیرزادے صلح کر کے جمع ہو کر میرے پاس آئے اور مجھے پھر حضرت صاحب کی آبادی میں لے گئے۔ اور عمارت کی اجازت دے دی چنانچہ میں نے شروع کر دی۔ تکیہ کا چبوترہ دیوار کے ساتھ پیوستہ نہیں ہوتا تھا لاچار توڑ دیا۔ اچانک زلزلہ آیا اور زمین اور مکانات کانپنے لگے۔ اس وقت میاں محمد پناہ نے کہا کہ امام بخش دیکھو۔ میں نے کہا تم کو کیا ہے۔ یہ بھی ہمارا شرف ہے کہ سب لوگ میرے پیر و مرشد کے خوارق کہیں گے۔ میں نے بنانے کے لئے یہ کیا ہے دوسرے لوگوں کی طرح نہیں۔ چند دنوں میں قد آدم جتنی عمارت بلند ہو گئی۔ ستائیسویں روز محمد پناہ نے عرس علیحدہ کیا۔ اور صاحبزادہ بقدر نے علیحدہ کیا۔ صبح کے وقت میں کسی کام کے لئے ہوشیار پور کی طرف چلا گیا۔ لگاؤں کے لوگوں نے حسد کی وجہ سے میاں شرف الدین کو کہا کہ میاں امام بخش روضہ بنا برا بنوا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے میاں شیخ محمد کو بھیج کر عمارت بند کرا دی۔ اسی روز میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب کا روضہ خوب پاکیزہ اور نقش و نگار سے آراستہ و پیراستہ ہے اور آپ جنت آشیان روضہ رضوان میں بیٹھے ہیں۔ اور میں سامنے کھڑا ہوں اور فرماتے ہیں اے امام بخش ہم کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے ہو۔ جلدی آؤ اس وقت میں آپ کا قدمبوس ہوا ہوں اور رو کر عرض کیا کہ یا حضرت بندہ کی کیا مجال ہے۔ شفقت کا ہاتھ میرے سر پر پھرا اور پھر میں پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر قطب کی طرف ایک بڑا پردہ ہے۔ برنگ سبز۔ سرخ اور زرد بڑا شفاف جو میں فرج کی طرح اور اس کے درمیان ایک لکڑی کا دیوانخانہ ہے نیا اور مستحکم۔ اور کچھ مرد ان سفید لباس اس میں آجا رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ یہ کیا

Marfat.com

اسی وقت اُس طرف سے ایک ندا سنوئی کہ تو نہیں جانتا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیوان ہے۔ اور ان کا عقد ہوگیا ہے۔ کسی کی بالادستی میاں نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد میں بیدار ہوا اور بیقرار ہو گیا، میں نے تیاری کی اور دوسرے لوگوں کو کہا کہ وہاں کچھ خلل ہو گیا ہے۔ اُس روز بجوارہ کے دلالوں نے آنے نہ دیا۔ ظہر کے وقت میاں غوث شاہ پہنچا اور صاحبزادہ کا خط دیا کہ شیخوں نے عمارت بند کر دی ہے دوسرے روز کوچ کر کے میں پرنور گاؤں میں پہنچا۔ طواف کر کے میاں شرف الدین کے پاس گیا اور کہا کہ یہ کیا مناسب تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کروں۔ لوگ ہم کو آرام بیٹھنے نہیں دیتے۔ تم روضہ بنواؤ۔ چنانچہ عید کے روز میں نے پھر عمارت شروع کرادی اور جو طریقہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اسی طرح ظاہر ہوا۔ غرض کر کے میں گھر چلا گیا، دو سال کے بعد خود بخود سب فقیروں نے اتفاق کیا اور حضرت صاحب کا عرس ستر ہویں ماہ جیٹھ کو مقرر کر دیا کہ آسودگی سے کرتے ہیں اور پہنچ جاتے ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے حالات میں جن مریدوں کے نام ملتے ہیں۔ وہ بترتیب حروف تہجی لکھے جاتے ہیں۔

۱	میاں ابرہیم فراش	بہاولپور
۲	رائے ابراہیم	کپورتھلہ
۳	حافظ احمد	
۴	میاں امام بخش لاہوری مصنف مراۃ المعصومیہ	موسیٰ وال
۵	مرزا امانت	
۶	بخشو قوال	

Marfat.com

۷	مائی بدھائی	گجرات
۸	شیخ بلاقی	"
۹	میاں بہادر خاں	
۱۰	بہادر خاں درانی	
۱۱	مسمات بی بی ۔ نواسی آنجناب	جالندھر
۱۲	میاں جان محمد	
۱۳	میاں جوھڑ	
۱۴	دلیل خاں افغان	
۱۵	سردار دوست خاں	کھتن
۱۶	میاں سلیمان	
۱۷	میاں شرف الدین	جالندھر
۱۸	میاں شیر محمد برادرزادہ	"
۱۹	میاں شیخ محمد	
۲۰	سید صدرالدین شاہ بدولھی والد	قلعہ دھراور
۲۱	میاں صوفی نواسہ آنجناب	جالندھر
۲۲	میاں عبدالرحمن	
۲۳	میاں عبدالکریم	
۲۴	علی معمار	جالندھر
۲۵	شیخ عمادالدین قریشی	خیرپور
۲۶	عوض	
۲۷	سید غلام رسول ولد حافظ برقنداز	پاک پتن

Marfat.com

۲۸	میاں غلام محی الدین لاہوری	بہاولپور
۲۹	غلام مصطفےٰ قوال	
۳۰	میاں غوث شاہ	جالندھر
۳۱	میاں کرم الٰہی	
۳۲	میاں متین	
۳۳	میاں محمد اسحاق	
۳۴	میاں محمد بیتاب	
۳۵	میاں محمد دائم برادرزادہ	جالندھر
۳۶	حافظ محمد سلیم	
۳۷	سید محمد شاہ	
۳۸	میاں محمد فیض قریشی	کوٹ کمالیہ
۳۹	میاں محمد مرزا علی شاہ سجادہ نشین	جالندھر
۴۰	مستانا غالیچہ باف	
۴۱	میاں ملتانی	مبارکپور
۴۲	میاں مہمند	
۴۳	نور محمد	
۴۴	میاں نور محمد خاں کھرانی	خیرپور
۴۵	میاں ولی محمد برادرزادہ	جالندھر
۴۶	یوسف خاں پٹھان	

رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۶۸

علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی [1]

ان کا ذکر مندرجہ ذیل کتب و رسائل میں بھی ملتا ہے :

۱۔ (الف) اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۴۳ء مقالہ صادق علی دلاوری بہ عنوان "محمد ماہ صداقت" بزبان اردو۔

(ب) یہی مقالہ "مقالات منتخبہ اورینٹل کالج میگزین" جلد ۲ ص ۶۰ - ۴۴۸ میں بھی شامل ہے۔

۲۔ پاکستان میں فارسی ادب : تالیف ڈاکٹر ظہور الدین احمد۔ جلد سوم، ص ۲۷۰ - ۲۶۴ مطبوعہ ادارۂ تحقیقات پاکستان۔ دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۷۷ء

۳۔ ریحانۃ الادب (فارسی) تالیف محمد علی مدرس تبریزی خیابانی۔ مادہ "ص" ص ۴۵۸، طبع اول۔ ایران ۳۳ - ۱۳۲۹ شمسی اور طبع ثانی میں جلد ۳ ص ۴۱۷۔

۴۔ قاموس الاعلام (عربی) تالیف شمس الدین سامی۔ مطبوعہ استنبول ۱۶-۶-۱۳۰۶ھ ص ۲۹۴۳۔

ثواقب المناقب

۱۔ اس کتاب کے بعض اقتباسات شیونرائن کی فارسی کتاب "حصر الصفات" میں موجود ہیں جو شعبان ۱۲۳۴ھ میں تالیف ہوئی تھی اور اس (حصر الصفات) کا ایک نسخہ شمارہ ۳۱۷ - ۱۹۶۷ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں موجود ہے۔

۲۔ ثواقب المناقب کا ایک مخطوطہ پشتو اکیڈمی لائبریری پشاور (شمارہ نسخہ ۴۸۴) میں بھی ہے۔ یہ نسخہ متاخر ہے اور دونوں طرف سے ناقص ہے۔ اس کا آغاز اس جملہ سے ہوتا

[1] صداقت کنجاہی اور ان کی کتاب ثواقب المناقب کے بارے میں یہ تمام تعلیقات عارف نوشاہی نے مہیا کی ہیں۔

Marfat.com

ہے۔ "بقصب السبق انگشت نما شد"۔ ۳۳۸ صفحات پر مشتمل اس مخطوطے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کتب خانۂ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں موجود ہے۔

۳۔ اس کی مکمل اشاعت کا ذمہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے لیا اور ۱۳۹۴ھ میں مرکز کے مدیر جناب علی اکبر جعفری نے حضرت شرافت مرحوم سے طباعت کی غرض سے ثواقب المناقب پر تعلیقات بھی لکھوائے۔ جنہیں حضرت مرحوم نے ۱۲۵ صفحات میں لکھا اور "عواقب المعاقب" کا نام دیا۔ مگر مرکز کے حالات دگرگوں ہونے کے باعث یہ کتاب شائع نہ ہو سکی۔

۴۔ جناب نذر حسین چوہدری ساکن پھالیہ ضلع گجرات نے کتب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف کے نسخوں کو سامنے رکھ کر "ثواقب المناقب" کی تصحیح کی ہے اور ۱۳۵۸ شمسی میں دانشکدۂ ادبیات و علوم انسانی دانشگاہِ تہران سے اپنے مقالہ بنام "تصحیح ثواقب المناقب" پر ادبیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کا یہ مقالہ ٹائپ شدہ ۲۷۵ + ۱۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی ایک نقل کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ نذر حسین صاحب نے اپنا یہ تمام کام حضرت شرافت مرحوم کی علمی معاونت اور (غیر رسمی) راہ نمائی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور ان کی لکھی ہوئی تعلیقات بھی اس میں ضم کر لی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مقالہ میں ۲۹ قسم کی فہارس اعلام کا اضافہ کیا ہے۔

۵۔ ڈاکٹر نذر حسین مذکور نے ثواقب المناقب پر ایک فارسی مضمون اسلام آباد سے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والے فارسی ماہنامہ "سروش" میں شائع کیا جو حضرت شرافت کی لکھی ہوئی مذکورہ تعلیقات کے مقدمہ سے ماخوذ اور اقتباس شدہ ہے۔

۶۔ ثواقب المناقب للشیخ محمد
الکنجاوی القادری الھندی
المتخلص بصدا قت توفی
سنہ ۱۱۴۵ھ تمادن واربعین و

Marfat.com

مائۃ واحد ۔ (ص ۳۴۸)
(ایضاح المکنون فی الذیل علی
کشف الظنون عن اسامی الکتب
والفنون ۔ اسمٰعیل پاشا بن محمد امین
بن میر سلیم العبد العزیز
متعلقہ صفحہ ۳۴۴
میاں وحی محمد صاحب

ولد مولوی علیم اللہ بن مراد بخش بن علیشیر قوم ارائیں
میاں عیسیٰ کی رہائش چوہلہ قصبہ ہوشیارپور تھی۔ مولوی علیم اللہ
موضع بہیار سے تعلیم پاتے رہے، پھر جلندھر میں درس دیتے رہے
زیادہ عرصہ سید بابا کرم شاہ گیلانی ساکن کھیڑا سید سوہاوہ
کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا پیر شاہ جھنگی والے کے

ولادت ۱۹۰۱ء میں ہوئی، پرائمری سکول الہڑ (ضلع شاہ پور)
پکی روڈی، رحمت المومنین آئے (الرحمت پریس)

تصانیف

۱۔ گلزار وارث پنجابی اردو منظوم تذکرہ

Marfat.com

۲۔ رسالہ وراثت ۔ منظوم

۳۔ معرفت بارتعالیٰ ۔ من عرف نفسہ کی تشریح ۔ اردو نثر

۴۔ خطبات جمعہ ۔ پنجابی منظوم ۴ صفحہ

۵۔ خطبہ عید الاضحیٰ ۔ پنجابی منظوم

اولاد ۱۔ مسماۃ غلام سرور ضلع لائل پور

۲۔ حوی محمد یعقوب ۔ ستان چھ سال ۱۹۲۳ء

۳۔ ماسٹر درویش محمد چک ۱۴۵ ۔ پی ۔ رحیم یار خاں منوالہ

۴۔ منظور احمد ۔ لاہور سوالاکھ

یارانِ طریقت

۱۔ مولوی عبدالعزیز ولد چوہدری مہر دین ارائیں بستی علی بخش ضلع رحیم یار خاں

۲۔ ملا عبدالعزیز ولد چوہدری اسماعیل ارائیں " " " "

۳۔ سمندا ولد چوہدری اسماعیل ارائیں " " " "

۴۔ علم دین ولد " " چک ۱۴۶/م " "

۵۔ عبدالرحمٰن نمبردار ولد نواب دین ضلع لائل پور

۶۔ حاجی رحمت علی ولد حاجی نبی بخش "

۷۔ حاجی شاہ محمد ولد حاجی نور محمد چک مراد ۱۶۷ بہاول نگر

۸۔ خادم حسین ولد حاجی فقیہ محمد چک فتح ۳۶ "

Marfat.com

۹۔ محمد طفیل ولد حاجی اسمٰعیل چک مراد/۱۶۷ "

۱۰۔ نذر محمد ولد حاجی اسمٰعیل " " "

۱۱۔ سید سرفراز شاہ صاحب ولد محمد حسین شاہ سکنہ چک ۱۴۰ ہاکڑہ ضلع بہاول نگر۔

۱۲۔ اختر شاہ صاحب " " " " "

۱۳۔ اصغر علی شاہ صاحب " " " " "

۱۴۔ سید باباعنایت شاہ ولد روشن دین صاحب " " " "

جن کو مولوی غلام رسول صاحب (عالم پور کوٹلہ) نے احسن القصص میں چٹھی لکھی ہے۔

۱۵۔ فضل محمد ولد اسمٰعیل ارائیں چک مراد/۱۶۷ بہاول نگر

۱۶۔ شاہ محمد " " " "

۱۷۔ چوہدری عطا محمد " " " "

۱۸۔ محمد شریف " " " "

۱۹۔ علی محمد ولد حاجی نور محمد " "

۲۰۔ ارشاد محمد ولد علی محمد " "

۲۱۔ مشتاق احمد ولد علی محمد چک مراد/۱۶۷ بہاول نگر

۲۲۔ گلزار احمد " " " "

۲۳۔ نیاز احمد " " "

۲۴۔ اسمٰعیل ولد ابراہیم ارائیں

۲۵۔ برکت علی " " " "

۲۶۔ مختار احمد

۲۷۔ نواب دین

۲۸۔ محمد صفدر ولد مختار احمد

۲۹۔ مشتاق احمد ولد نواب دین

۳۰۔ محمد معروف ولد چوہدری سیماں

Marfat.com

۳۱۔ محمد عاشق ولد " " " "
۳۲۔ حق نواز طاہر ولد محمد معروف " " "
۳۳۔ محمود ولد محمد معروف " " "
۳۴۔ محمد امین ولد حاجی نور محمد " " "
۳۵۔ محمد افضل " " " "
۳۶۔ محمد شریف ولد حاجی شاہ محمد " " "
۳۷۔ محمد حنیف " " " "
۳۸۔ محمد صدیق ولد رحیم بخش " " "
۳۹۔ ولی محمد " " چک فتح / ۱۴۰ "
۴۰۔ طفیل محمد ولد محمد بخش " " "
۴۱۔ فتح محمد " " " "
۴۲۔ فضل احمد قوم ارائیں چک مراد / ۱۷۰ ضلع بہاول نگر
۴۳۔ خوشی محمد " " " " " "
۴۴۔ نور احمد قوم ارائیں سٹھارجہ۔ سندھ
۴۵۔ محمد شریف ولد حاجی فقیر محمد چک ۳۶ بہاول نگر
۴۶۔ محمد صدیق " " " "
۴۷۔ عبدالحمید " " " "
۴۸۔ محمد سرور " " " "
۴۹۔ محمد لطیف ولد فضل محمد " "
۵۰۔ عبدالحق ولد عبدالغنی " "
۵۱۔ اسمٰعیل ولد غلام قادر چک ۱۰۵ "
۵۲۔ عبدالحمید ولد عمر دین " "
۵۳۔ عبداللطیف ولد شاہدین " "

Marfat.com

۵۴۔ عبدالعزیز " " "

۵۵۔ عبدالکریم " " "

۵۶۔ محمد بوٹا " ہارون آباد "

۵۷۔ محمد طفیل ولد رحمت علی ارائیں بخش خان "

۵۸۔ خدا بخش ولد محمد بخش ارائیں بہاول نگر ضلع بہاول نگر

۵۹۔ محمد یعقوب " " " "

۶۰۔ محمد اسحٰق " " "

۶۱۔ نور محمد ولد قاسم علی " م/۱۴۵ رحیم یار خاں

۶۲۔ رحمت علی ولد نور محمد " "

۶۳۔ خادم حسین ولد الٰہی بخش شہباز پور

۶۴۔ محمد اشرف ولد علی محمد ارائیں ماہلی بدین

۶۵۔ ندا اکبر " " "

۶۶۔ مسعود احمد "

۶۷۔ محمد سعید ولد غلام احمد ماہلی بدین

۶۸۔ عبداللطیف ولد فضل ضلع ٹھٹھہ

۶۹۔ محمد اشرف ولد طفیل محمد "

۷۰۔ شاہ محمد حاجی اسمٰعیل "

۷۱۔ محمد اسلم ولد عبدالرشید "

۷۲۔ محمد بوٹا ارائیں بستی پیر بخش پنجابی رحیم یار خاں

۷۳۔ عبدالستار "

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

اسکے مریدان مولوی حاجی دلی محمد صاحب نوشاہی

۱	میاں غلام احمد صاحب	غلام	گوجے موسنا ہیاں	متصل کوٹلہ لعل
۲	میاں غلام مصطفےٰ صاحب	مونی ۲	״	״
۳	میاں دوست محمد عارف	۳	״	״
۴	میاں مقبول احمد صاحب	حلیم ۲	״	״
۵	چوہدری نور محمد رئیس		چک ۱۲۴ ری	رحیم یار خاں
۶	فضل محمد صاحب رئیس		چک ۱۷ جنیاں	بہاول نگر
۷	حاجی عمر محمد صاحب رئیس		سکھوں والا	لودھراں
۸	صوفی عبداللطیف		چک ۱۶	
۹	عبداللطیف رئیس		چک ۴۶	
۱۰	محمد یوسف رئیس		لیتی پیر بخش	رحیم یار خاں
۱۱	طفیل محمد صاحب رئیس		چک ۱۶۴	
۱۲	سردار حسین شاہ			
۱۳	سید لعل حسین شاہ			

چوہدری محمد حیات آف لاہور

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

بابا ولی شاہ صاحب.

قوم سدوزئی۔ ساکن کنڈی مشیخان ضلع سوشیارپور

وفات ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء بعمر ۵۰ سال۔

سورۃ فاتحہ کے عامل تھے۔ بعد تسبیح کے سلام تعوذ و
پڑھا کرتے تھے۔

اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف ایک بیٹی حکمت بی بی نامی
جو میاں سمیعہ کی منکوحہ تھی۔

جانشین | ۱ بابا سکھو شاہ ولد ولی ساکن باغی پور ضلع سوشیارپور

۳۔ مسمات ولی محمد ولد علیم اللہ صاحب ساکن امیر ضلع ایبٹ آباد

۳۔ حاجی سمیعہ ولد شادی ولد ولی ۔ حال سکونت ۔ سوشیارپور

۴۔ نور محمد ولد محمد دین ولد ولی ۔ حال ۱۶ ضلع سہارنپور
مراد

۵۔ فقیر محمد ولد ابراہیم ولد ولی حال سکونت "

۶۔ سید پیر محمد متکے گوڑ ابوٹ آباد

Marfat.com

۷ - سید برکت علی خاں ۔ حضرتگنج جلد زیر

۸ - سید حاکم علی شاہ ۔ ساکن سکندرآباد کرنال پوسٹ موتندھر ۱۴۰۰ سنہ

۹ - حکیم نور محمد ولد حضرت علی ۔ ایضاً

۱۰ " چراغ محمد ولد علی بخش " "

۱۱ " غلام محمد ولد مبارک بخش " "

۱۲ سوداگر بشیر محمد ولد عبداللہ "

۱۳ حاجی رحمت علی ولد شیخ اسد " زندہ

۱۴ برکت علی ۔ پیر ولد فتو ایضاً "

۱۵ رحمت علی

۱۶ علی محمد

۱۷ حکیم شیر جنگ ایضاً حیات ۱۳۹۶ ۔ لال عید

۱۸ عمر الدین " وفات ۱۳۹۶ ھ

۱۹ فضل الہٰی "

۲۰ حاجی ابراہیم "

۲۱ - رحمت اللہ ایضاً حیات ۱۳۸۶ ھ

Marfat.com

۲۳۔ محمد ،، ،،

۲۳۔ سید نصر محمد شاہ ،، زندہ

۲۴ ،، شیر محمد ،، لدائکی پور ،،

۲۵ چوہدری فقیر محمد ،، لال سوہرا۔ صادقپور

۲۶ شیر دین ،، جاگیر کلاں سوہرا ،،

۲۷۔ نور محمد ،، اہلدہ

۲۸ علی محمد ولد خیر دین ،،

۲۹ چوہدری فقیر محمد عرف ڈرا ،، چک نمبر ۹۔ ،،

۳۰ مہر سادی ،،

۳۱ مہر نظام دین ،،

۳۲ عمر دین ،، چک ماڑی۔ لدھیانہ

۳۳ علی مہر آرائی ،، لدھیانہ پور

۳۴ سلطان علی ،، حبیبی ضلع گورداسپور

۳۵ خدا بخش ،،

۳۶ چراغ دین ،،

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

اسمائے حضرات وارثانِ علی شاہ توسا ہی

۱ ۔ چوہدری چراغ محمد صاحب طبیب ۔ شاہ پور جہانیاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲ ۔ حاجی محمد رسول ارائیں ۔ چک ۱۲ چشتیاں ضلع بہاول نگر

۳ ۔ چوہدری سبحان ارائیں " "

۴ ۔ حاجی نور محمد ارائیں " "

۵ ۔ چوہدری شاہ دین ارائیں چک ۱۰۵ ۔ ۸ " "

۶ حاجی فقیر محمد ارائیں چک ۳۶ فتح " "

۷ حاجی فقیر محمد ارائیں دلال سوہدرا بہاول پور

۸ سید حاکم علی شاہ ساکن محلہ گورمانی شجاع آباد

۹ مولوی حاجی ولی محمد صاحب چک ۱۲ رحیم یار خان

۱۰ چوہدری نور محمد صاحب نمبردار چک ۳۸۷ ٹی ڈی سادل پور

۱۱ سائیں بلتھوشاہ

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

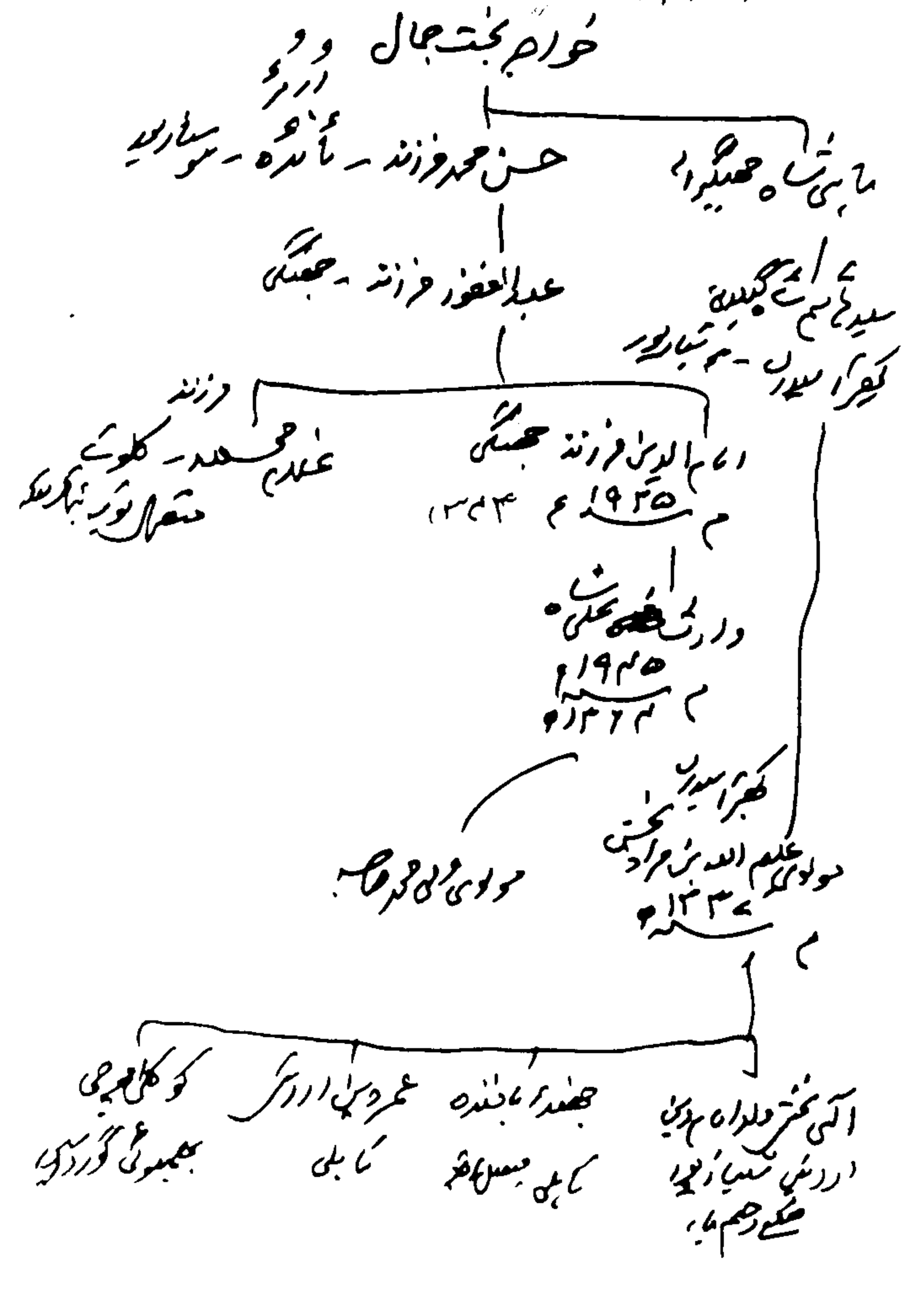

Marfat.com

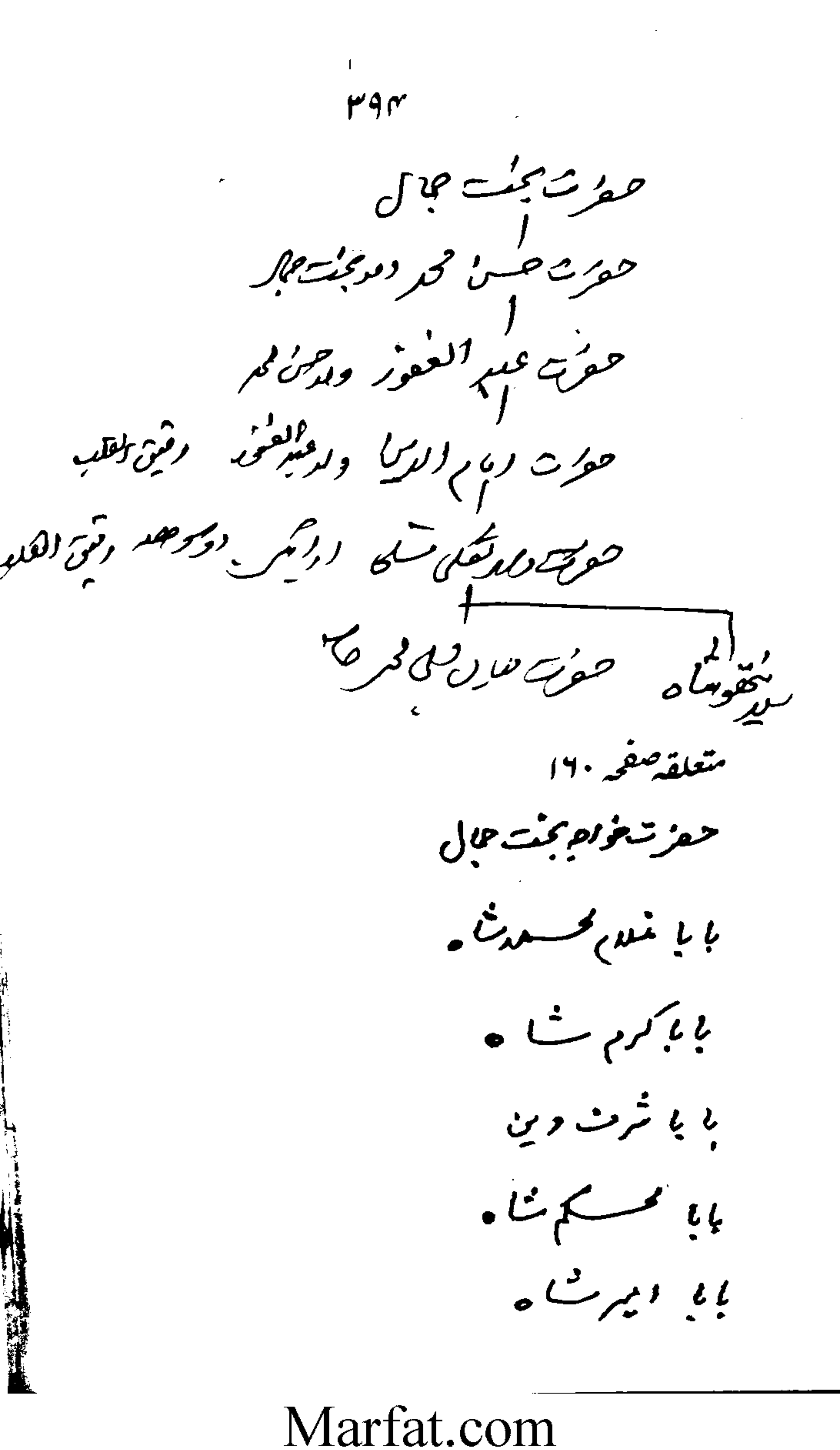

متعلقہ صفحہ ۱۶۰

حضرت خواجہ بخت جمال

بابا غلام محمد شاہ۔

بابا کرم شاہ۔

بابا شرف دین

بابا محکم شاہ۔

بابا امیر شاہ۔

Marfat.com

بابا جھنڈے شاہ ۔ جودھ نگر ۔ مشرقی گورداسپور

سائیں اللہ بخش م ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء ۔ امرتسر

بابا علی گوہر ۔ ریلوے روڈ نارووال ۔ گنج حسن آباد ۔ بعمر ۵۰ سال

محمد رفیق فقیر ۱۳۹۹ھ میں موجود تھے

۱۵ ربیع الاول کو سلام تک

یادگار طفیل ہے شیر اللہ بخش

۱ ۔ بابا علی گوہر ۔ نارووال

۳ ۔ بابا نور شاہ رجیرت ۔ حافظ آباد

۳ ۔ بابا بوٹے شاہ ۔ متصل لائل پور

۴ ۔ مستری تاج دین ۔ موچیدروازہ ۔ لاہور

۵ ۔ مستری غلام قادر ۔ کنارہ ۔ ہزارہ ۔ لاہور

۶ ۔ مستری لطیف امرتسری

۷ ۔ مستری حنیف " "

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۸۲

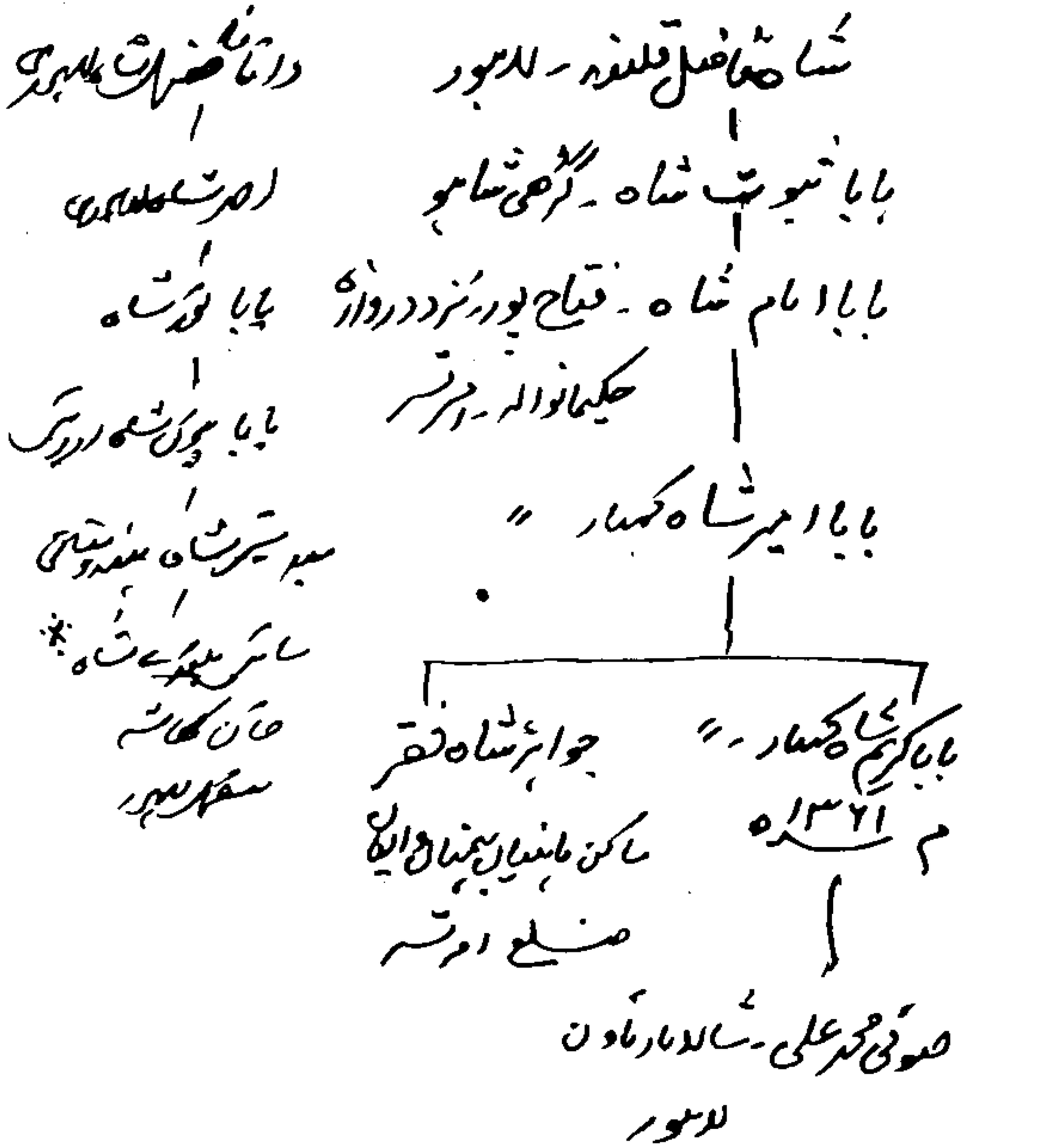

* رسم کا ذکر تحقیقی حصہ میں کیا گیا ہے۔

محمد اسلم ذخیرہ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

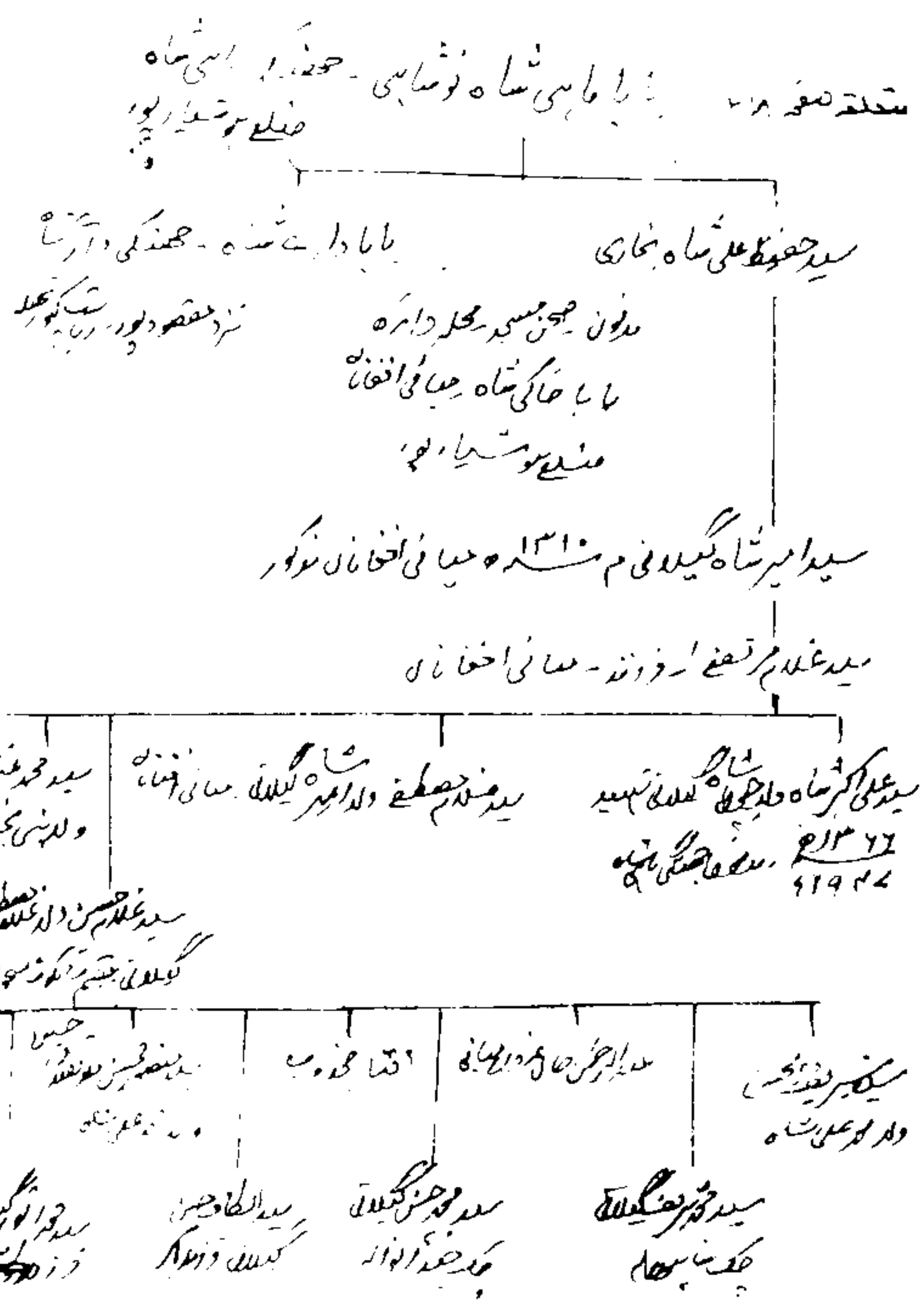
سید حضرت علی شاه بخاری
مدفون صحن مسجد محله دایره
بابا خاکی شاه چیائی افغانان
ضلع سوشیار پور
سید امیر شاه گیلانی م سنه ۱۳۱۰ چیائی افغانان نوکور
سید غلام مرتضی اولاد - چیائی افغانان
سید علی اکبر شاه ولد جلوگیر شاه گیلانی شهید
۱۳۶۶ھ
۱۹۴۷ء
سید غلام مصطفی ولد امیر شاه گیلانی چیائی افغانان
سید محمد غنی شاه سنه ۱۳۶۶ھ
ولد بخش حسین شاه گیلانی
سید غلام حسن ولد غلام مصطفی
گیلانی چیائی نوکور سوشیار پور
سید محمد عزیز ولد جیون شاه
گیلانی م ۱۴ ذیقعده
۱۳۵۹ھ چیائی چک ۲۴۷
ضلع لائل پور
سید فتح محمد شاه ولد
محمد علی شاه م ۲۱ ربیع الثانی
۱۳۹۲ھ ۳۱ اکتوبر
۱۹۷۲ء
سید محمد شفیع
داماد
سید عبدالرحمن گیلانی
داماد
سید الطاف حسین
گیلانی داماد
سید محمد حسن گیلانی
چک خانپور نواز
سید محمد شریف گیلانی
چک خانپور

متعلقہ صفحہ ۲۱۸

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۱۸

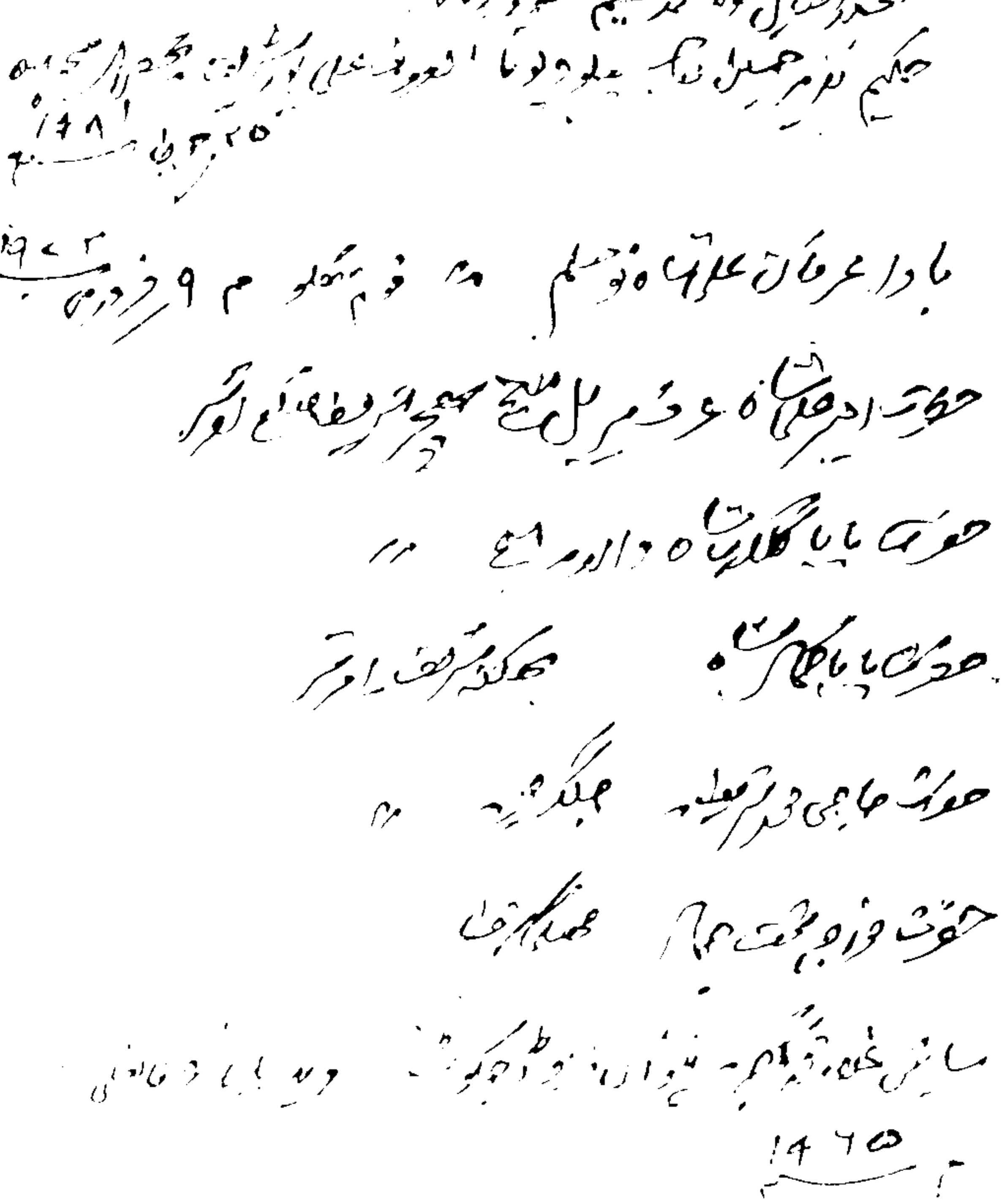

Marfat.com

نادر تصانیف

۱۔ **شریف التواریخ جلد دوم** : اس میں سات طبقے ہیں جن میں حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد: حضرت سخی شاہ سلیمانؒ کی اولاد حضرت پاک رحمان اور ان کے اخلاف، حضرت پیر بچیارا ان کی اولاد، حضرت صالح محمد اور ان کی اولاد رج ہیں۔ دونوں جلدیں مکمل بہت ۲۰ روپے

۲۔ **شریف التواریخ جلد سوم** : اس کے بارہ حصے ہیں ہر حصہ میں پشت وار فقرائے سلسلہ نوشاہیہ کے حالات درج ہیں، جلد اوّل طبع شدہ قیمت ۶۵ روپے

۳۔ **تذکرہ نوشہ گنج بخش** : اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے مکمل و مستند حالات تحریر ہیں جو نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے

۴۔ **انتخاب گنج شریف اردو** : یہ مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ، حضرت نوشہ گنج بخش کا اردو کلام معرفت التیام ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۲۷ روپے

۵۔ **مواعظ نوشہ پیر** : اس میں حضرت نوشہ صاحب کے پنجابی نثر میں پانچ وعظ ہیں۔ یہ آج سے چار سو سال قدیم پنجابی نثر ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۳ روپے

۶۔ **شریف التواریخ** جلد اوّل مؤلفہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۷۵ روپے

۷۔ **تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہی** محمد لطیف زار قیمت ۱۰ روپے

ملنے کے پتے

○ ادارہ معارف نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

○ ادارہ معارف نوشاہیہ۔ نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ۔ لاہور

○ نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹۔ بی۔ غلام محمد آباد۔ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com